بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ نزل احسن الحدیث القرآن

بیاد

حضرت مولانا سید محمد داود غزنوی رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

اہلحدیث

لاہور

مسلک اہلحدیث کا داعی

جلد: 46

۲۹ شعبان تا ۵ رمضان ۱۴۳۶ھ 19 تا 25 جون 2015ء

شمارہ: 24

مسئلہ کشمیر

سفارتی سطح پر کشمیر کی مہم تیز کی جائے۔

امیر محترم پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ

دعوت اور کھانے کے اسلامی آداب!

پاک چین اقتصادی راہداری

پاکستان کی تعمیر و ترقی کے لیے ایک سنگِ میل!

روزہ

فضائل و احکام و مسائل!

قرآن و سنت کی روشنی میں

- روزے کی نیت.....؟!
- سحری کے مسائل.....؟!
- چاند دیکھنے کی شہادت.....؟!

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد حفظہ اللہ

سب فقیر الی اللہ ہیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَاأَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ ۖ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝ ..... وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ۝﴾ (الفاطر)

''اے لوگو! تم اللہ کے محتاج ہو اور اللہ بے نیاز خوبیوں والا ہے۔ اگر وہ چاہے تو تم کو فنا کر دے اور نئی مخلوق پیدا کر دے اور یہ بات اللہ کے لیے کچھ بھی مشکل نہیں۔''

اللہ تعالیٰ کے اوامر ونواہی انسانوں کی اپنی ہی بھلائی اور خوشنودی کے لیے ہیں۔ کیونکہ اللہ جو انسان کے خالق اور مالک ہیں وہ اس کی بھلائی اور نقصان کو بھی جاننے والے ہیں۔ رب کائنات انسانوں کو انہی کی بہتری کے لیے صحیح راستے پر چلنے کا حکم دیتے ہیں اور شیطانی اور بدی کے راستوں سے محفوظ رکھنے کے لیے کچھ چیزوں سے منع فرماتے ہیں۔ ورنہ انسانوں کی معصیت، گمراہی اور نافرمانی اللہ کی عزت ووقار میں ایک رتی برابر بھی کمی نہیں کر سکتی اور نہ ہی ان تمام انسانوں کا راہ راست پر چلنا اور اللہ کی اطاعت میں رہنا اس رب کائنات کی بادشاہت میں اضافے کا باعث بنتا ہے:

﴿إِنْ أَحْسَنْتُمْ أَحْسَنْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ ۖ وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا﴾ (الاسراء: 7)

''اگر تم نے اچھے کام کیے تو خود اپنے ہی فائدہ کے لیے اور اگر تم نے برے کام کیے تو اس کا نقصان بھی تمہیں کو پہنچے گا۔''

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا﴾ (حم السجدۃ: 46)

''جو شخص نیک کام کرے گا وہ اپنے نفع کے لیے اور جو برا کام کرے گا اس کا وبال بھی اسی پر ہوگا۔''

ہر اچھا کام کرنے والے کا فائدہ اسی کو ہوگا اور آخرت میں بھی وہ اس پر بہترین اجر کا حق دار قرار پائے گا۔ صحیح مسلم کی ایک قدسی روایت کا مفہوم ہے کہ: اے آدم کے بیٹے! اگر ابتدا سے لے کر آخری فرد جو اس دنیا میں آئے گا، اور جن وانس اور دوسری تمام مخلوقات تم میں سب سے زیادہ متقی اور پرہیزگار شخص کی مانند ہو جائیں تو بھی تم سب کی یہ اطاعت شعاری میری ملکیت اور بادشاہت میں کسی قسم کا اضافہ نہیں کرتی اور اگر تم سب کے سب اور اسی طرح دوسری مخلوقات اگر میری نافرمانی اور حکم عدولی پر اتر آئیں تو تمہاری یہ گمراہی میری بادشاہت میں کسی قسم کی کمی کا باعث نہیں بنتی۔

﴿إِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ﴾ (الزمر: 7)

''اگر تم ناشکری ونافرمانی کرو تو یاد رکھنا اللہ تم سب سے بے نیاز ہے۔''

ان تمام آیات میں یہی درس ہے کہ ہم بحیثیت انسان اللہ تعالیٰ (جو کہ ہمارے خالق اور مالک ہیں اس) کے محتاج ہیں۔ وہ انسانوں کی گمراہی اور شقاوت سے بے نیاز ہیں۔ اس کی رحمت اور بخشش کی حاجت ہمیں ہے ہماری اطاعت اور بندگی اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچاتی۔ اپنی اس حاجت اور ضرورت کو آج ہم کیوں محسوس نہیں کر رہے؟ کیوں ہم اللہ کی نافرمانی، حکم عدولی اور گمراہی والا رویہ رکھے ہوئے ہیں؟ اور کیوں اسکی اطاعت اور بندگی میں آ کر اپنے لیے بھلائی اور کامیابی کا سامان نہیں کر رہے؟

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی حفظہ اللہ

جنت کی آرائش وتزئین

فرمان نبوی ﷺ ہے: [عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: "إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ، وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ".] (متفق علیہ)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب رمضان (کا مہینہ) آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو زنجیریں لگا دی جاتی ہیں۔'' (بخاری ومسلم)

رمضان کی آمد پر جس طرح لوگ اپنی عبادت گاہوں' یعنی مساجد کو مزین کرتے ہیں' قالین تبدیل کرتے ہیں' سفیدی وغیرہ کروائی جاتی ہے تاکہ نمازیوں کو سہولت میسر آجائے اسی طرح اللہ تعالیٰ آسمانوں پر جنت کو سجاتا ہے اور جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے تمام دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور انسانوں کو برائی کی طرف راغب کرنے والے تمام شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں تاکہ وہ لوگوں کو گمراہ نہ کر سکیں۔ یہ رمضان کی خصوصی فضیلت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رمضان میں اہل ایمان کا رجوع رمضان میں اللہ کی طرف زیادہ ہوتا ہے اور تلاوت قرآن ودیگر ذکر اذکار میں ان کا دل لگتا ہے اور توبہ واستغفار کا زیادہ اہتمام کرتے ہیں۔

جنت کا مزین کیا جانا اور شیاطین کو قید کرنا لوگوں کو رغبت دلانے کے لیے ہے کہ جس مقصد کے لیے تمہیں دنیا میں بھیجا گیا تھا اسے حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ اس لیے اب جنت کے تمام دروازے بھی کھلے ہیں اور برائی کی طرف رغبت دلانے والے شیطان بھی قید ہیں۔ اب اپنی خواہشات کو چھوڑ کر جنت حاصل کر لو۔ انسان کا دنیا میں آنے کا مقصد اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدم علیہ السلام کو جنت سے نکلتے وقت بیان کر دیا تھا کہ ''تم دنیا میں چلے جاؤ' وہاں تمہاری طرف میری جانب سے ہدایت آئے گی' پس جن لوگوں نے میری ہدایت کی پیروی کی وہ دوبارہ اسی جنت میں داخل کیے جائیں گے۔''

جنت کے حصول کے تمام راستے اللہ تعالیٰ نے آسان کر دیئے ہیں' اس کے باوجود اگر کوئی اللہ کی اس نعمت سے محروم رہتا ہے تو یہ اس کے نصیب کی بات ہے۔ شیاطین انسانوں کو گمراہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں مگر رمضان میں ان کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔ پھر بھی اگر لوگ جنت کا راستہ اختیار نہیں کرتے اور اپنی خواہش کی پیروی کرتے رہتے ہیں تو وہ لوگ اللہ کی رحمت سے محروم ہوں گے۔ جنت کی تزئین وآرائش' شوق دلانے کے لیے ہے ورنہ جنت تو پہلے ہی بہت خوبصورت اور عمدہ ٹھکانہ ہے۔ جہنم کے دروازے بند کرنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ اعمال جو انسان کو جہنم میں لے جانے کا سبب بنتے ہیں ان کی حوصلہ شکنی کی جائے۔ اب تو اپنے مالک سے خوش ہو جاؤ اور اس کی تمہارے لیے بنائی ہوئی جنت میں جانے کی کوشش کر لو۔

پاکستان اور کشمیر لازم وملزوم ہیں!

اس وقت دنیا میں مسلمان بڑے مجبور ومقہور ہیں۔ کم وبیش ڈیڑھ ارب افرادی قوت کے باوجود وہ بے شمار مصائب وآلام اور ظلم وستم کا شکار ہیں۔ ان کے پاس قدرتی وسائل کی فراوانی بھی ہے مگر ان سے مستفید ہونے کی اجازت نہیں۔ عراق' شام' لیبیا' فلسطین' یمن' تھائی لینڈ' برما اور مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ ہو چکا ہے۔ برما میں مسلمانوں سے وہاں کے حقوق شہریت چھین لیے گئے ہیں اور وہ در بدر کی ٹھوکریں کھا کر موت کی وادی کے مکین بن رہے ہیں۔ لہٰذا مسلم ممالک کو اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ اسی طرح مقبوضہ کشمیر کے مسلمان ایک عرصہ سے ہندو کی سات لاکھ ظالم فوج کے ظلم وستم کی زد میں ہیں اور ہزاروں لوگ شہید ہو چکے ہیں۔ اس کے باوجود کشمیری حریت پسند مقبوضہ کشمیر میں ایثار وقربانی کی لازوال داستانیں رقم کر رہے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں نے پاکستان میں شمولیت کے لیے اپنے رجحان اور فیصلے کو کبھی پوشیدہ نہیں رہنے دیا۔ چودہ اگست ہو' 23 مارچ ہو' کرکٹ میچ ہو' پاکستان زندہ باد کے نعروں سے کشمیر گونج اُٹھتا ہے اور پاکستان کے پرچم لہرائے جاتے ہیں۔ حال ہی میں مقبوضہ کشمیر میں حریت پسند نوجوانوں نے ایک ریلی کے دوران پاکستانی جھنڈے لہرائے جس پر بھارتی فوج نے متعدد کشمیری نوجوانوں کو گرفتار کر لیا اور کئی گھروں پر چھاپے مارنے شروع کر دیئے۔ اس کے باوجود ریلی میں پاکستان کے حق میں نعرے لگتے رہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ کشمیری عوام کے دل پاکستان کے ساتھ دھڑکتے ہیں اور وہ کسی صورت میں بھی جموں وکشمیر پر بھارت کے غاصبانہ قبضے کو تسلیم نہیں کرتے۔ سچی بات یہ ہے کہ کشمیری مسلمان اپنی جد وجہد آزادی اور اسلامی تشخص کے لیے تنہا نہیں ہیں بلکہ ان سب کے نزدیک مسئلہ کشمیر انہیں اپنے جان ومال سے بھی عزیز تر ہے۔ حقیقی بات یہ ہے کہ کشمیر' پاکستان کی شہہ رگ ہے۔ جب تک یہ مسئلہ کشمیری عوام کی رائے سے حل نہیں ہو جاتا پاکستان نظریاتی اور جغرافیائی طور پر تشنہ تکمیل رہے گا۔

تاریخ شاہد ہے کہ بھارت ہی تھا جو مسئلہ کشمیر کو اقوام متحدہ میں لے کر گیا تھا۔ چنانچہ 5 جنوری 1949ء کو اقوام متحدہ نے یہ قرار داد منظور کی تھی کہ جس کی رو سے ریاست جموں وکشمیر کے بھارت یا پاکستان کے ساتھ الحاق کا معاملہ جمہوری طریقے سے آزادانہ اور غیر جانبدارانہ اقوام متحدہ کی نگرانی میں منعقد ہونے والی رائے شماری کے ذریعے طے کیا جائے گا۔ چنانچہ بھارت کے سابق وزیر اعظم آنجہانی جواہر لعل نہرو نے دنیا کے سامنے اس کی تائید کی کہ کشمیر کا فیصلہ کشمیر کے لوگ کریں گے۔ پھر انہوں نے 26 جنوری 1952ء کو بھارتی پارلیمنٹ میں بھی اس کا اعادہ کیا کہ ہم کشمیری عوام کے فیصلہ کے پابند ہوں گے۔ اس طرح کشمیر پر یہ بھارت کا قبضہ غاصبانہ ہے۔

بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ پرویز مشرف کے سیاہ دور میں کشمیر پالیسی تضادات کا شکار رہی۔ اقوام متحدہ کی قرار دادوں سے لاتعلقی کا اظہار کیا گیا۔ حریت پسندوں کی تحریک آزادی کو دہشت گردی قرار دیا گیا۔ جنرل (ر) پرویز مشرف نے یہ بھی کہا تھا کہ کشمیر بنے گا پاکستان ہمارا نعرہ نہیں' کشمیریوں کا ہے۔ ہم نے کشمیر کو اٹوٹ انگ قرار نہیں دیا' وہ تو متنازعہ ہے۔ یہاں تک کہا گیا کہ پاکستان کشمیر پر کوئی دعویٰ نہیں رکھتا۔

پچھلے دنوں بھارتی وزیر خارجہ کے ایک بیان میں جموں وکشمیر اور گلگت بلتستان کو بھارت کا اٹوٹ انگ کہا گیا تھا۔ پاک بھارت بیسیوں مذاکرات ہوئے کسی بھی اجلاس میں بھارت نے اٹوٹ انگ قرار نہیں دیا۔ پچھلے دنوں نیشنل ڈیفنس یونیورسٹی میں خطاب کرتے ہوئے پاک آرمی چیف جنرل راحیل شریف نے کہا کہ ''کشمیر تقسیم ہند کا نامکمل ایجنڈا ہے' اسے پاکستان سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔ مسئلہ کشمیر کا حل اقوام متحدہ کی قرار دادوں کے مطابق ہی قابل قبول ہے۔ پائیدار امن کے لیے مسئلے کا حل کشمیریوں کی امنگوں کے مطابق ہونا چاہیے۔ پاکستان اور کشمیر لازم

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد

اس شمارہ میں

درس قرآن وحدیث	1
اداریہ	2
احکام ومسائل	4
بے گناہ کو قتل کرنے کی وعید.....(خطبۂ حرم)	6
روزہ.....احکام ومسائل اور فضائل	9
سیرت امام بخاریؒ	12
پاک چین اقتصادی راہداری.....	15
برما میں مسلمانوں کا قتل عام	16
غزوۂ سفوان یعنی اولین معرکۂ بدر	17
دعوت اور کھانے کے آداب	18
پروفیسر مقبول احمد قاضیؒ	20
حافظ عبدالغفار حسنؒ	21
منزل کی تمنا ہے تو کر جہد مسلسل	22
اخبار الجماعہ	23

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر منیجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ ''اہل حدیث''
چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک)
106 ۔ راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email:weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک

سالانہ	500/- روپے
ششماہی	300/- روپے
بذریعہ وی پی	535/- روپے
بیرونی ممالک سے	5500/- روپے
فی پرچہ	15/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ''لسٹر پرنٹ ان'' شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

ولزوم ہیں۔'' آرمی چیف نے یہ بھی کہا کہ ''ہمارے دشمن ملک میں دہشت گردوں کی حمایت کر کے مسلح تصادم کو ہوا دے رہے ہیں اور ہمارے ملک کو غیر مستحکم کرنا چاہتے ہیں' لیکن دشمن کے مذموم عزائم کو شکست دینے کے لیے ہمارا عزم پختہ ہے۔'' صدر مملکت ممنون حسین نے پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں کہا کہ ''پاکستان ہمسایہ ممالک کے ساتھ برابری کی بنیاد پر دوستانہ تعلقات چاہتا ہے۔ مسئلہ کشمیر بھارت کے وعدوں' اقوام متحدہ کی قرار دادوں اور کشمیری عوام کی امنگوں کے مطابق حل ہونا چاہیے۔'' انہوں نے یہ بھی کہا کہ ''جنوبی ایشیا میں دیر پا امن کے لیے ضروری ہے کہ خلوص نیت کے ساتھ مسئلہ کشمیر' پانی تنازعہ اور تمام تصفیہ طلب مسائل پر مذاکرات کیے جائیں۔'' وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری بانکی مون سے ایک ملاقات میں کہا ہے کہ ''مسئلہ کشمیر قرار دادوں پر عمل کرانا اقوام متحدہ کا فرض ہے' جلد کرائے۔'' خواجہ محمد آصف وزیر دفاع پاکستان نے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ کشمیر' پاکستان کا جزو لاینفک ہے۔ بھارتی فوج اس وادیٔ جنت نظیر کے عوام پر وحشیانہ مظالم ڈھا رہی ہے۔ پاکستان اس ظلم کو برداشت نہیں کر سکتا۔ ان بیانات سے واضح ہوتا ہے کہ مسئلہ کشمیر پر پاکستان کی سول اور عسکری قیادت ایک پیج پر ہے۔ ایسے حالات میں ضرورت اس امر کی ہے کہ مسئلہ کشمیر کو بین الاقوامی فورمز پر پورے دلائل کے ساتھ پیش کرنے میں کسی تساہل سے کام نہ لیا جائے اور کشمیر کمیٹی کو بھی متحرک کیا جائے۔ یہاں غور وفکر کا مقام یہ بھی ہے کہ اگر قوم مسئلہ کشمیر پر متحد ہو سکتی ہے تو کالا باغ ڈیم کی تعمیر پر کیوں نہیں؟ جس کی تعمیر پورے ملک کے مفاد میں ہے۔

سفارتی سطح پر کشمیر کی مہم تیز کر دی جائے۔ سینیٹر پروفیسر ساجد میر

لاہور (پ۔ر) مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر کا اصل حل ہی UNO کی قرار دادوں پر عملدرآمد میں ہے۔ جتنے مذاکرات کے دور کر لیں بھارت کبھی بھی کشمیر پر تسلط سے دستبردار نہیں ہوگا۔ کشمیر میں پاکستانی پرچم کا لہرایا جانا بھارتی سرکار کے لیے موت ہے۔ سفارتی سطح پر کشمیر کی مہم تیز کر دی جائے۔ اس امر کا اظہار سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے بدھ کے روز جمعیت کے مرکزی کابینہ کے ارکان اور ذمہ داران سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ اس دوران ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ایم این اے بھی موجود تھے۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ مشرف دور میں مسئلہ کشمیر کو سرے سے ہی ختم کرنے کی ہر کوشش ہوئی' آگرہ مذاکرات میں مشرف نے کشمیر بھارت کو پلیٹ میں رکھ کر پیش کر دیا۔ بھارت سمجھتا ہے کہ 8 لاکھ بھارتی فوج کے مظالم کشمیری عوام کو دبا لیں گے لیکن غیرت مند کشمیری حریت قائدین اور عوام نے پاکستانی پرچم فضاؤں میں لہرا کر بھارت کی مودی سرکار کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ اقوام متحدہ مودی سرکار کے سقوط ڈھاکہ میں ملوث ہونے کا نوٹس کیوں نہیں لیتی؟ انہوں نے کہا کہ افسوس! کشمیر سے لے کر روہنگیا تک خون مسلم کی ارزانی ہے لیکن UNO امریکہ کی لونڈی بن کر خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ طاقت سے دلوں کو فتح نہیں کیا جا سکتا اگر طاقت غلبہ ہوتی تو امریکہ ویت نام سے' روس افغانستان سے اور پھر امریکہ اور نیٹو افغانستان سے کبھی نہ نکلتے۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ بھارت کے کشمیر میں 67 سالہ مظالم کے باوجود کشمیریوں کے دلوں سے پاکستان کی محبت نہیں نکال سکا۔ انہوں نے مزید کہا کہ کشمیر اور پانی جیسے مسئلہ کے حل کے بغیر بھارت سے تعلقات کی بحالی عبث ہے۔ بھارتی حکومت کو یاد رکھنا چاہیے کہ کشمیر ہمارا اٹوٹ انگ ہے اور کشمیر پاکستان بن کر رہے گا۔

قوم کو اندرونی خلفشار سے نکل کر دشمنان وطن کے خلاف متحد ہونا ہوگا۔ سینیٹر پروفیسر ساجد میر

لاہور (پ۔ر) مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر' ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ایم این اے نے کہا ہے کہ بنگال حکومت کی جانب سے پاکستان توڑنے پر واجپائی کے لیے ایوارڈ اور مودی سرکار کا سقوط ڈھاکہ میں عملی کردار ان کے مکروہ عزائم کا کھلا اظہار ہے۔ وطن عزیز کو ہر طرف سے گھیرا جا رہا ہے' قوم کو اندرونی انتشار سے نکل کر دشمنان وطن کے خلاف متحد ہونا ہوگا۔ اس امر کا اظہار سینیٹر پروفیسر ساجد میر اور ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ایم این اے نے پاکستان توڑنے پر حسینہ واجد کی جانب سے واجپائی کو ایوارڈ دینے پر اپنے ردعمل میں خصوصی بیان دیتے ہوئے کیا۔ پروفیسر ساجد میر اور ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے کہا کہ خدانخواستہ بھارتی سرکار وطن عزیز کے خلاف کسی بڑی سازش میں مصروف ہے۔ مودی سرکار کے دور میں بھارت میں مساجد اور مسلمانوں کی عزتیں اور جانیں غیر محفوظ ہو گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ بھارت کو علاقہ کی تھانیداری دینے کا خواہشمند ہے' افغانستان کے اندر بڑھتا ہوا بھارتی اثر ورسوخ وطن کے خلاف سازش ہے۔ 'را' افغانستان کے راستے بلوچستان کراچی اور وطن عزیز کے دیگر حصوں میں دہشت گردی میں مصروف ہے۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ ضرب عضب کی کامیابی کا سہرا فوج سے بڑھ کر قوم کے سر ہے کیونکہ قومی جذبہ کے بغیر جنگیں نہیں جیتی جا سکتیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ضرب عضب نے قوم کو دہشت گردی سے محفوظ کر دیا ہے۔ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے کہا کہ فوج کسی کی جاگیر نہیں بلکہ قوم کی اپنی فوج ہے' چند طالع آزما جرنیلوں نے فوج کا امیج خراب کیا جسے جنرل راحیل نے بحال کیا اور پوری قوم ملکی دفاع میں ان کے شانہ بشانہ ہے۔

احکام و مسائل

جناب مولانا حافظ ابو محمد عبدالستار الحماد حفظہ اللہ
مرکز الدراسات الاسلامیہ
ساہلیان کالونی میاں چنوں خانیوال پاکستان
فون: Mob.: 0300-4178626 - 065-2663317
ای میل: Email: hammad3316@yahoo.com

روزے کی نیت

سوال روزے کی نیت کے متعلق کیا احکام ہیں؟ کیا نیت کے بغیر روزہ رکھا جا سکتا ہے۔ آج کل مختلف کتب میں روزے کی نیت لکھی ہوتی ہے' اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ کیا نیت کے لیے ان الفاظ کا پڑھنا ضروری ہے؟

جواب ہر عمل کے لیے نیت کرنا ضروری ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر انسان کے لیے وہی کچھ ہوگا جو اس نے نیت کی ہوگی۔'' (بخاری' الایمان: ۵۴)

امام بخاریؒ نے اس حدیث پر بایں الفاظ عنوان قائم کیا ہے: ''اعمال کا اعتبار نیتوں کے ساتھ ہے اور ثواب کا ارادہ کرنا ضروری ہے۔''

آپ مزید فرماتے ہیں کہ ہر انسان کو وہی کچھ دیا جائے گا جو اس نے نیت کی ہوگی' اس میں ایمان' وضوء' نماز' زکوٰۃ' حج' روزہ اور دیگر تمام افعال شامل ہیں۔ (بخاری' الایمان' باب نمبر ۴۱) روزے کی نیت کے متعلق خاص حکم ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جس شخص نے فجر سے پہلے روزے کی نیت نہ کی تو اس کا روزہ درست نہ ہوگا۔'' (ابوداود' الصیام: ۲۴۵۴)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرض روزے کی فجر سے پہلے نیت کرنا ضروری ہے اور افضل یہ ہے کہ ہر روزے کی نیت علیحدہ سے کی جائے۔ یہ عزم وارادہ غروب آفتاب کے بعد صبح صادق کے طلوع سے پہلے پہلے کرنا چاہیے' البتہ نفلی روزے کی نیت کے متعلق یہ پابندی نہیں بلکہ اس کی نیت دن کے وقت میں کی جا سکتی ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ جب میرے پاس تشریف لاتے تو دریافت فرماتے: ''کیا تمہارے ہاں کوئی کھانا ہے؟'' جب ہم کہتے کہ ''نہیں'' تو آپ ﷺ فرماتے تھے: ''تب میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔'' (ابوداود' الصیام: ۲۴۵۵)

مگر خیال رہے کہ نیت' دل کے عزم وارادہ کا نام ہے' رسول اللہ ﷺ یا آپ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لفظی نیت کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ لہٰذا آج کل مختلف کلینڈروں اور کتب میں جو نیت کے الفاظ درج ہوتے ہیں' روزہ کی نیت کے طور پر انہیں پڑھنا درست نہیں۔ بلکہ اس قسم کا اہتمام بدعت ہے' جس سے اجتناب انتہائی ضروری ہے۔ واضح رہے کہ اگر کسی کو دن کے وقت رمضان کی اطلاع ملے تو وہ اسی وقت نیت کر لے اور روزہ رکھ لے بشرطیکہ اس نے پہلے کچھ کھایا پیا نہ ہو' لیکن نفلی روزہ کے لیے فجر سے پہلے نیت کا اہتمام ضروری نہیں ہے۔ واللہ اعلم!

چاند دیکھنے کی شہادت

سوال رمضان کے مہینہ کا آغاز چاند سے ہوتا ہے' اس کی گواہی کا کیا ضابطہ ہے' کیا یہ ضابطہ تمام مہینوں کے لیے یکساں ہے؟ کتاب وسنت کی روشنی میں اس کی وضاحت کریں۔

جواب رمضان ہو یا کوئی دوسرا مہینہ' بلکہ سال کے تمام مہینوں کا آغاز نئے چاند سے ہوتا ہے' اس میں فلکی حساب پر انحصار کرنا درست نہیں' مہینے کے آغاز کے تین طریقے حسب ذیل ہیں:

❁ چاند کو خود دیکھا جائے۔ ❁ کسی عادل شخص کی گواہی پر اعتبار کیا جائے۔ ❁ اگر مطلع ابر آلود ہو تو مہینے کے تیس دن پورے کر کے اگلے مہینہ کا آغاز کر دیا جائے۔

رمضان کے لیے چاند کی رؤیت اگر کسی گواہی کی بنیاد پر ہے تو اس کے لیے ایک معتبر مسلمان کی گواہی کافی ہے۔ جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا' یقیناً میں نے رمضان کا چاند دیکھ لیا ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی دوسرا معبود برحق نہیں؟'' اس نے عرض کیا جی ہاں' میں اس امر کی بھی گواہی دیتا ہوں۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''لوگوں کو اطلاع دے دو کہ وہ کل روزہ رکھیں۔'' (ابوداود' الصیام: ۲۳۴۰)

لیکن عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے چاند کی شہادت کے لیے دو معتبر مسلمانوں کا اعتبار ہوگا۔ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ رمضان کے آخری دن کے متعلق لوگوں کا اختلاف ہو گیا تو دو اعرابیوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاں گواہی دی کہ انہوں نے کل شام چاند دیکھا تھا' اس پر رسول اللہ ﷺ نے روزہ افطار کرنے کا حکم فرمایا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کل عید پڑھنے کے لیے عیدگاہ جائیں۔'' (ابوداود' الصیام: ۲۳۳۹)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ رمضان کے چاند کے لیے ایک معتبر مسلمان کی گواہی کافی ہے جبکہ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے لیے دو معتبر مسلمانوں کی گواہی کا اعتبار ہوگا۔ واللہ اعلم!

سحری کے مسائل

سوال ہمارے ہاں لوگ سحری کے متعلق افراط وتفریط کا شکار ہیں' کچھ لوگ تو آدھی رات کو ہی کھانا کھا کر سحری سے فارغ ہو جاتے ہیں جبکہ کچھ سحری کرتے ہی نہیں' اکثر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اذان ہونے کے بعد بھی کھاتے پیتے رہتے ہیں۔ آپ اس کی شرعی حیثیت بیان کریں۔

جواب شروع میں مسلمان یہودیوں کی دیکھا دیکھی شام سے شام تک روزہ رکھتے تھے' پھر قرآنی ہدایت کے مطابق روزہ صبح سے شام تک ہو گیا۔ چنانچہ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ابتداء اسلام میں مسلمانوں سے کوئی شخص جب رات کو کھانا کھانے سے پہلے سو جاتا تو اس کے لیے کچھ بھی کھانا پینا جائز نہیں ہوتا تھا۔ نہ اس رات اور نہ اگلے دن حتی کہ سورج غروب ہو جاتا۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی: ''کھاؤ اور پیو حتی کہ تمہارے لیے صبح کی سفید دھاری سیاہ دھاری سے واضح ہو جائے۔'' (البقرہ: ۱۸۷) (بخاری' الصیام: ۲۱۷۰)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلہ میں واضح طور پر حکم دیا کہ ''ہمارے اور اہل کتاب کے روزے کے درمیان فرق سحری کھانا ہے۔'' (مسلم' الصیام: ۲۰۹۶)

بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکیدی طور پر فرمایا: ''سحری کھاؤ' کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔'' (بخاری' الصیام: ۱۹۲۳)

اس برکت کے فوائد یہ ہیں کہ سحری کھانے سے روزہ نبھانا آسان ہو جاتا ہے اور جسمانی قوت برقرار رہتی ہے۔ اسی طرح سحری کھانے سے نیت بروقت ہو گی اور صبح بیدار رہنے کا موقع ملے گا۔ الغرض اس انداز سے سحری کرنے میں بہت سے دنیوی اور اُخروی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ لغوی اعتبار سے سحری' سحر سے ماخوذ ہے جس کا معنی رات کا آخری حصہ ہے۔ لہٰذا سحری وہی ہو گی جو رات کے آخری حصے یعنی طلوع فجر سے عین پہلے ہو۔ زیادہ دیر پہلے کھانا یہ عام کھانا ہے اسے سحری کا نام نہیں دیا جا سکتا۔ جو لوگ بہت پہلے سحری کر کے سو جاتے ہیں ان کے لیے روزہ نبھانا بھی مشکل ہو جاتا ہے اور اس سے صبح کی نماز رہ جانے کا بھی قوی اندیشہ ہے۔ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سحری کھائی' پھر نماز صبح کے لیے اُٹھے' سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ درمیان میں کتنا فاصلہ تھا؟ فرمایا: اتنا کہ آدمی پچاس آیات پڑھ سکے۔ (صحیح مسلم' الصیام: ۱۰۹۷)

سکون کے ساتھ پچاس آیات پڑھنے کے لیے کم از کم دس منٹ درکار ہوتے ہیں۔ یعنی سحری' طلوع فجر سے دس منٹ قبل کھا لی جاتی تھی۔ سوال میں ذکر ہے کہ کچھ لوگ اذان کے بعد بھی کھاتے رہتے ہیں' اس سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''جب تم میں سے کوئی اذان سنے اور کھانے کا برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو اذان کی وجہ سے اسے رکھ نہ دے بلکہ اس سے اپنی ضرورت پوری کر لے۔'' (ابوداود' الصیام: ۲۳۵۰)

یہ اس صورت میں ہے کہ سحری کا وقت تنگ ہو رہا ہو اور اذان فجر اپنے وقت پر شروع ہو جائے تو اجازت ہے کہ انسان پانی پی لے اور دو چار لقمے لے لے' مگر چائے کی طرح مشروب کی چسکیاں لینا جائز نہیں ہے۔ نیز مذکورہ حدیث کا تعلق ان حضرات کے لیے ہے جو دیر سے بیدار ہوں' لیکن جو پیٹ بھر کر کھانے کے باوجود اذان ختم ہونے کے بعد تک کھاتے رہتے ہیں اور اس کے بعد بھی کھانے سے لطف اندوز ہوتے رہتے ہیں انہیں اس حدیث سے فائدہ اٹھانے کی قطعاً اجازت نہیں۔ واللہ اعلم!

افطاری کے احکام

سوال افطاری کے لیے کون سا وقت افضل ہے؟ کچھ لوگ غروب آفتاب کے بعد احتیاط کے طور پر مزید انتظار کرتے ہیں' اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ نیز کسی کو روزہ افطار کرانے کی کیا فضیلت ہے؟ کتاب وسنت کی روشنی میں اس سے آگاہ فرمائیں۔

جواب جب سورج کے غروب ہونے کا یقین ہو جائے تو روزہ افطار کر دینا چاہیے۔ احتیاط کے نام پر مزید انتظار کرنا درست نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''ہمیشہ وہ لوگ بھلائی اور خیر وبرکت میں رہیں گے جو روزہ افطار کرنے میں جلدی کرتے ہیں۔'' (بخاری' الصوم: ۱۹۵۷)

ایک حدیث میں ہے کہ یہود ونصاریٰ دیر سے افطار کرتے ہیں۔ (ابوداود' الصیام: ۲۳۵۳)

کسی دوسرے کو افطاری کروانا بہت زیادہ اجر وثواب کا کام ہے' حدیث میں ہے: ''جو کسی روزے دار کا روزہ افطار کرائے تو اسے روزے دار کے برابر ثواب ملے گا۔ نیز اُن کے اجر وثواب میں کوئی کمی نہیں ہو گی۔'' (ترمذی' الصوم: ۸۰۷)

لیکن افسوس کہ ہمارے ہاں روزہ افطار کرانا بھی نمود ونمائش کا ذریعہ بن گیا ہے بلکہ اب تو روزہ افطار کرانے کے لیے باقاعدہ کارڈ شائع کیے جاتے ہیں۔ ایسی باتیں افطاری کی روح اور اس کے فلسفہ کے عین منافی ہیں۔ افطاری میں اس قدر تکلف کیا جاتا ہے کہ روزہ افطار کرتے وقت نظریں افطاری کے سامان کا جائزہ لینے میں لگی رہتی ہیں۔ حالانکہ یہ وقت قبولیت دعا کا ہوتا ہے' بہرحال افطاری کا اہتمام کریں لیکن تکلفات سے اجتناب کرتے ہوئے شہرت اور نمود ونمائش سے دور رہیں۔

بے گناہ کو قتل کرنے کی وعید

امام مسجد الحرام
فضیلۃ الشیخ حفظہ اللہ
ڈاکٹر اُسامہ خیاط

مترجم —— جناب محمد ہاشم یزمانی / جناب محمد عاطف الیاس
نظرثانی —— جناب حافظ عبدالحمید ازہر حفظہ اللہ

حمد وثنا کے بعد!

اللہ کا تقویٰ اختیار کرو! تمام اعمال اخلاص کے ساتھ صرف اور صرف اللہ کے لیے ادا کرو کیونکہ کامیاب وہی ہے جو اپنا دین اللہ کے لیے خالص کر دے اور خشوع وخضوع کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرنے والوں کی راہ اپنا لے۔

اے بندگان خدا! بندہ مؤمن کی پاکیزہ خصلت، بہترین صفت اور اعلیٰ اخلاق یہ ہیں کہ وہ پرہیزگاری کی ہر شکل اپنانے کی پوری کوشش کرتا ہے۔ حقیر، بے قدر فاسقوں کی صفات سے دور رہنے کی کوشش کرتا ہے کیونکہ ایسے لوگوں کے دل تنگ، طبیعت بد اور دل مردہ ہوتے ہیں، احکام الٰہی کے سامنے سرکشی کرتے ہیں۔ شیطان ان کے لیے بدترین محرمات مزین کر دیتا ہے اور ان کی ہمت بڑھاتا ہے۔ اس طرح بدترین محرمات ان کے نزدیک چھوٹے اور بے ضرر ہو جاتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں وہ باطل کی دلدل میں پھنس جاتے ہیں اور زیادتی کرتے ہوئے گناہوں کے ارتکاب پر آمادہ ہو جاتے ہیں، گناہوں کے جوہڑ میں جا گرتے ہیں اور سرکشی وزیادتی کی راہ اپنا لیتے ہیں۔

ایسے لوگ اپنے بدترین مقاصد اور حقیر تمنائیں پوری کرنے کے لیے ہر بری یا اچھی راہ اپناتے ہیں، برائی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور بدی کی طرف جاتی ہر سواری پہ چڑھ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا حال یوں بیان فرمایا ہے:

﴿لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ۝﴾ (التوبۃ)

''کسی مومن کے معاملہ میں نہ یہ قرابت کا لحاظ کرتے ہیں اور نہ کسی عہد کی ذمہ داری کا اور زیادتی ہمیشہ انہی کی طرف سے ہوئی ہے''

یعنی مؤمنوں کے معاملے میں وہ نہ کسی قرابت کا لحاظ رکھتے ہیں اور نہ کسی عہد کا پاس۔ اگر انہیں حکومت نصیب ہو جائے تو قتل وغارت مچا دیتے ہیں۔ خون بہانے پر وہ بے مثال جرأت رکھتے ہیں۔ انسانی جانوں کو، جنہیں اللہ تعالیٰ نے بے حد عزت اور شرف عطا فرمایا اور انہیں حرام قرار دیا، بے حد حقیر سمجھتے ہیں۔ اس قدیم ترین سنت کا اتباع کرتے ہیں جس کی بنیاد آدم علیہ السلام کے ایک بیٹے نے رکھی تھی۔ نفسِ امارہ نے اسے اکسایا اور شیطان نے ظلم وزیادتی کا ہاتھ اپنے بھائی کی طرف بڑھانے کی حوصلہ افزائی کی تاکہ وہ اپنے بھائی کو چند دلفریب تمناؤں کے لیے قتل کر ڈالے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا واقعہ اہل بصیرت کے لیے عبرت کا سامان بنا کر قرآن کریم میں نقل کیا ہے تاکہ پرہیزگار اس سے عبرت پکڑیں۔

انسانی جان کا خون کرنا اور نفس کو قتل کرنا ظلم وزیادتی کی بدترین صورت ہے۔ اور بے قصور لوگوں کو قتل کرنے کو اللہ تعالیٰ نے اپنے اور اپنے رسول کے خلاف جنگ قرار دیا ہے۔

اللہ نے فرمایا:

﴿وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ۭ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ۭ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ لَىِٕنْۢ بَسَطْتَّ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اِنِّىْٓ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْۗاَ بِاِثْمِيْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝﴾ (المآئدۃ)

''اور ذرا انہیں آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں کا قصہ بھی بے کم وکاست سنا دو جب اُن دونوں نے قربانی کی تو ان میں سے ایک کی قربانی قبول کی گئی اور دوسرے کی نہ کی گئی' اُس نے کہا میں تجھے مار ڈالوں گا' اس نے جواب دیا کہ اللہ تو متقیوں ہی کی نذریں قبول کرتا ہے۔ اگر تو مجھے قتل کرنے کے لیے ہاتھ اٹھائے گا تو میں تجھے قتل کرنے کے لیے ہاتھ نہ اٹھاؤں گا، میں اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ میرا اور اپنا گناہ تو ہی سمیٹ لے اور دوزخی بن کر رہے، ظالموں کے ظلم کا یہی ٹھیک بدلہ ہے۔ آخر کار اس کے نفس نے اپنے بھائی کا قتل اس کے لیے آسان کر دیا اور وہ اسے مار کر اُن لوگوں میں شامل ہو گیا جو نقصان اٹھانے والے ہیں۔''

اللہ کے بندو! انسانی جان کا خون کرنا اور نفس کو قتل کرنا ظلم وزیادتی کی بدترین صورت ہے۔ اس بدترین جرم سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے اور بے قصور لوگوں کو قتل کرنے کو اللہ تعالیٰ نے اپنے اور اپنے رسول کے خلاف جنگ قرار دیا ہے۔ اس گناہ کو کبیرہ گناہ بلکہ شرک کے بعد بدترین گناہ قرار دیا ہے۔

آپ ﷺ نے جان ومال کی حرمت بے حد تاکید کے ساتھ بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ حجۃ الوداع کے خطبے میں آپ ﷺ نے فرمایا:

''دیکھو! تمہارے خون اور مال ایک دوسرے پر ایسے ہی حرام ہیں جیسے تمہارا آج کا دن، اس ماہ میں اور اس شہر میں حرام ہے۔'' (مسلم)

اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا:

''مسلمان کا خون، مال اور عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہیں۔'' (مسلم)

لہٰذا اس جرم میں ملوث ہونا بے حد گناہ، اللہ کے غضب اور اس کی لعنت کا موجب ہے اور جہنم کے دردناک عذاب کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاۗؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ۝﴾ (النسآء)

''جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے، اُس کی جزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اس پر اللہ کا غضب اور اُس کی لعنت ہے اور اللہ نے اس کے لیے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے۔''

رسول ہدایت ﷺ نے اس جرم کی سنگینی یوں بیان فرمائی ہے کہ:

''دنیا کا درہم برہم ہو جانا اللہ کے ہاں مسلمان کے قتل سے ہلکا ہے''۔ (ترمذی)

آپ ﷺ نے یہ بھی واضح کر دیا کہ قتل میں شریک تمام لوگ سزا میں بھی شریک ہوں گے، فرمایا:

''اگر زمین و آسمان والے ایک مؤمن کے قتل میں شریک ہو جائیں تو اللہ ان سب کو جہنم کی آگ میں ڈال دے۔'' (نسائی)

آپ ﷺ نے یہ بھی بتایا کہ مؤمن اپنے دین کی کشادگی سے بہرہ مند رہتا ہے اور اسے اپنے نیک اعمال کا صلہ ملتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ کسی حرام نفس کا خون نہیں کرتا۔ لیکن جب وہ کسی بے قصور پر ہاتھ ڈالتا ہے تو دین کی کشادگی اس پر تنگ پڑ جاتی ہے اور اس کے نیک اعمال بھی اس بدترین گناہ کو مٹانے کے لیے ناکافی ثابت ہوتے ہیں اور وہ اللہ کے سامنے اس جرم کا بار اُٹھائے ہوئے پیش ہوتا ہے۔ فرمایا:

''مسلمان دین کی کشادگی سے بہرہ مند رہتا ہے جب تک وہ کسی حرام خون پر ہاتھ نہیں ڈالتا۔'' (بخاری)

بندہ مؤمن کی بہترین اور کامل ترین صفات میں سے سچا اور پختہ ایمان ہے، جو مسلمان کے دل میں دنیا سے بے نیازی پیدا کر دیتا ہے جس کی بدولت وہ زیادتی کرنے، لوگوں کے حرام خون پر ہاتھ ڈالنے اور ان کی جانوں پر حملہ کرنے سے باز رہتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''ایمان نے زیادتی کو جکڑ ڈالا ہے۔ چنانچہ مؤمن زیادتی نہیں کر سکتا۔'' (مسند احمد)

اہل ایمان کے برعکس کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو قرآن کی دل دہلا دینے والی، ڈرا دینے والی اور نیند اُڑا دینے والی سخت وعید سننے کے بعد بھی اپنے کام پر ڈٹے رہتے ہیں۔ آیات کو سن کر نہیں ڈرتے اور اپنے مظالم سے نہیں ہٹتے۔ گناہ کا بار اٹھانے میں انہیں ہچکچاہٹ محسوس نہیں ہوتی' نہ وہ اس کبیرہ گناہ کے ارتکاب سے ڈرتے ہیں۔

ایسے ہی لوگ قدیح شہر کے دھماکے میں ملوث ہیں۔ اس کام میں شریک تمام افراد، منصوبہ بندی کرنے والا، مدد کرنے والا، سامان مہیا کرنے والا اور اس بدترین جرم کو سرانجام دینے والا، سب یکساں ہیں اور بدترین سزا کے مستحق ہیں۔

بلاد حرمین کی اللہ حفاظت فرمائے، اس کے تمام باشندوں کا اولیں فرض ہے کہ یک جان ہو کر اس بدترین جرم کے خلاف کھڑے ہوں کیونکہ اسے انجام دینے والے مسلمانوں کے معاملے میں کسی قرابت کا لحاظ کرتے ہیں نہ کسی عہد کا پاس۔ چنانچہ تمام شہریوں کا فرض ہے کہ اس سازش سے پردہ ہٹائیں، اس کے خطرات واضح کریں اور اس جرم کی آگ بڑھکانے والے چھپے دشمنوں کو بے نقاب کریں۔

''مسلمان دین کی کشادگی سے بہرہ مند رہتا ہے جب تک وہ کسی حرام خون پر ہاتھ نہیں ڈالتا۔'' (بخاری)

اللہ کے بندو! اس بدترین جرم کی مذمت کا لازمی تقاضا ہے کہ ان گمراہ لوگوں سے مکمل براءت کا اعلان کیا جائے اور ان کے ساتھ سخت معاملہ کیا جائے۔ اسی طرح ان کے لیے حق کی حقانیت واضح کی جائے اور ان کی کسی صورت مدد نہ کی جائے بلکہ ایسے لوگوں کا معاملہ مقتدر لوگوں کے ہاتھ تھمایا جائے تاکہ وہ ان کے بارے میں فیصلہ کریں اور مسلمانوں کو ان کے شر سے محفوظ رکھیں۔

ان کے معاملے میں یہ راہ اپنانا دراصل تعاون علی البر والتقویٰ ہے جس کا حکم اللہ نے ہمیں دیا ہے۔ فرمایا:

﴿وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ۪ وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝﴾ (المآئدۃ)

''جو کام نیکی اور خدا ترسی کے ہیں ان میں سب سے تعاون کرو اور جو گناہ اور زیادتی کے کام ہیں ان میں کسی سے تعاون نہ کرو اور اللہ سے ڈرو، بلاشبہ اس کی سزا بہت سخت ہے۔''

مؤمنوں کا باہم تعلق اسی تعاون پر قائم ہے۔ اس کی مثال رسول اکرم ﷺ نے یوں بیان کی ہے کہ:

''مؤمنوں کے باہمی تعلق کی مثال ایک دیوار کی سی ہے جس کا ہر حصہ دوسرے حصے کو تقویت پہنچاتا ہے'' یہ کہہ کر آپ ﷺ نے اپنے ایک ہاتھ کی اُنگلیاں دوسرے ہاتھ کی اُنگلیوں میں ڈال کر مضبوطی کی طرف اشارہ فرمایا۔ (بخاری)

اگرچہ اتحاد واتفاق، یک جانی واعتصام باللہ ہر حال میں لازم ہے اور تفرق واختلاف ہر حال ہی میں مذموم ہے جیسا کہ اللہ کا فرمان اس کی تائید کرتا ہے کہ:

﴿وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا﴾

''سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو اور اللہ کے اُس احسان کو یاد رکھو جو اس نے تم پر کیا ہے جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، اُس نے تمہارے دل جوڑ دیے اور اس کے فضل وکرم سے تم بھائی بھائی بن گئے۔'' (ال عمران)

اگرچہ یہ حکم ہر وقت اور ہر حال کے لیے ہے تاہم یہ مشکل اوقات میں اور کٹھن امتحانوں میں دگنی اہمیت کا حامل بن جاتا ہے۔ الحمد للہ! اتحاد واتفاق کی یہ روح ہمیں بلاد الحرمین کے باشندوں میں واضح نظر آتی ہے۔ وہ اپنے حکمرانوں کے گرد اکٹھے ہو چکے ہیں اور ان کے پیچھے صف بستہ ہیں۔ بھلائی کے کاموں میں، حق کی نصرت میں، باطل کے تعاقب میں اور دشمنوں کو تباہ کر دینے میں حکام اور عوام یک جان نظر آتے ہیں۔

الحمد للہ! اس ملک کے حکمران امن کی حفاظت کے لیے کمر بستہ ہیں۔ اس امن وامان کو للکارتے ہر خطرے کو، اس کے ارکان ہلانے، اس کے صاف شفاف پانی کو گدلانے والے عوامل کو ختم کرنے کے لیے ہر وقت ہمت وقوت کے ساتھ چوکنے اور مستعد ہیں۔ اس معاملے میں وہ کسی کی ملامت سے ڈرنے والے نہیں۔

یہ بھی ملحوظ رہنا چاہیے کہ ہم اپنے اہداف ومقاصد حاصل کرنے، وطن کی حفاظت کرنے اور امت کی مصلحتیں محفوظ رکھنے میں صرف ایک ہی صورت کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ ہم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں، پھر اپنے حکمرانوں کی اطاعت کریں۔ اللہ رب

العزت نے اسی کا حکم دیا ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ﴾ (النساء: 59)

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے صاحبِ امر ہوں۔''

اس کے ساتھ ساتھ ذاتی مفادات سے دست بردار ہو جائیں، محدود الفائدہ شخصی نظریات اور تفرقہ بازی کو ہوا دینے والے نعروں سے دور رہیں۔ اتحاد واتفاق کو اولیں ترجیح بنائیں، صفیں مضبوط کریں، ایک ہی کلمہ پر اکٹھے ہو جائیں، مودت، محبت اور رحم دلی کو تھامے رکھیں، ایک دوسرے سے تعلق مضبوط تر کریں، اسلامی اخوت کے کشادہ بندھن میں بندھ جائیں۔ سعودی عرب کے تمام صوبوں، شہروں اور علاقوں کے لوگ ایک بن جائیں۔

صرف اس رویے کے ذریعے فساد کی اصلاح ہو سکتی ہے، سرکش سرنگوں ہو سکتا ہے، الگ تھلگ ہو جانے والا جڑ سکتا ہے، تھکا ہارا پھر سے توانا ہو سکتا ہے، امن وامان قائم ہو سکتا ہے اور سلامتی پھیل سکتی ہے:

﴿وَ يَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ ۝ بِنَصْرِ اللَّهِ ۚ يَنصُرُ مَن يَشَاءُ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝﴾ (الروم)

''اور وہ دن وہ ہوگا جبکہ اللہ کی بخشی ہوئی فتح پر مسلمان خوشیاں منائیں گے۔ اللہ نصرت عطا فرماتا ہے جسے چاہتا ہے، اور وہ زبردست اور رحیم ہے۔''

دوسرا خطبہ

حمد وثنا کے بعد!

اے بندگانِ خدا! عقیدۂ صحیحہ کے اصولوں کا مطالعہ کرنا، اس کے قواعد کو سمجھنا، اس کے دلائل کی معرفت رکھنا اور اس کے مقتضیات پر عمل کرنا ہی نجات کا وہ واحد راستہ ہے کہ جس کے ذریعے ہم ایسی مردود فکر اور نامقبول عقیدے سے بچ سکتے ہیں جو قرآن وسنت اور فہم سلف صالحین کے خلاف ہو۔ عقیدہ صحیحہ کو خصوصی توجہ دینے سے ہی ہر فتنہ پرور، بدعتی اور انتشار پسند آدمی کا راستہ روکا جا سکتا ہے۔ اس کے مثبت اثرات کے نتیجے میں بھلائی کے کاموں پر اتفاق واتحاد، حق پر باہمی مدد، نیکی اور تقویٰ پر تعاونِ باہمی اور توحید وسنت اور ایمان پر اجتماعیت جیسے خوبصورت مناظر دیکھنے کو ملیں گے۔ اللہ تعالیٰ بلادِ حرمین شریفین کی حفاظت فرمائے، یہ آج بھی توحید، صحیح عقیدے اور سنت کی حفاظت کو اپنا مشعلِ راہ بنائے ہوئے ہے۔ ماضی میں بھی یہ سرزمین اپنی طرف آنے والوں اور حیران و پریشان لوگوں کے لیے روشنی کے مینار کی حیثیت رکھتی تھی۔

توحید پرستوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور جہان والوں کے سینوں میں چھپی ہوئی بیماریوں کا علاج اسی مبارک منہج میں ہے۔ کسی مخالف کی مخالفت اور دشمنوں کی عداوت سے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ عقیدۂ توحید اور سنتِ رسول ﷺ کو مضبوطی سے تھامنے کے اس مبارک منہج کو اکثر اسلامی ممالک میں خوب پذیرائی ملی اور تعصب سے خالی منصف مزاج افراد اور ہر قسم کے فکری، مسلکی آلائشوں، ظالمانہ تہمتوں کی خباثت اور کھوکھلے دعووں سے پاک صاف اور محبت کرنے والے دلوں نے بھی اسے قبولِ عام بخشا۔

الحمد للہ! اس ملک کے حکمران امن کی حفاظت کے لیے کمربستہ ہیں۔ اس امن وامان کو للکارتے ہر خطرے کو، اس کے ارکان ہلانے، اس کے صاف شفاف پانی کو گدلانے والے عوامل کو ختم کرنے کے لیے ہر وقت ہمت وقوت کے ساتھ چوکنے اور مستعد ہیں۔

یاد رکھو کہ ہمارے نوجوان اس امت کا سرمایہ اور مستقبل کی امید ہیں۔ لہٰذا یہ کوئی تعجب والی بات نہیں ہونی چاہیے کہ مخلص اور سچی تڑپ رکھنے والے افراد کی طرف سے مسلسل یہ آواز کیوں اٹھائی جا رہی ہے کہ نوجوانوں پر خصوصی توجہ دی جائے اور ان کے مسائل کے حل کی طرف دھیان دیا جائے تاکہ وہ سیدھی راہ سے بھٹک کر کہیں گمراہی کی وادیوں میں گم نہ ہو جائیں!!!

اس اہتمام اور توجہ کو آغاز سے ہی پذیرائی ملنی چاہیے۔ ہر قسم کی آلائشوں اور ملاوٹوں سے پاک عقیدے اور خیر وبھلائی کا حقیقی مفہوم نوجوانوں کے دلوں میں راسخ کیا جائے۔ ان کے ضمیروں میں فضائلِ اخلاق کو پروان چڑھایا جائے، دین ووطن سے محبت کے جذبات ان میں بیدار کیے جائیں اور انہیں یاد دہانی کرائی جائے کہ نرمی، احسان، مومنوں کے لیے نرم رویے اور ہر کسی سے معاملات کرتے وقت عدل وانصاف سے کام لینے جیسے اخلاقِ حسنہ کی اسلام میں بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

اسی طرح نوجوانوں کو شیطانی بہکاووں، گمراہ کن خواہش پرست فسادیوں اور حاسدوں کے ہتھکنڈوں سے بھی ڈرایا جائے۔ ان شیطان صفت لوگوں کی تو عادت ہی یہ ہے کہ وہ عجیب وغریب افکار اور عقائد کا پرچار کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم نوجوانوں کے تمام حالات کا جائزہ لیتے رہیں۔ ان کے ساتھ رابطے کو مضبوط بنائیں۔ انہیں درپیش مشکلات کے بارے میں ان سے پوچھتے رہیں اور ان کے دل میں کھٹکنے والے شکوک وشبہات کا حل تلاش کرنے کی کوشش کریں۔

ہمیں چاہیے کہ نوجوانوں کی نیکوکار، اصلاح پسند اور علم وعمل کی دولت سے مالا مال علماء حق سے کسب فیض کرنے اور اپنے اپنے مقاصد مذمومہ کے حامل نام نہاد اصلاح کے دعویداروں سے دور رہنے کی طرف رہنمائی کریں۔ ہر سچا مومن جسے قیامت کے دن پر یقین اور اللہ کی رحمت کی امید ہو، وہ ان منحرف لوگوں اور ان کے جرائم پیشہ پیروکاروں، فسادیوں اور قاتلوں کے تمام اعمالِ قبیحہ سے علی الاعلان اظہار براءت کرتا ہے۔

اے بندگانِ خدا!

اللہ سے ڈرو اور اس سیدھی راہ کو مضبوطی سے تھام لو تو تمہارے معاملات سدھر جائیں گے اور اپنی اولادوں اور جگر گوشوں کو باطل کے چنگل، دشمنوں کے مکروفریب اور ان لوگوں کی گمراہی سے بچانے میں تم کامیاب ہو جاؤ گے کہ جن کی ساری محنت اس دنیا میں ہی تباہ وبرباد ہوگئی اور وہ خیال کرتے رہے کہ وہ بڑے اچھے کام کر رہے ہیں۔

اے اللہ! اے رب العالمین! اپنے اور ہمارے دشمنوں سے تو کسی طرح بھی ہمیں کافی ہو جا۔ اے اللہ! اے رب العالمین! اپنے اور ہمارے دشمنوں سے تو کسی طرح بھی ہمیں کافی ہو جا۔ اے اللہ! اے رب العالمین! اپنے اور ہمارے دشمنوں سے تو کسی طرح بھی ہمیں کافی ہو جا۔

روزہ ..... احکام و مسائل اور فضائل

تحریر: جناب عبدالرشید عراقی

فرمان الٰہی ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾

''اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔'' (البقرہ)

روزہ کا مفہوم:

روزہ ارکان اسلام کا ایک اہم اور تیسرا رکن ہے۔ اس کو عربی زبان میں ''صوم'' کہا جاتا ہے۔ جس کے شرعی معنی ہیں کہ

''صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور بیوی سے ہم بستری کرنے سے اللہ کی رضا کے لیے رکے رہنا۔'' (احسن البیان: ص ۷۲)

روزہ قدیم مذاہب میں:

دنیا کے جن قدیم مذاہب وادیان اور تاریخ کے جن مذہبی قوانین ورسوم میں ہم کو روزہ ملتا ہے ان قدیم مذاہب میں ہندوستان کا ہندو مذہب بھی ہے اور روزہ کو (برت) کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ جیسا کہ مدراس یونیورسٹی کے شعبہ فلسفہ کے صدر (T.M.P. Mahadeevan) ہندو سماج میں روزہ کی حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''ان تہواروں میں (جن کو سالانہ منایا جاتا ہے) بعض تہوار روزہ (برت) کے لیے مخصوص ہیں جو تزکیہ نفس کے لیے رکھا جاتا ہے۔'' (بحوالہ ارکان اربعہ از مولانا ابوالحسن علی ندوی' ص: ۲۵۱)

روزہ کا ثبوت قدیم مصریوں میں ملتا ہے:

علامہ سید سلیمان ندویؒ (م ۱۹۵۳ء) لکھتے ہیں کہ ''قدیم مصریوں کے ہاں بھی روزہ دیگر مذہبی تہواروں کے شمول میں نظر آتا ہے۔ یونان میں صرف عورتیں ''تھسمو فریا'' کی تیس تاریخ کو روزے رکھتی تھیں۔ پارسی مذہب میں گو عام پیروؤں پر روزہ فرض نہیں لیکن ان کی الہامی کتاب کی ایک آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ روزہ کا حکم ان کے ہاں موجود تھا۔ خصوصاً مذہبی پیشواؤں کے لیے تو پنج سالہ روزہ ضروری تھا۔'' (سیرۃ النبی: ۲۱۲/۵)

یہودی مذہب میں بھی روزہ کا حکم موجود ہے:

مولانا سید سلیمان ندویؒ یہودی مذہب میں روزے کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

''یہودیوں میں بھی روزہ فریضہ الٰہی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر چالیس دن بھوکے پیاسے گزارے۔ چنانچہ عام طور سے یہود حضرت موسیٰ کی پیروی میں چالیس دن روزہ رکھنا اچھا سمجھتے ہیں لیکن چالیسویں دن کا روزہ ان پر فرض ہے۔ جو ان کے ساتویں مہینہ کی دسویں تاریخ کو پڑتا ہے اور اسی لیے اس کو عاشوراء (دسواں) کہتے ہیں۔ یہی عاشوراء کا دن وہ دن تھا جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دس احکامات عنایت ہوئے تھے۔ اس لیے توراۃ میں اس دن کے روزہ کی نہایت تاکید آئی ہے۔'' (سیرۃ النبی: ۲۱۳/۵)

''اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔''

یہودی مذہب میں اور دنوں میں روزہ رکھنے کا ثبوت ملتا ہے:

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کہتے ہیں کہ

''جہاں تک یہودیوں کا تعلق ہے عہد بابل میں روزہ ان کے نزدیک ماتم اور سوگ کا رمز بن گیا تھا۔ اگر کوئی خطرہ درپیش ہوتا' یا کوئی کاہن کسی الہام اور نبوت کے لیے تیاری شروع کرتا تو اس وقت روزہ ضرور رکھا جاتا۔ یہودی اس وقت بھی عارضی روزہ رکھتے جب وہ سمجھتے کہ خدا ان سے ناراض ہے۔ ملک میں کوئی وبا آتی' مصیبت نازل ہوتی' قحط سالی کا سامنا ہوتا یا بادشاہ کسی بڑی مہم پر روانہ ہوتے تب بھی روزہ رکھا جاتا۔'' (ارکان اربعہ: ص ۲۵۲)

عیسائی مذہب میں ہم کو روزوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے:

علامہ سید سلیمان ندویؒ فرماتے ہیں:

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے چالیس دن تک جنگل میں روزہ رکھا' حضرت یحییٰ علیہ السلام جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے گویا پیشرو تھے وہ بھی روزے رکھتے تھے اور ان کی امت بھی روزہ دار تھی۔'' (سیرۃ النبی: ۲۱۳/۵)

اہل عرب بھی قبل از اسلام روزہ سے کچھ مانوس تھے۔ قریش مکہ زمانہ جاہلیت میں عاشوراء یعنی دسویں محرم کو اس لیے روزہ رکھتے تھے کہ اس دن وہ بیت اللہ پر نیا غلاف ڈالتے تھے اور مدینہ میں یہود اپنا عاشوراء الگ مناتے تھے۔ یعنی وہ اپنے ساتویں مہینہ کے دسویں تاریخ کو روزہ رکھتے تھے۔

ان تصریحات سے ثابت ہوگا کہ قرآن مجید کی یہ آیت:

﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ (البقرہ: ۱۸۳)

کس قدر تاریخی صداقت پر مبنی ہے۔

روزہ کا حکم حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر تمام انبیائے کرام کی شریعت میں جاری رہا' صرف تعیین ایام میں اختلاف رہا اور یہ دین اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔

فرضیت روزہ:

روزہ ۲ھ میں فرض ہوا' اگر اسلامی عبادات کا قلب روح سے خالی ہوتا اور ان سے صرف جسم کی ریاضت مقصود ہوتی تو نماز سے پہلے روزہ فرض کیا جاتا لیکن تقدم زمانی کے لحاظ سے تمام فرائض میں سب سے پہلے نماز فرض ہوئی۔ لیکن روزہ ایک غیر محسوس فریضہ الٰہی ہے' رکوع' سجود' قیام' قعود' تکبیر و تہلیل سے اس کی ترکیب نہیں ہے۔

روزہ کا مقصد:

روزہ کے بارے میں فرمان الٰہی ہے:

﴿لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾

''روزے کے ذریعے تم پرہیزگار بن جاؤ گے۔''

روزہ کا سب سے بڑا مقصد تقویٰ کا حصول ہے اور تقویٰ انسان کے اخلاق وکردار کو سنوارنے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔

علامہ عبدالرحمٰن بن ناصر السعدیؒ فرماتے ہیں:

روزہ تقویٰ کا سب سے بڑا سبب ہے' اس لیے کہ روزے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی کامل اطاعت اور اس کی نہی سے مکمل اجتناب ہے۔ پس یہ آیت (۱۸۳) تقویٰ کے جن امور پر مشتمل ہے وہ یہ ہیں:

- روزہ دار کھانا پینا' جماع وغیرہ اور ان تمام چیزوں کو چھوڑ دیتا ہے جنہیں وقتی طور پر اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے حرام قرار دیا ہے۔ ایسے امور جن کی طرف نفس کا میلان ہوتا ہے لیکن وہ صرف تقرب الٰہی اور ثواب کی امید پر ان چیزوں کو ترک کر دیتا ہے اور یہی تقویٰ ہے۔
- روزہ دار اپنے نفس کو یہ تربیت دیتا ہے کہ وہ ہر وقت اللہ کی نگرانی میں ہے۔ چنانچہ وہ اپنی خواہشات نفس کو پورا کرنے کی قدرت رکھنے کے باوجود انہیں ترک کر دیتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اللہ ان پر مطلع ہے۔
- روزہ شیطان کی راہوں کو تنگ کرتا ہے۔ شیطان ابن آدم کے اندر یوں گردش کرتا ہے جیسے اس کی رگوں میں خون گردش کرتا ہے۔ روزے کے ذریعے سے شیطان کا اثر ونفوذ کمزور پڑ جاتا ہے اور گناہ کم ہو جاتے ہیں۔
- غالب حالات میں روزہ دار کی نیکیوں میں اضافہ ہو جاتا ہے اور نیکیاں تقویٰ کے خصائل میں شمار ہوتی ہیں۔ جب خوشحال روزہ دار بھوک کی تکلیف کا مزا چکھ لیتا ہے تو یہ چیز محتاجوں اور ناداروں کی غمگساری اور دستگیری کا موجب بنتی ہے' اور یہ بھی تقویٰ کی ایک خصلت ہے۔ (تفسیر السعدی: ۱/۲۲۶-۲۲۷)

مولانا عبدالسلام بھٹوی ﷾ فرماتے ہیں:

''﴿لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ یہ روزے کی حکمت بیان فرمائی کہ اسلامی روزے کا مقصد نفس کو عذاب دینا نہیں بلکہ دل میں تقویٰ یعنی بچنے کی عادت پیدا کرنا ہے۔'' تفسیر القرآن الکریم: ۱/۱۴۶)

روزہ کا سب سے بڑا مقصد تقویٰ کا حصول ہے اور اس کی تشریح وتوضیح درج ذیل آیات میں بیان کر دی ہیں:

① ﴿لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ ..... ''تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔'' (البقرہ: ۱۸۳)

② ﴿وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ﴾ ..... ''اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی بڑائیاں بیان کرو۔'' (البقرہ: ۱۸۵)

③ ﴿لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ ..... ''تا کہ اس ہدایت کے ذریعے تم خدا کا شکر کرو۔'' (البقرہ: ۱۸۵)

مولانا سید مودودیؒ لکھتے ہیں کہ

''اللہ تعالیٰ نے صرف رمضان ہی کے دنوں کو روزوں کے لیے مخصوص نہیں کر دیا بلکہ جو لوگ رمضان میں کسی عذر شرعی کی بنا پر روزے نہ رکھ سکیں تو ان کے لیے دوسرے دنوں میں اس کی قضاء کر لینے کا راستہ بھی کھول دیا ہے تا کہ قرآن کی جو نعمت اس نے تم کو دی ہے اس کا شکر ادا کرنے کے قیمتی موقع سے تم محروم نہ رہ جاؤ۔''

یہاں یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ رمضان کے روزوں کو صرف عبادت اور صرف تقویٰ کی تربیت ہی نہیں قرار دیا گیا بلکہ انہیں مزید برآں اس عظیم الشان نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ بھی ٹھہرایا گیا ہے جو قرآن کی شکل میں اس نے عطا فرمائی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دانش مند انسان کے لیے کسی نعمت کی شکر گذاری اور کسی احسان کے اعتراف کی بہترین صورت اگر ہو سکتی ہے تو وہ صرف یہی ہے کہ وہ صرف اپنے آپ کو اس مقصد کی تکمیل کے لیے زیادہ سے زیادہ تیار کرے۔ جس کے لیے عطا کرنے والے نے وہ نعمت عطا کی ہو۔ قرآن ہم کو اس لیے عطا فرمایا گیا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کا راستہ جان کر خود اس پر چلیں اور دنیا کو چلائیں۔ اس مقصد کے لیے خود کو تیار کرنے کا بہترین ذریعہ روزہ ہے۔ لہٰذا نزول قرآن کے مہینہ میں ہماری روزہ داری صرف عبادت ہی نہیں' اخلاقی تربیت بھی ہے بلکہ اس کے ساتھ خود اس نعمت قرآن کی بھی صحیح اور موزوں شکر گزاری ہے۔ (تفہیم القرآن: ۱/۱۴۳)

روزہ کا سب سے بڑا مقصد تقویٰ کا حصول ہے اور تقویٰ انسان کے اخلاق وکردار کو سنوارنے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔

تقویٰ کی تشریح اور اس کے مقاصد کے بارے میں علامہ سید سلیمان ندویؒ فرماتے ہیں کہ

''روزہ کا سب سے بڑا معنوی مقصد تقویٰ' دل کی پرہیزگاری اور صفائی ہے' حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ذریعے فرمایا گیا:

''اے ایمان والو! تم پر بھی اسی طرح روزہ فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تا کہ تم تقویٰ حاصل کرو۔'' (البقرہ: ۱۸۳)

تقویٰ دل کی اس کیفیت کا نام ہے جس کے حاصل ہونے کے بعد دل کو گناہوں سے جھجک معلوم ہونے لگے اور نیک باتوں کی طرف اس کو بے تابانہ تڑپ ہوتی ہے' روزہ کا مقصود یہ ہے کہ انسان کے اندر یہی کیفیت پیدا ہو۔ بات یہ ہے کہ انسانوں کے دلوں میں گناہوں کے اکثر جذبات بہیمی قوت کی افراط سے پیدا ہوتے ہیں۔ روزہ انسان کے ان جذبات کی شدت کو کمزور کرتا ہے۔ اسی لیے آنحضرت ﷺ نے ان نوجوانوں کا علاج جو اپنی مالی مجبوریوں کے سبب نکاح کرنے کی قدرت نہیں رکھتے اور ساتھ ہی اپنے نفس پر بھی قابو نہیں رکھتے روزہ بتایا ہے' اور فرمایا ہے کہ ''روزہ شہوت کو توڑنے اور کم کرنے کے لیے بہترین چیز ہے۔''

(سیرت النبی: ۵/۲۳۳-۲۳۴)

اس کے بعد سید صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

''تمام عبادات میں روزہ کو تقویٰ کی اصل بنیاد اس لیے بھی قرار دیا گیا ہے کہ یہ ایک مخفی وخاموش عبادت ہے اور نمائش سے بری ہے۔ جب تک خود انسان اس کا اظہار نہ کرے' دوسروں پر اس کا راز افشا نہیں ہو سکتا' یہی چیز تمام عبادات کی جڑ اور اخلاق کی بنیاد ہے۔'' (سیرۃ النبی: ۵/۲۳۹)

احتساب اور تقویٰ:

تقویٰ اس صلاحیت کا نام ہے جو انسان کے اندر اللہ کے سامنے جواب دہی کا احساس پیدا کر کے اس کی نافرمانی سے اسے بچاتی ہے' وہ انسان ظاہر اور چھپے ہوئے ہر وقت اور ہر حال میں اپنے رب سے ڈرتا ہے۔

مولانا ابوالکلام آزاد فرماتے ہیں

''نماز ایک محتسب ہے جو ہم کو برائی سے بچاتی ہے

﴿إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ﴾ ..... ''نماز بری باتوں سے روکتی ہے۔'' (العنکبوت:۴۵)

لیکن محض احتساب سے تقویٰ حاصل نہیں ہوتا' طبیب ہم کو پرہیز بتاتا ہے اور ہم اس کی ہدایت پر عمل نہیں کرتے۔ اس لیے پرہیز کا اصل مقصد یعنی صحت حاصل نہیں ہوتی۔

نماز ہم کو تقویٰ کی راہ دکھاتی ہے لیکن روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو ہم کو نماز کے احتساب کا نتیجہ عملی صورت میں دکھا دیتا ہے۔ نماز ہم کو تقویٰ سکھاتی ہے اور ہم نے روزے میں تمام منہیات سے احتراز کر کے تقویٰ حاصل کر لیا پس نماز کا اصلی نتیجہ روزہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ نماز کے بعد فرض کیا گیا کیونکہ نتیجہ کبھی اصل علت سے منفک نہیں ہوسکتا۔ (ارکان اسلام ص:۲۹۲)

مولانا محمد حنیف ندویؒ (م ۱۹۸۷ء) تقویٰ کے بارے میں فرماتے ہیں:

''روزہ تم میں تقویٰ وعلاج کی مخفی قوتوں کو پیدا کرنے کے لیے فرض کیا گیا ہے۔ اسلامی علم الاخلاق میں تقویٰ اور روزہ کی حیثیت ایک ہے۔ تقویٰ کے معنی تمام ممکن محاسن کا حصول اور تمام برائیوں سے احتراز ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ روزہ اخلاق اور روح کی آخری معراج ہے۔ دیکھیے کہ کامل ایک ماہ تک ضبط خواہش کتنا مشکل کام ہے لیکن مسلمان صرف اللہ کی رضا جوئی کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔'' (تفسیر سراج البیان' جلد اول)

روزہ صرف تقویٰ کا نام ہے:

مولانا ابوالکلام آزاد لکھتے ہیں کہ

''روزے سے انسان کے قلب میں تقویٰ وطہارت کی جو کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اس کا مظہر اگرچہ اس کی زندگی کا ہر مسئلہ ہوسکتا ہے تاہم اس کے اظہار کا حقیقی موقع معاملات تمدنی میں جہاں انسان کا قدم ڈگمگا جاتا اور حلال وحرام کے درمیان جو مشتبہات ہیں ان کی تمیز ہو جاتی ہے۔ (ارکان اسلام ص ۲۹۶)

فرمان باری تعالیٰ:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾

کی حکمت وبصیرت یہ ہے کہ اسلام کی پاکیزہ تعلیمات جسم وروح کی حفاظت کرتی ہیں۔ اس میں روزہ ایسی پاکیزہ عبادت بھی ہے جو تقویٰ وطہارت' صحت اور صفائی اور توبہ وانابت الی اللہ کا ذریعہ ہے۔ جس کی زندگی میں عزم واستقلال' صبر وتحمل' ثبات قدمی اور وقت کی پابندی ایسی صفات پیدا ہوتی ہیں اور کامیاب زندگی گزارنے کے لیے یہ سنہری اصول ہیں۔ (الفرقان:ص ۴۰۱) ..... (جاری)

بقیہ برما میں مسلمانوں کا قتل عام

تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو بخوبی احساس ہوتا ہے کہ رسول کریم ﷺ کی آمد سے جہاں دنیا جہالت کے اندھیروں سے پاک ہو کر علم وآگہی کے نور سے منور ہوئی وہیں اسلام کی اشاعت وفروغ کے نتیجہ میں کفار کے ساتھ ساتھ دیگر مذاہب سے وابستہ افراد دین حق کی آفاقی تعلیمات اور محمد مجتبیٰ ﷺ کی سیرت طیبہ سے متاثر ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہونے لگے۔ اس صورتحال کو یہود ونصاریٰ نے اپنی اجارہ داری پر ضرب کاری جانتے ہوئے سازشوں کے جال بچھانے شروع کر دیئے، جس پر ارشاد ربانی نازل ہوا کہ

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ (المآئدۃ)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو، یہود اور نصاریٰ کو اپنا دوست نہ بناؤ، یہ لوگ (تمہاری مخالفت میں) ایک دوسرے کے دوست ہیں، اور (دیکھو) تم میں سے جو کوئی ان کو دوست بنائے گا تو وہ بیشک ان ہی میں سے ہوگا، یقیناً اللہ ظالموں کو راہ (راست) نہیں دکھایا کرتا۔''

اس آیت مبارکہ میں دشمنان اسلام یہود ونصاریٰ سے دوستیاں کرنے کی اللہ تبارک وتعالیٰ ممانعت فرما رہا ہے اور فرماتا ہے کہ ''وہ تمہارے دوست ہرگز نہیں ہو سکتے کیونکہ تمہارے دین سے انہیں بغض وعداوت ہے۔ قرآن کریم میں اسی حوالہ سے ایک اور مقام پر فرمایا گیا ہے کہ

﴿لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا﴾ (المآئدۃ:۸۲)

''(اے پیغمبر ﷺ!) تم اہل ایمان کے ساتھ عداوت رکھنے میں سب سے زیادہ سخت یہود اور مشرکین کو پاؤ گے۔''

غور فرمایئے کہ اگر خود خالق کائنات یہود ونصاریٰ کو مسلمانوں کا دشمن قرار دے رہا ہے تو کیا ان سے بھلائی کی کوئی امید رکھی جاسکتی ہے۔

بلاشبہ یہود ہنود مسلمانوں سے ازلی دشمنی رکھتے ہیں۔ تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں کہ انہوں نے مسلم دشمنی میں کبھی بھی کوئی ضابطۂ اخلاق سامنے نہیں رکھا اور اس میدان میں اسلام کی آفاقی تعلیمات سے خوفزدہ ہو کر حد سے گزرتے جا رہے ہیں۔ ہماری بدقسمتی یہ کہ ہم ان سازشوں اور چالوں کو سمجھ کر ان کا سدباب کرنے کی بجائے ان کے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لئے ان کے حاشیہ بردار بنے ہوئے ہیں اور وہ ہماری مذہبی، اخلاقی و معاشرتی سرحدوں کو غیر محفوظ بنانے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔ جب کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے تو مسلمانوں کو ایک جسم کی مانند قرار دیا ہے، اس حوالہ سے حدیث مبارکہ میں مرقوم ہے:

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''ایک دوسرے پر مہربانی کرنے اور دوستی وشفقت میں مومنوں کو ایک جسم کی طرح دیکھو گے کہ جسم کے ایک حصہ کو تکلیف ہوتی ہے تو سارا جسم بیداری اور بخار میں اس کا شریک ہو جاتا ہے۔'' (صحیح بخاری)

ذرا غور فرمایئے کہ رسول کریم ﷺ نے تو ایک مسلمان کی تکلیف کو پوری امت کی تکلیف سے عبارت کیا جب کہ موجودہ دور میں ہمیں اس بات سے کوئی خاص غرض ہی نظر نہیں آتی کہ دوسرے مسلمان کس حال میں ہیں۔ بلاشبہ ان حالات میں ضرورت اس امر کی ہے کہ امت مسلمہ دشمنانِ اسلام کی ریشہ دوانیوں کے مقابل سیسہ پلائی دیوار بن کر کھڑی ہو جائے اور بلاجواز باہمی اختلافات کا خاتمہ ممکن بناتے ہوئے ایک پلیٹ فارم پر یکجا ہو جائے ورنہ اغیار کے یہ بڑھتے ہوئے قدم ہمارے گھروں تک پہنچ چکے ہیں۔ اگر ہم اب بھی بیدار نہ ہوئے تو سوچئے کہ ہم کس منہ سے اپنے خالق و مالک اور اپنے پیارے رسول ﷺ کا سامنا کریں گے۔

سیرت امام بخاری رحمہ اللہ

تحریر: جناب محمد عظیم حاصل پوری

قسط نمبر ۲ (آخری)

امام بخاریؒ کے اساتذہ

امام بخاریؒ خود فرماتے ہیں:

''میں نے ایک ہزار سے زائد اساتذہ سے احادیث لکھی ہیں اوران میں سے ہر ایک استاذ سے دس ہزار یا اس سے بھی زائد احادیث تحریر کی ہیں۔ میرے پاس احادیث کا جس قدر بھی ذخیرہ موجود ہے میں ان سب کی تمام اسناد بیان کرسکتا ہوں۔'' (تاریخ بغداد: ۲/۱۰)

ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: میں نے ایک ہزار اسی (۱۰۸۰) اساتذہ سے احادیث پڑھی اور لکھی ہیں' ان میں سے ہر ایک یہ کہتا تھا کہ ایمان قول وعمل کا نام ہے اور ایمان بڑھتا اور گھٹتا ہے۔ (مقدمہ فتح الباری ص ۶۷۰)

امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں بلخ جو خراسان کا ایک شہر ہے تو وہاں لوگوں نے مطالبہ کیا کہ میں ایک ہزار اساتذہ سے ایک ہزار احادیث لکھواؤں تو الحمدللہ میں نے اسی مجلس میں اپنے ایک ہزار اساتذہ کے حوالے کے ساتھ ایک ہزار احادیث لکھوادیں۔ (سیر أعلام النبلاء ۱۲/۴۱۴)

آپ کی تعریف آپ کے اساتذہ بھی کرتے تھے۔

امام احمد بن حنبلؒ آپ کے استاد ہیں فرماتے ہیں:

ارض خراسان نے امام بخاری جیسا کوئی دوسرا شخص پیدا نہیں کیا۔ (سیر أعلام النبلاء ۱۲/۴۲۱)

امام قتیبہ بن سعید ثقفی فرماتے ہیں:

''امام بخاری رحمہ اللہ کا فہم وفراست میں وہی درجہ تھا جو صحابہ رضی اللہ عنہم میں عمر رضی اللہ عنہ کا تھا' اگر امام بخاریؒ صحابہ رضی اللہ عنہم کے دور میں ہوتے تو یقیناً اللہ کی ایک نشانی ہوتے۔'' (سیر أعلام النبلاء ۱۲/۴۳۱)

آپ کے استاد محمد بن بشار بندار فرمایا کرتے تھے:

''امام بخاری ہمارے زمانے کے سب سے بڑے فقیہ ہیں۔'' (سیر أعلام النبلاء ۱۲/۴۲۹)

حاشد بن اسماعیل فرماتے ہیں کہ میں بصرہ میں تھا کہ ایک دن خبر ملی کہ یہاں امام بخاریؒ تشریف لا رہے ہیں جب آپ بصرہ پہنچ گئے تو امام بندار نے فرمایا:

''آج فقہاء کے سردار تشریف لائے ہیں۔''

(تہذیب الکمال: ۱۶/۹۵)

اسحاق بن راھویہ آپ کے استاد اور فن حدیث کے امام تھے' امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ انھیں امیر المؤمنین فی الحدیث کہا کرتے تھے' وہ فرمایا کرتے تھے:

محمد بن اسماعیل مجھ سے زیادہ بصیرت رکھتے ہیں حالانکہ ان دنوں امام بخاری نوجوان تھے۔ (مقدمہ فتح الباری ص ۶۷۷)

آپ کے استاد عمرو بن علی فرمایا کرتے تھے:

''محمد بن اسماعیل جس حدیث کو نہیں جانتے وہ سرے سے حدیث ہی نہیں۔'' (تہذیب الکمال ۱۶/۹۷، وتاریخ بغداد ۲/۱۸)

امام مسلمؒ امام بخاریؒ کے شاگرد بھی ہیں اور ہم عصر محدث بھی ہیں وہ آپ کے متعلق فرمایا کرتے تھے:

''میں گواہی دیتا ہوں کہ دنیا میں آپ جیسا کوئی محدث نہیں۔'' (ھدی الساری مقدمہ فتح الباری ص ۶۷۸)

آپ کے رفقاء میں سے ایک عبداللہ بن حماد آملیؒ ہیں وہ کہا کرتے تھے:

''کاش میں امام بخاریؒ کے جسم کا ایک بال ہوتا۔''

(سیر أعلام النبلاء: ۱۲/۴۳۷)

صفات امام بخاریؒ..... مسجد کا احترام

محمد بن عباس الفربری کا بیان ہے کہ میں امام بخاری کے ساتھ فربر کی مسجد میں تھا' میں نے ایک معمولی تنکا ان کی داڑھی میں سے نکالا اور چاہا کہ اسے مسجد میں پھینک دوں مگر انھوں نے فرمایا: ''اسے مسجد سے باہر پھینک کر آؤ۔'' (سیر أعلام النبلاء: ۱۲/۴۴۵، مقدمہ: ص ۴۸۱)

حافظ ابن حجرؒ نے اسی نوعیت کا ایک واقعہ محمد بن منصور سے نقل کیا ہے کہ امام بخاری کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ ایک صاحب نے ان کی داڑھی سے تنکا نکال کر مسجد میں پھینک دیا۔ محمد بن منصور کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ امام بخاری اس تنکے اور لوگوں کی طرف التفات فرماتے ہیں' چنانچہ جب لوگوں کو غافل پایا تو امام صاحب نے تنکا اٹھا کر اپنی آستین میں رکھ لیا۔ جب مسجد سے باہر تشریف لے گئے تب اسے مسجد سے باہر پھینک دیا۔ گویا انھوں نے سمجھا کہ جو چیز داڑھی میں نہیں رہ سکتی وہ مسجد میں کیسے رہ سکتی ہے؟ (سیر أعلام النبلاء: ۱۲/۴۴۵)

عبادت بے مثل اور خشوع بے مثال

آپ اللہ کی عبادت میں بہت زیادہ وقت صرف کرتے، رات کو قیام اللیل اور دن کو نفلی روزہ اکثر معمول تھا۔ ماہ رمضان میں لوگوں کو نماز تراویح پڑھاتے۔ نماز تراویح میں قرآن مکمل کرتے۔ خود ہر تیسری رات سحری کے وقت قرآن مکمل کرتے۔ ماہ رمضان میں کئی مرتبہ قرآن مجید مکمل کرتے۔ (مقدمہ فتح الباری ص ۶۷۳)

آپ اللہ کی عبادت میں بہت زیادہ وقت صرف کرتے، رات کو قیام اللیل اور دن کو نفلی روزہ اکثر معمول تھا۔ ماہ رمضان میں لوگوں کو نماز تراویح پڑھاتے۔ نماز تراویح میں قرآن مکمل کرتے۔

آپ کی عبادت خشوع سے لبریز ہوتی۔ محمد بن ابی حاتم بیان کرتے ہیں کہ امام بخاری کو دوستوں نے ایک دن باغ میں دعوت دی۔ ظہر کی نماز کا وقت ہوا تو امام صاحب نے لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی پھر سنتیں پڑھ کر فارغ ہوئے تو کمر سے قمیص اٹھائی اور اپنے خادم سے فرمایا کہ ذرا دیکھنا میری قمیص میں کیا چیز ہے؟ قمیص اٹھا کر دیکھا گیا تو ایک بھڑ نے آپ کے بدن پر ۱۶ یا ۱۷ مقام پر ڈنگ مارا تھا جس کی وجہ سے آپ کا جسم سوج گیا تھا۔ حاضرین میں سے کسی نے کہا کہ پہلے ہی ڈنگ پر آپ نے نماز کیوں نہ ختم کردی۔ امام صاحب نے فرمایا: میں نے قیام میں جس سورت کی تلاوت شروع کی تھی اسے مکمل کرنا چاہتا تھا۔ (سیر أعلام النبلاء: ۱۲/۴۴۲)

غزوہ ذات الرقاع کی واپسی پر ایک مہاجر اور انصار کی پہرے پر ڈیوٹی لگی تو ایک ساتھی سو گیا اور دوسرا بیدار کھڑا نماز پڑھنے لگا' اسے بھی تیروں کے زخموں نے

بہت پریشان کیا مگر اس نے نماز نہ توڑی تو دوستوں نے کہا کہ آپ نے نماز ختم کیوں نہ کی تو صحابی رسول نے بھی وہی جواب دیا جو امام بخاریؒ نے آج جواب دیا کہ میں نماز میں سورۃ الکہف کی تلاوت کر رہا تھا اسے ادھورا چھوڑنا مجھے اچھا نہیں لگا۔ (أبوداود، الطہارۃ: ۱۹۸)

امام صاحب علم میں ہی بے مثال نہ تھے بلکہ عمل میں بھی بے مثال تھے' اہل بصرہ کہا کرتے تھے: دنیا میں علم اور نیکی میں امام بخاری جیسا کوئی نہیں تھا۔ (سیر أعلام النبلاء: ۱۲/۴۴۲)

میں نیت بدلنا پسند نہیں کرتا

ان کے اخلاص نیت کا اندازہ کیجیے کہ ایک مرتبہ ان کے ہاں کچھ مال آیا۔ خریدار حاضر ہوئے تو انھوں نے مال خریدنا چاہا اور امام صاحب کو پانچ ہزار نفع دینے کی پیش کش کی۔ امام صاحب نے فرمایا: رات ہے آپ تشریف لے جائیں۔ صبح کچھ اور لوگ حاضر ہوئے تو انھوں نے دس ہزار درہم دینے کی پیشکش کی مگر امام بخاریؒ نے فرمایا:

''میں نے گزشتہ رات نیت کی تھی کہ یہ مال پہلے گاہکوں کو دے دوں گا چنانچہ انہی کو مال دیا اور فرمایا: میں پسند نہیں کرتا کہ اپنی نیت کو بدلوں۔''

(تاریخ بغداد ۲/۱۱، ۱۲۔ والسیر ۱۲/۴۴۷)

غیبت سے مکمل اجتناب

امام صاحب کے ایک ساتھی نے ایک دن آپ سے کہا: لوگ کہتے ہیں کہ آپ نے فلاں شخص کی غیبت کی ہے۔ فرمایا:

''سبحان اللہ! میں نے کبھی کسی شخص کا ناپسندیدہ انداز میں ذکر نہیں کیا البتہ بھول چوک ہو جائے تو الگ بات ہے۔ پھر فرمایا: (میں نے اس فلاں کی غیبت نہیں کی) قیامت کے دن میرے نامہ اعمال سے اس شخص کا نام نہیں نکلے گا۔''

(سیر أعلام النبلاء: ۱۲/۴۴۵)

بکر بن منیر کہتے ہیں کہ امام بخاری فرمایا کرتے تھے:

''میں جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گا تو مجھے امید ہے کہ وہ مجھ سے کسی کی غیبت کرنے کا حساب نہیں لے گا۔'' (سیر أعلام النبلاء: ۱۲/۴۳۹، تاریخ بغداد ۲/۱۳)

جب سے مجھے پتہ چلا ہے کہ غیبت حرام ہے میں نے کسی کی غیبت نہیں کی۔ مطلب یہ ہے کہ آپ نے زندگی بھر کبھی کسی کی غیبت نہیں کی۔

جاؤ میں نے تمھیں آزاد کیا

عبداللہ بن محمد صیارفی کہتے ہیں کہ میں امام بخاری کے پاس ان کے گھر میں بیٹھا تھا کہ ان کی کنیز کمرے میں داخل ہوئی۔ وہ ٹھوکر کھا کر امام صاحب کے سامنے رکھی ہوئی دوات پر گری۔ امام بخاری نے فرمایا: کس طرح چلتی ہو؟ کنیز نے جواب دیا: جب راستہ نہ ہو تو کیسے چلوں؟ امام صاحب نے دونوں ہاتھ پھیلاتے ہوئے فرمایا:

''جاؤ میں نے تمھیں آزاد کیا۔''

اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد کسی نے آپ سے کہا کہ کنیز نے تو آپ کو بڑا غصہ دلا دیا تھا (مگر آپ نے اسے آزاد کر دیا) امام بخاری نے فرمایا: یہ بات ٹھیک ہے کہ اس نے غصہ دلانے والی ہی بات کی تھی لیکن میں نے بھی اسے آزاد کرنے پر اپنے آپ کو آمادہ کر لیا۔ (سیر أعلام النبلاء: ۱۲/۴۵۲)

امام صاحب علم میں ہی بے مثال نہ تھے بلکہ عمل میں بھی بے مثال تھے' اہل بصرہ کہا کرتے تھے: دنیا میں علم اور نیکی میں امام بخاری جیسا کوئی نہیں تھا۔

وہ بڑے نشانہ باز تھے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ﴾

''دشمنوں کے لیے جہاں تک ممکن ہو تو قوت تیار رکھو.....''

رسول اللہ ﷺ نے آیت کے ان الفاظ کی تلاوت کی اور فرمایا:

''خبردار، یقیناً قوت سے مراد (یہاں) تیراندازی ہے سن لو! قوت سے مراد تیز اندازی ہے جان لو! قوت سے مراد تیز اندازی ہے۔''

(صحیح مسلم، الإمارۃ، باب فضل الرمی والحث علیہ: ۱۹۱۷)

امام بخاری اس پر عمل کی غرض سے تیراندازی کی مشق کرنے کے لیے میدان میں جاتے حتی کہ آپ ایک ماہر تیرانداز بن گئے۔ آپ کا نشانہ کبھی خطا نہ جاتا۔ محمد بن ابی حاتم کہتے ہیں کہ ایک یا دو مرتبہ کے علاوہ امام بخاری کا نشانہ کبھی خطا نہیں ہوا۔ میں آپ کے ساتھ مدتوں رہا ہوں۔ (ہدی الساری مقدمۃ فتح الباری ص ۶۷۲)

اس سلسلے میں محمد بن ابی حاتم ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ فربر میں مقیم تھے۔ ایک دن تیراندازی کے لیے باہر نکل گئے۔ ہم جس راستے پر جا رہے تھے وہ دریا کے گھاٹ تک جاتا تھا۔ وہاں پہنچ کر ہم نے تیراندازی شروع کر دی۔ امام بخاری کا ایک تیر دریا کے پل کے نیچے نصب لکڑی کی میخ کو جا لگا۔ وہ ٹوٹ گئی۔ امام صاحب نے یہ دیکھا تو گھوڑے سے اتر آئے۔ اس تیر کو نکالا اور تیراندازی کا شغل ختم کر دیا۔ ہمیں بھی واپس چلنے کا حکم دیا۔ ہم لوگ آپ کے مکان پر پہنچے آپ کا سانس پھولا ہوا تھا۔ مجھے بلایا اور فرمایا: ابوجعفر! مجھے آپ سے ایک کام ہے کر دو گے؟ میں نے عرض کیا حکم دیجیے، کام ضرور ہوگا۔ فرمایا: کام بڑا اہم ہے پھر اپنے ہمراہیوں کو بھی بلایا اور فرمایا کہ اس کے ساتھ جاؤ اور میں نے اسے جو کام کہا ہے، اس میں اس کی مدد کرو۔

میں نے عرض کیا حضور کام تو بتایئے' آپ نے فرمایا: وعدہ کرو کہ کام کر دو گے۔ میں نے گزارش کی یقیناً کر دوں گا۔ فرمایا: اس پل کے مالک کے پاس جاؤ اور اسے بتلاؤ کہ ہم سے تمھارے پل کی لکڑی ٹوٹ گئی ہے' ہم اس کی جگہ نئی لکڑی لگوانا چاہتے ہیں' آپ ہم سے اس کی قیمت وصول کر لیں یا لکڑی لگانے کی اجازت دے دیں یا پھر اس نقصان کا جس طرح بھی ازالہ ہو سکتا ہو کر لیں۔

پل کے مالک کا نام حمید بن اخضر فربری تھا۔ وہ میری بات سن کر کہنے لگا: امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری کو میرا اسلام کہنا اور عرض کرنا کہ آپ سے جو کچھ ہو گیا میں وہ معاف کرتا ہوں۔ یہ بھی کہنا کہ میں اپنی ساری جائیداد آپ پر قربان کرنے کو تیار ہوں' اگر یہ کہوں کہ اپنی جان بھی قربان کر سکتا ہوں تو اسے جھوٹ نہ سمجھیے۔ یہ بھی کہنا کہ ایک لکڑی کے بارے میں معذرت کر کے مجھے شرمندہ نہ کیجیے۔

میں نے امام بخاری کو حمید بن اخضر فربری کا یہ پیغام پہنچایا تو ان کا چہرہ خوشی سے تمتما اٹھا۔ اسی خوشی کے عالم میں انھوں نے اپنے شاگردوں کو پانچ سو احادیث سنائیں اور تین سو درہم صدقہ کیا۔ (سیر أعلام النبلاء: ۱۲/۴۴۳، وہدی الساری مقدمۃ فتح الباری ص ۶۷۲)

جذبہ جہاد

محمد بن ابی حاتم نے یہ واقعہ بھی بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ ہم لوگ امام صاحب کی کتاب التفسیر کی تصنیف کے

سلسلے میں معاونت میں مصروف تھے۔ اس دوران امام بخاری چت لیٹ گئے۔ وجہ یہ تھی کہ تخریج احادیث میں بہت زیادہ کام کرنے کی وجہ سے تھک گئے تھے۔ میں نے امام صاحب سے پوچھا: آپ تو فرماتے ہیں کہ آپ نے ہوش سنبھالنے کے بعد کوئی ایسا کام نہیں کیا جس کے بارے میں آپ کے پاس علم نہ ہو۔ یہ چت لیٹنے کا کیا فائدہ ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ آج بہت تھک گیا ہوں اور یہ سرحدی علاقہ ہے۔ میں تھوڑا سا آرام بھی کرنا چاہتا تھا ساتھ ہی دشمن کا خوف بھی تھا مبادا وہ اچانک حملہ آور ہو جائے۔ اس وجہ سے میں نے لیٹنے کے لیے یہ انداز اختیار کیا کہ فوراً اٹھ سکوں۔ (سیر أعلام النبلاء:۱۲/۴۴۵،۴۴۶)

تقویٰ کی ایک مثال

محمد بن ابی حاتم ہی کا بیان ہے کہ ایک دن امام بخاری ابومعشر الضریر (نابینا) سے کہہ رہے تھے ابومعشر! مجھے معاف کر دینا' ابومعشر نے پوچھا کس بات پر؟ آپ نے فرمایا: میں نے ایک دن حدیث بیان کرتے ہوئے آپ کو دیکھا کہ آپ اس حدیث سے خوش ہو کر اپنے سر اور ہاتھوں کو ہلا رہے تھے، اس پر مسکراہٹ آ گئی تھی۔ ابومعشر نے عرض کیا: حضرت! اللہ آپ کو خوش رکھے۔ میں نے آپ کو معاف کیا۔ (سیر أعلام النبلاء ۱۲/۴۴۴)

میں ساتھیوں کو تکلیف نہیں دینا چاہتا

یہ واقعہ بھی محمد بن ابی حاتم کا روایت کردہ ہے کہ امام بخاری نے فرمایا: میں نے کبھی کراث (پیاز اور لہسن جیسی تیز بو والی ایک سبزی جسے گیندنا کہتے ہیں' یہ مصر اور شام میں پائی جاتی ہے) نہیں کھائی' نہ کبھی قناری (پالک کی طرف کا ایک قسم کا خودرہ ساگ ہے جو نہروں کے کنارے اگتا ہے) تناول کیا۔

میں نے ان چیزوں سے پرہیز کی وجہ پوچھی تو فرمایا: ان کی بو سے میرے ساتھیوں کو تکلیف ہو گی۔ میں نے پوچھا کیا آپ کچی پیاز بھی نہیں کھاتے؟ فرمایا: میں کچی پیاز بھی نہیں کھاتا۔ (سیر أعلام النبلاء:۱۲/۴۴۴)

آپ کے زہد کی ایک مثال

محمد بن ابی حاتم کہتے ہیں کہ امام بخاری کے احباب میں سے ایک شخص نے اپنے باغ میں آپ کے اعزاز میں ضیافت کا اہتمام کیا۔ اس نے ہمیں بھی دعوت دی۔ جب ہم وہاں پہنچے تو وہ منظر ہمارے میزبان کو بہت پسند آیا۔ اس نے وہاں بیٹھنے کا بڑا عمدہ اور آبپاشی کا بڑا سہانا انداز اختیار کر رکھا تھا۔ میزبان نے پرمسرت لہجے میں امام بخاری سے پوچھا: ابوعبداللہ! یہ سارا ماحول اور منظر کیسا لگ رہا ہے؟ آپ نے جواب دیا: یہ دنیوی زندگی ہے جو بالآخر ختم ہونے والی ہے۔ (سیر أعلام النبلاء:۱۲/۴۴۵)

رحلت امام بخاریؒ

خلف بن محمد الخیامؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مہیب بن سلیم الکرمینی سے سنا کہ امام بخاری نے ۲۵۶ھ کو عیدالفطر کی رات انتقال فرمایا، اس وقت آپ کی عمر ۶۲ دن کم ۶۲ برس تھی' آپ گھر میں اکیلے رہتے تھے، صبح کے وقت ہم ان کے پاس گئے تو وہ فوت ہو چکے تھے۔ (سیر أعلام النبلاء:۱۲/۴۶۸)

عبدالواحد بن آدم الطواویسیؒ اپنا ایک خواب بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریمؐ کو خواب میں ایک جگہ کھڑے ہوئے دیکھا۔ کچھ صحابہ کرامؓ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ میں نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ آپؐ نے میرے سلام کا جواب مرحمت فرمایا۔ اس کے بعد میں نے گزارش کی۔ اے اللہ کے رسول! آپ یہاں کیوں کھڑے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: میں محمد بن اسماعیل البخاری کا انتظار کر رہا ہوں۔ اس کے کچھ دنوں بعد مجھے امام بخاریؒ کے انتقال کی خبر ملی تو ان کی وفات کا وقت وہی تھا جو میرے خواب کا وقت تھا۔ (سیر أعلام النبلاء ۱۲/۴۶۸)

عبدالقدوس بن عبدالجبار سمرقندی بیان کرتے ہیں کہ امام بخاری سمرقند سے تقریباً دس کلو میٹر دور واقع ایک گاؤں تنگ میں تشریف لائے' اپنے رشتہ داروں کے ہاں ایک رات آپ نے تہجد کی نماز کے بعد یہ دعا مانگی:

"اے میرے اللہ! تیری یہ زمین اپنی فراخی کے باوجود مجھ پر تنگ ہو گئی ہے' اب تو مجھے اپنے پاس بلا لے۔"

اس دعا کے ایک ماہ بعد آپ کا انتقال ہو گیا' آپ کو خرتنگ میں ہی دفن کر دیا گیا۔ (تاریخ بغداد:۲/۳۲-۳۴)

آپ کی وصیت کے مطابق آپ کو تین چادروں میں کفن دیا گیا اور تدفین کے بعد آپ کی قبر کی مٹی سے بہت زیادہ خوشبو آنے لگی۔ لوگ ان کی قبر کی مٹی اٹھانے لگے پھر اس قبر کے گرد کانٹے دار لکڑیاں کھڑی کی گئیں تاکہ لوگ مٹی نہ اٹھائیں' آپ کی قبر سے خوشبو کا عجیب منظر دیکھتے۔ آپ کے مخالفین بھی آئے اور قبر پر آ کر توبہ اور ندامت کے آنسو بہائے۔ (سیر أعلام النبلاء ۱۲/۴۶۶ وطبقات السبکی ۲/۲۳۳)

سعودی عرب اور پاکستان یک جان دو قالب ہیں

گوجرانوالہ (نمائندہ خصوصی) مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے نائب امیر اور صوبہ سندھ کے امیر مفتی محمد یوسف قصوری نے کہا ہے کہ سعودی عرب اور پاکستان یک جان دو قالب ہیں' دونوں ملکوں کے عوام کے دل ایک ساتھ دھڑکتے ہیں۔ سعودی حکومت نے ہر مشکل وقت میں پاکستان کی غیر مشروط حمایت کی ہے۔ وقت آنے پر سعودی عرب کے ساتھ تعاون کرنے سے حکومتی ہچکچاہٹ قومی وقار اور ملکی مفاد کے خلاف ہے۔ انہوں نے یہ بات شادمان ٹاؤن گوجرانوالہ میں مدرسہ سعیدہ للبنات کے ناظم اور ممتاز سماجی راہنما حاجی عبیداللہ کے صاحبزادوں سے ان کے والد کی وفات پر اظہار تعزیت کے موقعہ پر کیا۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث گوجرانوالہ سٹی کے نائب ناظم قاری مصطفیٰ ظہیر' ناظم نشر واشاعت مولانا حجاج اللہ صمدانی' شیخ الحدیث مولانا سلیمان خاں اور عرفان اللہ کاہلوں بھی موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ غیر ملکی جنگ کی صورت حال ہو' سیلاب کی تباہ کاریاں ہوں' زلزلہ متاثرین کی بحالی کا مسئلہ ہو' ایٹمی دھماکوں کے بعد غیر ملکی پابندیوں سے نبرد آزما ہونا ہو' یا معیشت کا استحکام ہو سعودی عرب نے ہمیشہ ہمارا ساتھ دیا ہے' سعودی صوبے نجران میں حوثی باغیوں کی کارروائی جس میں پاکستانی بھی شہید ہوئے ہیں سعودی عرب کی سالمیت کو چیلنج کیا گیا ہے۔ اب حکومت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ سعودی عرب کو ہر قسم کا مطلوبہ تعاون فراہم کرے اور سعودی عرب کی سالمیت کا تقاضا ہی نہیں تقدس حرمین شریفین کے لیے عملی اقدامات سے بھی گریز نہ کرے۔ اس لیے کہ یہ صرف دیرینہ برادرانہ تعلقات بلکہ غیور پاکستانی عوام کے ایمان کا معاملہ ہے۔

دعائے صحت کی اپیل

شیخ القرآن مولانا عبدالسلام السلفی ہزاروی حفظہ اللہ پچھلے 2 ماہ سے گردوں کے مرض میں مبتلا ہیں اور صاحب فراش ہیں۔ ان کے غدود کا آپریشن ہوا ہے لیکن شفاء تو اللہ کے پاس ہے۔ تمام احباب جماعت خصوصاً علماء کرام سے اپیل ہے کہ اپنی دعاؤں میں مولانا عبدالسلام کو یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ مولانا کو صحت' برکت اور ایمان والی عمر دراز عطا فرمائے تاکہ ہم ان سے دینی استفادہ کرتے رہیں۔ مولانا سے رابطہ کے لیے نمبر:

0301-8867118

المرسل: قاری عبدالرحمٰن السلفی' امام مسجد اقصیٰ اہل حدیث چک شہزاد اسلام آباد

پاک چین اقتصادی راہداری

تحریر
جناب طاہر محمود

چین ہمیشہ سے ہی پاکستان کو اپنا سچا دوست سمجھتا ہے اور پاکستان کی طرف سے بھی اس سے زیادہ جذبوں کا اظہار کیا جاتا ہے۔ ان دو ملکوں کی دوستی ان ممالک کو ایک آنکھ نہیں بھاتی جو پاکستان کو ہمیشہ کمزور دیکھنا چاہتے ہیں۔ سٹریٹیجک حوالے سے پاکستان دنیا کے ایسے خطے میں واقع ہے جہاں پوری دنیا کے ممالک کے مفادات وابستہ ہیں۔ دنیا کا کوئی بھی ملک بالواسطہ یا بلا واسطہ اس خطے سے جڑا ہوا ہے' اس وجہ سے پاکستان کی اہمیت پوری دنیا میں دو چند ہے۔ چین جو کہ پاکستان کا سچا دوست ہے اور اس دوست نے ہر اس مشکل گھڑی میں جس میں سب نے ساتھ چھوڑ دیا پاکستان کا نہ صرف ساتھ دیا بلکہ اس کی طرف اٹھنے والی ہر میلی آنکھ کو سفارتی سطح پر نیچا کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ چین اور پاکستان کی اقتصادی راہداری منصوبوں سے متعلق بھارت کے تحفظات بلا وجہ ہیں۔ اس منصوبے کو ہمارا ازلی دشمن بھارت سبوتاژ کرنا چاہتا ہے۔ چین پاکستان اقتصادی راہداری جو کہ بہت بڑی سرمایہ کاری ہے' دونوں ممالک (پاکستان اور چین) نے تہیہ کیا ہوا ہے کہ اس کو پایہ تکمیل تک پہنچانا ہے۔ کیونکہ یہ راہداری منصوبہ پورے خطے کے لیے مفید ہوگا۔ اس منصوبے کا اعلان رواں سال اپریل کے مہینے میں چین کے صدر شی جن پنگ کے دورہ پاکستان کے دوران کیا گیا تھا۔ اس دورے کے دوران دونوں ملکوں کے درمیان 46 ارب ڈالر کے جن 51 معاہدوں پر دستخط کیے گئے' اُن میں سے 30 سے زائد منصوبے اقتصادی راہداری سے متعلق تھے۔

اقتصادی راہداری کے منصوبوں کے تحت چین کے شہر کاشغر سے پاکستان کے ساحلی شہر گوادر تک مواصلات، بنیادی ڈھانچے اور صنعتوں کا ایک جال بچھایا جائے گا' یہ منصوبے پاکستان کی قسمت بدلنے کا سبب بنیں گے۔ اگرچہ ملک کی تمام سیاسی جماعتیں چین کی طرف سے ان منصوبوں میں سرمایہ کاری کی معترف ہیں لیکن بعض جماعتوں کی طرف سے یہ کہہ کر ان پر تحفظات کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ بعض من پسند علاقوں کو فائدہ پہنچانے کے لیے اس اقتصادی راہداری کے منصوبے کے روٹ میں تبدیلی کی گئی ہے۔ حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں بلکہ یہ ہمارے دشمن کی طرف سے اس منصوبے میں رکاوٹ ڈالنے کی ایک بھونڈی کوشش ہے جو ہمارے اتحاد سے ناکام ہوگی۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بعض نام نہاد سیاستدان بھارت کا آلہ کار بن کر اس منصوبے پر بلا وجہ واویلہ کر رہے ہیں۔ حکومت کی طرف سے سیاسی جماعتوں کے تحفظات کو دور کرنے کے لیے دو مرتبہ کل جماعتی کانفرنس بلائی گئی جس کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ اس راہداری کے سب سے غیر متنازعہ مغربی حصے کے منصوبوں پر سب سے پہلے کام شروع کیا جائے گا۔

پاک چین اقتصادی راہداری کے بارے میں آخر کار بھارتی موقف منظر عام پر آ گیا۔ بھارت نے اس منصوبے کی علانیہ مخالفت کر دی۔ اس سے قبل بھارتی خفیہ ایجنسی مذکورہ منصوبے کو سبوتاژ کرنے کے لئے مختلف ہتھکنڈے اختیار کئے ہوئے تھی مگر اب بلی تھیلے سے باہر آ ہی گئی ہے۔ بھارتی وزیر خارجہ شسما سوراج نے کہا ہے کہ ان کا ملک ہمسایہ ملک چین اور پاکستان کے درمیان اقتصادی راہداری کے سخت خلاف ہے۔ وزیراعظم نریندر مودی جب گزشتہ ماہ چین گئے تو مذاکرات کے دوران انہوں نے اس منصوبے کی سخت مخالفت کی تھی۔ چین کی وزارت خارجہ کے ترجمان نے بھارتی اعتراضات کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں اقتصادی راہداری کا منصوبہ کسی تیسرے فریق کے خلاف نہیں ہے۔ راہداری کی تعمیر پاکستان اور چین کی عمومی ترقی کے لئے انتہائی اہم ہے۔ مسئلہ کشمیر دونوں ممالک کے درمیان مذاکرات اور مشاورت سے حل ہونا چاہیے۔ ترجمان نے مزید کہا کہ تمام شعبوں میں طویل المدتی تعاون کے فروغ کے لئے دونوں ممالک نے چین پاکستان اقتصادی راہداری کا ایک فریم ورک تیار کیا ہے جو چین کے چائنا بیلٹ اینڈ روڈ کے تحت ایک اہم پروجیکٹ ہے۔ ترجمان نے کہا کہ اقتصادی راہداری کی تعمیر چین پاکستان کی عمومی ترقی' علاقائی روابط بڑھانے' خطے کے امن واستحکام اور ترقی کے لئے انتہائی اہم ہے۔

بھارت سمجھتا ہے کہ اس منصوبے سے شاید چین براہ راست کشمیر کے معاملے میں داخل ہو رہا ہے' کشمیر ایک ایسا معاملہ ہے جو پاکستان اور بھارت کی تاریخ سے جڑا ہے اور پاکستان کا ہمیشہ اس پر موقف بڑا واضح رہا ہے۔ اس سے قبل بھارت نے آزاد کشمیر میں نیلم جہلم پروجیکٹ میں چین کی معاونت پر بھی شدید اعتراضات کئے تھے جنھیں چین اور پاکستان نے مسترد کر دیا تھا۔ اب اقتصادی راہداری پر بھی اس کے اعتراضات کو چین نے سختی سے مسترد کر دیا ہے۔ آزاد کشمیر سے راہداری پر اعتراض کو بھارت نے خواہ مخواہ ایک جواز بنایا ہے ایسا جواز جس کی کوئی بنیاد نہیں۔ درحقیقت وہ پاکستان کے معاشی استحکام کے خلاف ہے۔ کوئی بھی ایسا منصوبہ جو پاکستان کی معیشت کو مضبوط بناتا ہو بھارت کے لئے قابل قبول نہیں ہوتا۔ وہ پاکستانی سیاست میں موجود اپنے ہمنواؤں کے ذریعے اسے کسی نہ کسی طرح سبوتاژ کرنے کی مذموم کوششیں کرتا ہے۔ اقتصادی راہداری کے معاملے میں نہ صرف چین نے بھارتی اعتراض کو یہ کہہ کر مسترد کیا ہے کہ یہ کسی تیسرے فریق کے خلاف نہیں بلکہ پاکستان اور چین کی معاشی وسماجی ترقی اور خطے کے مفاد میں ہے۔ چین نے اقتصادی راہداری کی طرح کشمیر پر بھارت کے موقف کو بھی رد کر دیا ہے۔ بھارتی اعتراضات کے منظر عام پر آنے سے پہلے پاکستان کی تمام سیاسی جماعتوں نے اقتصادی راہداری پر اتفاق رائے کیا ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ پاک چین راہداری پر بھارتی موقف کے واضح ہونے کے بعد اب تمام سیاسی جماعتیں اور پوری پاکستانی قوم معاشی استحکام کے اس قومی منصوبے کو پورے شدومد کے ساتھ انجام تک پہنچائے۔ یہی عزم عظیم دوست ملک چین کا بھی ہے' دونوں کو مل کر اس کے خلاف سازشوں اور رکاوٹوں کا مقابلہ کرنا ہے۔ بھارت اور ملک دشمن دوسری تمام قوتوں کو یہ پیغام دینا ہوگا کہ ہمارے لئے اپنے وطن سے بڑھ کر کوئی چیز عزیز نہیں' جس کے لئے ہمارے آپس کے نظریاتی اختلافات کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔

❀❀❀❀❀

برما میں مسلمانوں کا قتل عام

تحریر
جناب امیر افضل اعوان

عالمی منظر نامہ پر نظر ڈالی جائے تو دنیا کی آبادی کے تیسرے حصہ پر مشتمل مسلمان یہود ونصاریٰ کی سازشوں کے طفیل آج نہ صرف اپنی شناخت کھوتے نظر آرہے ہیں بلکہ انہیں فرقہ واریت، علاقائی تقسیم اور رنگ و نسل کی بنیاد پر مختلف گروہوں میں تقسیم در تقسیم کرنے کا سلسلہ پوری طرح جاری نظر آتا ہے۔ دنیا میں مسلمان یہود ونصاریٰ کی سازشوں کا شکار ہو کر اپنی عظمت رفتہ سے یکسر محروم ہوتے اور اسلام دشمن عناصر کے ہاتھوں میں کھلونا بن چکے ہیں۔ کیفیت یہ ہے کہ آج دنیا میں جہاں بھی نظر ڈالی جائے مسلمان پا بہ زوال نظر آتے ہیں۔ کشمیر وفلسطین تو پہلے ہی امت مسلمہ کے رستے ہوئے زخم تھے مگر اب ان زخموں میں افغانستان، عراق، فلپائن، ایریٹریا، یمن، لیبیا، مراکش اور صومالیہ کے علاوہ ترکی، مصر، شام اور پاکستان وبنگلہ دیش سمیت دیگر ممالک کا بھی اضافہ ہو چکا ہے۔ بالخصوص برما میں مسلمانوں کا قتل عام امت مسلمہ کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ ان مسلم ممالک میں جہاں عملاً سوچی سمجھی سازشوں کے تحت مسلم حکومتوں کو کمزور و بے بس کرتے ہوئے ایک طرف کٹھ پتلی حکمران مسلط کئے جا چکے ہیں تو دوسری جانب مسلم امہ کو معاشرتی، اخلاقی، مذہبی، علاقائی و لسانی بنیادوں کے ساتھ ساتھ رنگ ونسل کی بنیاد پر تقسیم در تقسیم کئے جانے کا سلسلہ پورے زور و شور کے ساتھ جاری ہے۔ امت مسلمہ کے خلاف گرچہ دشمنان اسلام روز اول سے مصروف عمل تھے مگر گذشتہ صدی کے آغاز میں یہ صورتحال ایک نیا رخ اختیار کرتے ہوئے مزید مکروہ شکل میں سامنے آگئی۔

1917ء میں برطانیہ اور فرانس کے وزرائے خارجہ کے مابین طے پانے والے معاہدہ سائیکس، پیکو کے تحت عالم اسلام کی بندر بانٹ کی گئی اور بالشویک انقلاب کے بعد سویت یونین نے وسطی ایشیاء کے مسلمانوں کو نرغے میں لے لیا۔ دشمنان اسلام نے ملت کے اندر ہی اقتدار کا لالچ دے کر غدار چنے اور تجوریوں کے منہ کھول دیئے۔

اسلام دشمن عناصر نے 57 ممالک اور مختصر و متخاصم ریاستوں پر مشتمل عالم اسلام کو آج بھی یرغمال بنا رکھا ہے۔ مسلم ممالک میں بیرونی مداخلت ہر گزرتے دن کے ساتھ جارحانہ صورت اختیار کرتی جارہی ہے۔ مشرقی تیمور اور جنوبی سوڈان کو الگ کرنے کے بعد اب دیگر ممالک میں تقسیم کا زہر بویا جارہا ہے۔ عراق میں امریکی قبضہ کے بعد فرقہ واریت کا بیج بویا گیا اور آج حالات یہ ہیں کہ شمال میں واقع کرد علاقہ اب ایک الگ ریاست کی حیثیت اختیار کر چکا ہے کہ جہاں پرچم، پارلیمنٹ حتیٰ کہ ایگ کرنسی کی بنیاد رکھی جا چکی ہے۔ بنگلہ دیش میں 43 سال پرانے مردے اکھاڑے جا رہے ہیں اور 1971ء میں ہونے والے قتل عام کے یک طرفہ مقدمات چلائے جارہے ہیں۔ متعدد افراد کو گرفتار کر کے کئی ایک کو پھانسی، عمر قید یا تاحیات قید کی سزائیں سنائی جا چکی ہیں۔ بھارت اور کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں حد سے تجاوز کر چکی ہیں اور باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتارا جارہا ہے۔

مارچ 2010ء میں ہونے والے مسلم کش فسادات اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہیں جس میں 2 ہزار سے زائد مسلمان قتل، 6 ہزار سے زائد زخمی اور لاکھوں بے گھر ہوگئے۔ مصر میں محمد مرسی کی منتخب حکومت کو ایک سال کے قلیل عرصہ بعد آمریت کی بھینٹ چڑھا دیا گیا۔ ہمسایہ ملک بھارت میں مودی سرکار ایک بار پھر مسلمانوں کے خلاف پوری قوت کے ساتھ چڑھائی میں مصروف ہے اور کشمیر میں بھی پاکستان اور آزادی کا نام لینا ایسا ناقابل معافی جرم بن چکا ہے کہ جس کی پاداش میں معافی کا کوئی تصور موجود نہیں۔

برما میں مسلمانوں کی شہادتوں کا لامتناہی سلسلہ پورے زور و شور کے ساتھ جاری ہے اور اس حوالہ سے اقوام عالم حسب سابق خاموش تماشائی کا کردار ادا کرنے میں مصروف۔ زمینی حقائق پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ برما کے مسلمانوں کی کل آبادی 22 لاکھ ہے جن میں سے 7 لاکھ افراد بھارت، بنگلہ دیش، پاکستان اور ملائیشیا میں خانہ بدوشی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہیں، 2 لاکھ مہاجرین بنگلہ دیش میں جائے پناہ کی تلاش میں ہیں جب کہ ایک سے دو لاکھ افراد پاکستان اور ملائیشیا میں کسمپرسی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ بھارت میں بھی چند ہزار خاندان خانہ بدوشی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہیں، جب کہ برما کے روہنگیا مسلمان اس وقت دنیا کی مظلوم اور ستم رسیدہ ترین اقلیت ہے جن پر ظلم وستم کے حوالہ سے بودھ قبائل کے حوصلے ہر گزرتے دن کے ساتھ بڑھتے چلے جارہے ہیں۔ یہاں مسلمانوں کی نسل کشی اور مسلم خواتین کی اجتماعی آبرو ریزی بھی معمول کا حصہ بن چکی ہے۔ اس ابتر صورت حال کے تناظر میں وہاں کی جمہوریت پسند لیڈر آن سان سوچی جنہیں مسلمانوں نے ہمیشہ ووٹ اور سپورٹ فراہم کی وہ بھی مسلمانوں کی ہمدرد نہیں بلکہ ان کی طرف سے یہ غیر ذمہ دارانہ بیان سامنے آیا ہے کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ روہنگیا مسلمان میانمار کے شہری ہیں یا نہیں۔ توجہ فرمایئے کہ جب برما کی حکومت ہی ان مسلمانوں کو اپنا شہری تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں تو بودی قبائل کے حوصلے بلند کیوں نہ ہوں گے۔ اس پر ستم کی انتہا تو یہ کہ برما کے ہمسایہ مسلم ملک بنگلہ دیش نے خود کو غریب ملک قرار دے کر ان مہاجرین کو اپنے ہاں رکھنے اور انہیں قیام وطعام کی سہولیات فراہم کرنے سے بھی انکار کر دیا ہے کہ ہم ان اخراجات کے متحمل نہیں ہو سکتے۔

برما کے روہنگیا مسلمان اس وقت دنیا کی مظلوم اور ستم رسیدہ ترین اقلیت ہے جن پر ظلم وستم کے حوالہ سے بودھ قبائل کے حوصلے ہر گزرتے دن کے ساتھ بڑھتے چلے جارہے ہیں۔ یہاں مسلمانوں کی نسل کشی اور مسلم خواتین کی اجتماعی آبرو ریزی بھی معمول کا حصہ بن چکی ہے۔

باقی صفحہ ۶۶ پر

غزوۂ سفوان یعنی اولین معرکۂ بدر

تحریر: جناب پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی

مدینہ منورہ سے تقریباً تین میل دور ''جرف'' کے قریب ''وادیٔ عقیق'' میں ''بتناء'' نامی پہاڑ کے دامن میں مسلمانوں کی ایک سرکاری چراگاہ تھی جہاں رسول اللہ ﷺ کے اور مسلمانوں کے اونٹ چرا کرتے تھے۔

ہجرت کے دوسرے سال ماہ ربیع الاول میں کُرز بن جابر فہری نے اپنے کچھ ساتھیوں کے ہمراہ اس چراگاہ پر حملہ کر کے رسول اللہ ﷺ کے اونٹ لوٹ لیے اور فرار ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ کو پتہ چلا تو آپ نے سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر فرمایا اور ستر جاں نثاروں اور جاں فروشوں کو ہمراہ لے کر اونٹ چھڑوانے کے لیے کُرز کا تعاقب کیا۔

آپ ﷺ بدر کے قریب ''وادیٔ سفوان'' تک گئے مگر کُرز اور اس کے ساتھی بہت دور نکل گئے تھے۔ وہ مسلمانوں کے ہاتھ نہ آئے۔

اسی غزوے میں مسلمانوں کا جھنڈا سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھا اور یہ سفید رنگ کا تھا۔

وجہ تسمیہ:

چونکہ آپ ﷺ کفار کا تعاقب کرتے ہوئے وادیٔ سفوان تک تشریف لے گئے تھے۔ اس لیے اس غزوے کا نام ''غزوۂ سفوان'' ہے۔ نیز چونکہ یہ وادی' بدر کے نواح میں ہے اس لیے مؤرخین واصحاب سیر اس غزوے کو ''غزوۃ بدرالاولیٰ'' یعنی ''اولین معرکۂ بدر'' بھی لکھتے ہیں۔ (البدایہ والنہایہ: ج ۳' ص ۲۴۷۔ الطبقات لابن سعد: ج ۲' ص ۹۔ الرحیق المختوم: ص ۲۷۲۔ رحمۃ للعالمین: ج ۱' ص ۱۰۸)

کرز بن جابر فہری:

کرز بن جابر بن حسیل بن احب بن فہر بن مالک' القرشی' الفہری۔

یاد رہے کہ انہوں نے بعد میں اسلام قبول کر لیا تھا اور بہترین مسلمان ثابت ہوئے اور خوب بڑھ چڑھ کر کارہائے نمایاں سرانجام دیئے اور بالآخر خلعت شہادت سے سرفراز ہو کر مکین خلد بریں ہوئے۔

ہجرت کے چھٹے سال ماہ شوال میں عکل اور عُرینہ قبیلوں کے آٹھ آدمیوں نے مدینہ منورہ آ کر اسلام قبول کیا اور یہیں رہنے لگے۔

صحیح بخاری میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان مروی ہے کہ ان لوگوں کو مدینہ منورہ کی آب وہوا راس نہ آئی اور ان کے پیٹ پھول گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ مدینہ منورہ سے تقریباً چھ میل کے فاصلے پر ''قباء'' کے نواح میں ''جبل عیر'' کے قریب ''ذوالجدر'' کے مقام پر چراگاہ میں ہمارے اونٹ چرتے ہیں تم وہاں چلے جاؤ اور وہاں اونٹنیوں کا دودھ اور پیشاب (بطور دوا وعلاج) پیا کرو۔ وہ وہاں چلے گئے اور اس نسخۂ نبوی پر عمل کیا۔ جس کے نتیجے میں وہ صحت یاب ہو گئے۔

صحت یاب ہونے کے بعد موقع ملنے پر وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام اور اس کے باقی ساتھیوں کو جو کہ وہاں اونٹوں کے چرواہے اور رکھوالے تھے' ان سب کو قتل کر کے اونٹوں کو ہانک لے گئے۔

ان ظالموں نے ان بے گناہ مسلمان چرواہوں کو انتہائی سفاکی اور بے دردی سے قتل کیا' ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے' ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیریں' ان کی زبانوں اور آنکھوں میں کانٹے چبھو چبھو کر بہت زیادہ ایذائیں دیں اور ان اللہ والوں نے انتہائی بے بسی کے عالم میں جانیں دیں۔

رسول اکرم ﷺ کو اس اندوہ ناک سانحہ کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے بیس گھڑ سواروں کو ان کے تعاقب میں بھیجا۔ یہی کُرز بن جابر فہری جو کہ اس واقعہ سے قبل مشرف بہ اسلام ہو چکے تھے' اس گھڑ دستے کے قائد اور رئیس تھے۔ انہوں نے لٹیروں اور ڈاکوؤں کا پیچھا کر کے ان ظالموں کو جالیا اور گرفتار کر کے مدینہ منورہ لے آئے۔

اللہ کے رسول ﷺ اس وقت مدینہ منورہ کے نواحی جنگل ''غابہ'' میں تھے۔

سیدنا کُرز رضی اللہ عنہ ان قیدیوں کو لے کر ادھر ہی چلے گئے تو ''غابہ'' کے مقام پر آنحضرت ﷺ سے ان کی ملاقات ہوئی۔ یہ ایک نشیبی جگہ تھی۔ جہاں مدینہ منورہ اور اطراف کے سیلابوں اور بارشوں کا پانی بہہ کر اس وادی میں پہنچتا اور بہتا تھا۔ اس لیے اس جگہ کو ''مجتمع السیول'' کہا جاتا تھا۔

آنحضرت ﷺ نے ان ظالم' سفاک' مرتدین کو کیفر کردار تک پہنچاتے ہوئے ان کے ہاتھ پاؤں کٹوا کر اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیر کر دھوپ میں سنگلاخ تپتے میدان میں پھینکوا دیا۔ وہ ظالم اسی حالت میں تڑپ تڑپ کر مر گئے۔

اللہ تعالیٰ نے اسی واقعہ کے سلسلے میں یہ آیت نازل فرمائی:

﴿إِنَّمَا جَزَاؤُا الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ وَ يَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَ أَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ (المائدہ: ۵/۳۳)

''جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ سے لڑائی کرتے ہیں اور زمین میں دنگا فساد بپا کرنے کے لیے تگ ودو کرتے ہیں وہ اس لائق ہیں کہ انہیں قتل کر دیا جائے یا سولی پر لٹکا دیا جائے یا ان کے ہاتھ پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دیئے جائیں یا انہیں جلا وطن کر دیا جائے۔ یہ ذلت ورسوائی تو ان کے لیے دنیا میں ہے اور آخرت میں ان کے لیے اس سے بھی بڑا عذاب (سزا) ہے۔''

اس کے بعد آپ ﷺ نے کسی کی آنکھوں میں گرم سلائیاں نہیں پھروائیں۔ اس سانحہ میں آپ کی پندرہ اونٹنیاں لوٹ لی گئی تھیں۔ سب واپس ہوئیں۔ البتہ ایک اونٹنی جس کا نام ''الحناء'' تھا وہ نہ ملی۔ اس کے متعلق ان سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے بتلایا کہ وہ اسے ذبح کر کے کھا گئے ہیں۔ (الطبقات لابن سعد: ج ۲' ص ۹۳)

سیدنا کُرزؓ کی شہادت:

ان سفاک مرتدین کے تعاقب میں جانے والے یہی سیدنا کُرز رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں داخلے کے وقت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے دستے میں شامل تھے۔ اُن کا اور سیدنا حُبیش رضی اللہ عنہ کا مشرکین سے ٹکراؤ ہو گیا۔ جس کے نتیجے میں سیدنا حُبیش رضی اللہ عنہ رتبۂ شہادت پر فائز ہوئے تو سیدنا کرز رضی اللہ عنہ نے ان کی میت کی حفاظت کرنے کے ساتھ ساتھ دشمن سے بھی مقابلہ جاری رکھا۔ بالآخر خود بھی جامِ شہادت نوش فرما کر فائز المرام اور مکین خلد بریں ہوئے۔ (رضی اللہ عنہما وارضاھما. آمین)

دعوت اور کھانے کے آداب

تحریر
مولانا غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

دعوتیں، ضیافتیں تقریبات اجتماعی زندگی کا حصہ ہیں، اسلام کی نظر میں مسلمانوں کا طیبات پر جمع ہونا مستحسن ہے۔ قبولِ دعوت سنت اور شعار اسلام ہے۔ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق ہے کہ وہ اس کی دعوت کو قبول کرے۔ ہمارے ہاں ولیمہ کی دعوت وتقریب میں خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے۔ ان دعوتوں کی اہمیت مندرجہ ذیل احادیث سے عیاں ہے۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ''جب آپ میں سے کوئی اپنے بھائی کو ولیمہ وغیرہ کی دعوت دے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے قبول کرے۔'' (صحیح مسلم: ۱۴۲۹(۱۰۰))

نیز نبی کریم ﷺ کا فرمانِ گرامی ہے:

''بے برکت اور اجر وثواب سے خالی کھانوں میں سے ولیمہ کا وہ کھانا ہے، جس میں امیروں، وزیروں کو تو مدعو کیا جاتا ہے، مساکین وفقراء کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ جو دعوت قبول نہ کرے وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا نافرمان ہے۔''

(صحیح بخاری: ۵۱۷۷، صحیح مسلم: ۱۴۳۲)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''دعوت پر بلایا جائے تو دعوت قبول کرے، اگر حالتِ روزہ میں ہو تو (برکت کی) دعا دیدے، اگر روزہ دار نہیں تو کھانا کھالے۔'' (صحیح مسلم: ۱۴۳۱)

تاسف ہے کہ مسلمان ان دعوتوں میں نبی کریم ﷺ کی سنتوں کا خون کرتے ہیں، کفار کی دیکھا دیکھی کھانے کے شرعی آداب کو ملحوظ نہیں رکھا جاتا۔ شادی بیاہ کی تقریبات چوکوں، چوراہوں، گلیوں اور سڑکوں پر منعقد کی جاتی ہیں۔ یہ خلافِ ادب وتہذیب ہے اور باعثِ ایذا ہے۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

راستوں پر بیٹھنے سے بچو، صحابہ کرام کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں، ہم بیٹھ کر (ضروری) باتیں کرتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر انکار کرو (بیٹھنا ہی ہے) تو راستے کا حق ادا کرو۔ صحابہ عرض گزار ہوئے کہ راستے کا حق کیا ہے؟؟ فرمایا: نگاہیں نیچی رکھو۔ ایذا رساں چیزوں کو راستے سے دور کرو، سلام کا جواب لوٹاؤ، نیکی کا حکم دو، برائی سے روکو۔ (صحیح بخاری، ۶۲۲۹، صحیح مسلم: ۲۱۲۱)

اس فرمانِ نبوی کے پیشِ نظر ہمیں اپنا محاسبہ کرنا ہوگا کہ آیا ہم ان پاکیزہ تعلیمات کا کتنا لحاظ کرتے ہیں، ہمارا معاملہ اس کے برعکس ہے۔ گزرگاہوں کو مسدود کر دیا جاتا ہے جس سے راہگیروں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کھونٹے روڈ میں گاڑ دیئے جاتے ہیں جن سے سڑکیں ٹوٹ پھوٹ جاتی ہیں۔ ڈیک لگا کر شرفاء کو ستایا جاتا ہے۔ مرد وزن کے اختلاط سے حیا باختہ مناظر پیش کیے جاتے ہیں۔ تصویر اتارنا، ناچ گانا، لڈی بھنگڑا اور آتش بازی کا مظاہرہ کر کے قومی املاک کو برباد کیا جاتا ہے۔ ہوائی فائرنگ، جس سے کتنی ہلاکتیں واقع ہو جاتی ہیں، فحاشی وعریانی عروج پر ہوتی ہے۔

اسراف وتبذیر میں پڑ کر شیطان کے ساتھ بھائی چارہ کا رشتہ قائم کیا جاتا ہے، مغربی تہذیب کو اپنایا اور اسلامی تہذیب کو للکارا جاتا ہے۔

للہ! محمد ﷺ کے اسوہ حسنہ کو مشعل راہ بنالیں!

دوسری بات یہ ہے کہ دعوت مختصر ہو، ایک دو کھانوں پر اکتفا کرنے میں عافیت ہے۔ اس سے آدمی فضول خرچی سے بچ جاتا ہے اور زیادہ مہمان کھانا کھا سکتے ہیں۔

کھانوں میں تکلفات سے اجتناب برتا جائے، دعوت میں امیر وغریب برابر کے شریک ہوں، کوشش کریں کہ نیک اور شریف لوگ آپ کا مال کھائیں۔ اسراف وتبذیر سے مجتنب ہو کر ریاکاری اور دکھاوا کو بالائے طاق رکھ کر سنتِ نبوی کو پیش نظر رکھ کر لوجہ اللہ دعوت دی جائے۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی نصیب ہوگی، باہمی محبت ومودت بڑھے گی۔ ایثار وقربانی کا جذبہ صادقہ پروان چڑھے گا۔

دیکھنے میں آتا ہے کہ مدعوین کھانے پر ٹوٹ پڑتے ہیں، دھوتک دھتیا برپا ہوتا ہے، صبر وتحمل اور تہذیب و شرافت کا جنازہ نکل جاتا ہے۔ ہر کوئی دوسرے سے سبقت لے جانے کی ناکام کوشش کرتا ہے۔ چاہیے تو یہ کہ حاضرین باوقار طریقہ سے کھانے کی طرف بڑھیں، دوسروں کو اپنے آپ پر ترجیح دیں، بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کریں۔

عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ نے کھانے کے آداب سے یوں شناسا کیا:

''اے بیٹا! (کھانے کے شروع میں) اللہ کا نام لے یعنی بسم اللہ پڑھ، دائیں ہاتھ سے کھا اور اپنے سامنے سے کھا۔'' (صحیح بخاری: ۵۳۷۶، صحیح مسلم: ۲۰۲۲)

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب کبھی ہم نبی کریم ﷺ کی معیت میں کھانا کھاتے تو اس وقت تک کھانے میں ہاتھ نہ ڈالتے، جب تک آپ ﷺ شروع نہ فرماتے۔ ایک مرتبہ ہم آپ ﷺ کے ساتھ کھانے پر جمع ہوئے، ایک بچی یوں دوڑتی ہوئی آئی جیسے اسے دھکیلا جارہا ہو۔ آکر اس نے کھانے میں ہاتھ ڈالنا چاہا، رسول کریم ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک دیہاتی نے اس طرح آکر ہاتھ ڈالنا چاہا تو آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا اور فرمایا: اگر کھانے پر اللہ کا نام نہ لیا جائے تو شیطان اسے اپنے لیے حلال کر لیتا ہے، وہ اس بچی کے ساتھ آیا تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر اس دیہاتی کے ساتھ آکر اس نے کھانا اپنے لیے حلال کرنا چاہا تو میں نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' شیطان کا ہاتھ بچی کے ہاتھ کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے۔ (صحیح مسلم: ۲۰۱۷)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ کھانے کی مجلس میں اگر علماء وفضلاء اور صلحاء موجود ہوں تو وہ پہل کریں، ساتھ دوسرے لوگ شریک ہو جائیں۔ اگر بچے ہوں تو ان کو اپنے ساتھ کھانے میں شریک کریں۔ علیحدہ کھانا ڈال کر مت دیں، اس سے کھانا ضائع ہو جاتا ہے، بچے سیر ہو

کر کھانا بھی نہیں کھا سکتے۔ اگر کھانے کے شروع میں ''بسم اللہ'' پڑھنا بھول گئے تو یاد آنے پر ''بسم اللہ اولہ و آخرہ'' پڑھیں۔ (مسند احمد: ۶/ ۲۰۷، ۲۰۸، سنن ابی داؤد: ۳۷۶۷، سنن الترمذی: ۱۸۵۸، وقال ''حسن صحیح'' مستدرک حاکم: ۴/ ۱۰۸، وقال ''صحیح الاسناد'' وسندہ صحیح)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۵۲۱۴) اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے بھی ''صحیح'' کہا ہے۔ کھانے کے آداب میں انتہائی ضروری ادب یہ بھی ہے کہ کھانا دائیں ہاتھ سے کھایا جائے۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ، شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔'' (صحیح مسلم: ۲۰۱۹)

مسلمانوں کی غفلت کا یہ عالم ہے کہ ان کو پتہ ہی نہیں کہ کھانا کون سے ہاتھ سے تناول کرنا ہے، کفار کی تقلید میں بائیں ہاتھ سے کھاتے پیتے نظر آتے ہیں، بلکہ بعض جگہوں میں ایسے سائن بورڈ دیکھے گئے جن پر بائیں ہاتھ سے کھانا پینا دکھایا گیا ہے۔ یہ اسلامی تعلیمات سے انحراف و اعراض کی دلیل ہے اور اسلامی اقدار کو پامال کرنے کے مترادف ہے۔

بسیار خوری سے بچیں، ضرورت کے مطابق کھانا ڈالیں، طلب ہو تو دوبارہ بھی لیا جا سکتا ہے، جب ضرورت سے زائد کھانا لیا جائے گا تو ضائع ہو جائے گا۔ صبر و تحمل کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان گرامی ہے: ''ایک کا کھانا دو کو، دو کا کھانا چار کو، چار کا کھانا آٹھ آدمیوں کو کفایت کرتا ہے۔'' (صحیح مسلم: ۲۰۵۹)

کھانا ضائع کرنا کفرانِ نعمت ہے، اسے ضائع ہونے سے بچایئے۔ برتن اچھی طرح صاف کیا جائے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب لقمہ گر جائے تو اسے اٹھا لے اور پونچھ کر کھا لے۔ اس کو شیطان کے لئے نہ چھوڑے، اپنے ہاتھ کو رومال سے نہ پونچھے جب تک انگلیاں چاٹ نہ لے، وہ نہیں جانتا کہ کھانے کے کونسے حصے میں برکت رکھی گئی ہے۔ (صحیح مسلم: ۲۰۳۳/ ۱۳۴۶)

جب لقمہ اٹھا کر کھانے کا حکم ہے تو پلیٹ میں کھانا چھوڑ کر ضائع کر دینا کہاں کا ادب ہے؟ حدیث پاک میں تو انگلیاں چاٹنے سے پہلے رومال (ٹشو پیپر) استعمال کرنے کی اجازت نہیں، کہیں انگلیوں کے ساتھ لگا ہوا کھانا ضائع کر کے برکت کو ضائع نہ کر دیں۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب کوئی کھانا کھائے تو اپنی انگلیوں کو (رومال، ٹشو پیپر) سے صاف نہ کرے، یہاں تک کہ وہ انگلیاں خود چاٹ لے یا دوسرے کو چٹا دے۔'' (صحیح بخاری: ۵۴۵۶، صحیح مسلم: ۲۰۳۱، (۱۲۹)

یہ حسنِ معاشرت کی بے نظیر مثال ہے کہ ایک مسلمان کا دل دوسرے کے بارے میں اتنا صاف ہو کہ اس کی انگلیاں چاٹ کر صاف کرنے میں بھی تنفیر و تحقیر محسوس نہ کرے۔ جب کھانا ایک ہی جنس کا ہو تو اپنے سامنے سے کھانا چاہیے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ''جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو پیالے (برتن) کے درمیان سے نہ کھائے، پیالے (برتن) کے کناروں سے کھاؤ، کیونکہ برکت درمیان میں نازل ہوتی ہے۔ (سنن ابی داؤد، ۳۷۷۲، وسندہ صحیح)

چھوٹے چھوٹے لقمے لیے جائیں، خوب چبا کر کھانا کھایا جائے، منہ بند کر کے چبایا جائے، گرم کھانے سے اجتناب برتا جائے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

''بھاپ نکلنے تک کھانا نہ کھایا جائے۔''

(السنن الکبریٰ للبیہقی: ۷/ ۲۸۰ وسندہ حسن)

کھانے کے ساتھ ہاتھ صاف کرنا قبیح عادت ہے، کھانا بیٹھ کر کھایا جائے۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ دو یا تین سانسوں سے پانی پیتے تھے۔ (صحیح بخاری: ۵۶۳۱، صحیح مسلم: ۲۰۲۸)

پانی پیتے وقت برتن میں سانس لینا اور پھونکنا منع ہے۔ (مسند الحمیدی: ۵۲۵، سنن ابی داؤد: ۳۷۲۸، سنن الترمذی: ۸۱۸، سنن ابن ماجہ: ۳۴۳۹، وسندہ صحیح)

کھانے میں عیب مت ٹٹولیں، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ نے کبھی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر کوئی چیز اچھی لگتی تو کھا لیتے، اگر ناپسند ہوتی تو ترک کر دیتے تھے۔'' (صحیح بخاری: ۵۴۰۹، صحیح مسلم: ۲۰۶۴)

کھانا کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی تعریف کریں، اس میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ جو دعائیں نبی کریم ﷺ نے سکھائی ہیں وہ پڑھیں اور کھانا پیش کرنے والوں کے حق میں بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق دے۔ آمین!

❀❀❀❀❀

تحفظ حرمین شریفین سیمینار۔ حیدر آباد

❀ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے نائب امیر علامہ عبدالرشید حجازی نے کہا ہے کہ حرمین شریفین کے لیے ہر مسلمان اپنی جان اور مال کو قربان کرنا اپنے ایمان کا حصہ سمجھتا ہے۔ ہم وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف اور جنرل راحیل شریف سے مطالبہ کرتے ہیں کہ سعودی عرب کے لیے پاک فوج کو جلد از جلد روانہ کیا جائے۔ وہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع حیدر آباد کے زیر اہتمام حیدر آباد پریس کلب آڈیٹوریم میں ''تحفظ حرمین شریفین سیمینار'' سے خطاب کر رہے تھے۔ سیمینار سے مرکزی ناظم تبلیغ صاحبزادہ عبدالباسط شیخوپوری، صوبائی امیر مفتی محمد یوسف محمدی، سینئر نائب صدر امیر عبداللہ فاروقی، مفتی خالد اکرم مدنی، شکیل احمد قریشی، سید محمد اسحاق محمدی اور دیگر علماء کرام نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان ایسی مذہبی اور سیاسی جماعت ہے جو نظریہ پاکستان پر مکمل یقین رکھتی ہے۔ تحریک پاکستان میں جماعت اہل حدیث نے مؤثر کردار ادا کیا اور استحکام پاکستان کے لیے علامہ ساجد میر کی امارت اور ڈاکٹر حافظ عبدالکریم MNA کی نظامت میں پاکستان کو فلاحی ریاست بنانے کے لیے کوشاں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں دہشت گردی کے خلاف پاک فوج کے آپریشن ضرب عضب کی مکمل حمایت کرتے ہیں، اسی طرح یمن میں حوثی باغی دہشت گردوں کی بھی بھرپور مذمت کرتے ہیں۔ سعودی عرب کی طرف سے دہشت گردوں کے خلاف جاری آپریشن کی مکمل حمایت کرتے ہیں، سعودی عرب پاکستان کا خیر خواہ ہمدرد، دوست و بھائی ہے جس نے ہر مشکل گھڑی میں پاکستان کا ساتھ دیا۔ انہوں نے کہا کہ حرمین شریفین مسلمانوں کے دلوں کی دھڑکن اور ایمان کا حصہ ہے۔ حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے مرکزی جمعیت اہل حدیث ملک گیر سطح پر مہم چلا رہی ہے۔ اس سلسلے میں سیمینارز، کانفرنسز اور اجتماعات کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حرمین شریفین اور سعودی عرب کے دفاع کے لیے پاک فوج کو جلد از جلد روانہ کیا جائے۔ سعودی عرب سے محبت کا اظہار کیا جائے۔ سیمینار میں سعودی عرب سمیت عرب ممالک میں دہشت گردانہ کاروائیوں اور خودکش حملوں کی بھرپور مذمت کی گئی اور دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ سعودی عرب کی حفاظت اور مدد فرمائے۔ آمین! (شعبہ اطلاعات مرکزی جمعیت حیدر آباد)

یادِ رفتگان

پروفیسر مقبول احمد قاضی رحمہ اللہ

تحریر جناب مولانا محمد یوسف انور

ہفت روزہ ''اہل حدیث'' میں پچھلے دنوں یہ افسوسناک خبر نظر سے گذری کہ ہمارے دیرینہ دوست پروفیسر مقبول احمد قاضی قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

قاضی صاحب مرحوم جدید وقدیم علوم عالیہ سے آراستہ تھے' انہوں نے کمال کا ذہن رسا پایا تھا' ذہانت وفطانت کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت سی صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ جس موضوع پر بات کرتے الفاظ ودلائل کے انبار لگا دیتے۔ کچھ مدت سے وہ تنہائی وخاموشی کو اختیار کر چکے تھے' گاہے گاہے ''اہل حدیث'' میں ان کے بڑے معلوماتی اور علمی وتحقیقی مضامین شائع ہوتے۔ قاضی صاحب اپنی جواں سالی سے لے کر بڑھاپے کے آثار نمودار ہونے تک انتہائی شگفتہ مزاج اور گفتار ورفتار میں ذوق سلیم کی پرکشش شخصیت کے مالک تھے۔ ان علمی اوصاف اور کریمانہ اخلاق واقدار کے باوجود ان کی طبع میں تواضع اور سادگی تھی۔ انہوں نے کبھی بھی شہرت اور نام ونمود کو قریب نہیں آنے دیا' علمی وقار اور خودداری وقناعت ہمیشہ ان کے مطمع نظر رہی۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث کے بانی حضرت مولانا سید محمد داود غزنوی کے انتقال سے قریب ایک برس قبل لاہور موچی دروازہ میں ۲' ۳' ۴ اپریل ۱۹۶۲ء کو جمعیت کی سالانہ کانفرنس منعقد ہوئی تھی' ان سطور کے راقم کو پہلی مرتبہ اس کانفرنس کے موقع پر قاضی صاحب سے شناسائی ہوئی جو وقت کے ساتھ ساتھ گہری دوستی میں ڈھلتی گئی۔ اس کانفرنس کے انتظامات کے لیے فیصل آباد سے پچاس باوردی رضا کاران جن میں میں خود بھی شامل تھا لاہور آئے تھے۔ ہمیں تقویۃ الاسلام ہال میں سامعین وشرکائے کانفرنس کو کھانا مہیا کرنے کی ڈیوٹی دی گئی تھی۔ قاضی صاحب گوجرانوالہ سے نوجوانوں کی ایک ٹیم کی قیادت کرتے ہوئے کانفرنس کے انتظامات کے سلسلہ میں پہنچے تھے۔ مجھے ان کے بعض رفقاء کے نام یاد ہیں' ان میں شیخ محمد یوسف بان سوتری والے دال بازار' شیخ فضل حق' ماسٹر محمد منیر بھٹہ' مولانا محمد صادق عتیق' مولانا محمد یوسف ضیاء قلعہ دیدار سنگھ' شیخ محمد ادریس نمایاں تھے۔ ان نوجوانوں کی ڈیوٹی اسٹیج اور پنڈال کی دیکھ بھال وغیرہ امور پر تھی۔ کانفرنس سے فارغ ہو کر گوجرانوالہ جا کر چند روز بعد قاضی صاحب نے فیصل آباد کی مثال سامنے رکھتے ہوئے شبان اہل حدیث تشکیل دی جس کے وہ سیکرٹری جنرل اور شیخ محمد یوسف دال بازار صدر تھے۔ آگے چل کر مرکزی کانفرنسوں اور شہری وضلعی سطح پر گوجرانوالہ ومضافات میں شبان اہل حدیث کی اس تنظیم نے تبلیغی اور دعوت وارشاد کے کاموں میں بڑا کردار ادا کیا۔ فیصل آباد اور گوجرانوالہ کی دیکھا دیکھی ملک کے قریب ہر شہری ودیہی وقصباتی مقامات پر شبان اہل حدیث کی تنظیمیں بنتی چلی گئیں۔ پھر وہ دور بھی آیا کہ جمعیت کے دستور میں کابینہ کے دیگر عہدوں میں ایک اہم عہدہ ''ناظم شبان اہل حدیث'' کے نام سے بنایا گیا اور یہ ذمہ داری راقم الحروف کو سونپی گئی۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث کی ذیلی تنظیم کی حیثیت سے شبان اہل حدیث کے نوجوانوں نے برسوں تک مسلکی تبلیغ واشاعت کا بحمد اللہ ملک بھر میں ایک جال بچھا دیا۔ یہاں تک کہ علامہ احسان الٰہی ظہیر کی تشکیل کردہ اہل حدیث یوتھ فورس میں شبان اہل حدیث کو مدغم کر دیا گیا جو آج مرکزی قیادت کی سرپرستی وراہنمائی میں پورے جوبن پر ہے' جس کی جماعتی ومسلکی اور ملکی وملی تگ وتاز سے ہر فرد جماعت متعارف ومعترف ہے۔

بات ہو رہی تھی مقبول احمد قاضی رحمہ اللہ کی' قاضی صاحب کو یہ شرف کامل رہا کہ وہ حضرت حافظ محمد گوندلویؒ حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ اور شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہؒ جیسے علم وعمل کے بلند مرتبت اساتذہ کی شاگردی اور فیوض وبرکات سے انہوں نے خوب استفادہ کیا۔ حافظ گوندلوی صاحب اور مولانا محمد عبداللہ کی تحقیقی وعلمی گہرائی اور مولانا محمد اسماعیل کی محدثانہ خطابت کا رنگ ڈھنگ قاضی صاحب کی ذات میں دیکھا جاتا تھا۔ وہ اگر زیادہ عرصہ دینی مدارس میں تدریسی فریضہ انجام دیتے تو ان کی علمیت مزید نکھرتی لیکن وہ سرکاری اداروں اور کالج کی دنیا میں چلے گئے جہاں کا طرز تدریس اور نصاب وغیرہ کسی دوسرے انداز کا ہے۔ بہرحال ان حلقوں میں بھی ایک ضرورت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اسی سلسلہ میں جب قاضی صاحب لاہور ریلوے روڈ پر گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی میں پروفیسر تھے تو وہ کالج سے فارغ ہو کر مرکزی جمعیت کے دفتر انارکلی ایبک روڈ حدیث منزل پر تشریف لے آتے۔ راقم الحروف اس زمانے میں ۷۴ء سے لے کر ۸۴ء تک ''اہل حدیث'' کے ادارتی سٹاف میں شامل رہا تھا۔ ادارۂ تحریر میں قاضی صاحب میرے خصوصی رفقاء میں سے تھے' وہ اکثر ادارتی کالم بھی لکھتے اور وقت کے اہم پیش آمدہ سیاسی احوال پر تبصرہ بھی فرماتے' جنہیں بہت پذیرائی ملتی اور صحافتی دنیا میں سراہا جاتا۔

گوجرانوالہ میں شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہؒ کی سرپرستی میں کبھی ہفتہ وار علمی مجلس مذاکرہ منعقد ہوا کرتی تھی جس میں شہر کے نوجوان علماء پہلے سے دیئے گئے موضوع پر تیاری کر کے آتے اور بحث ومباحثہ میں شریک ہوتے۔ ان میں ہمارے قاضی صاحب ہمیشہ امتیازی شان رکھتے اور وہ مطالعہ وتحقیق سے بھرپور خطاب فرماتے۔ خود مولانا محمد عبداللہ ان کی تحسین وتوصیف فرماتے۔ مجلس میں موجود علماء وعام سامعین ان کے طرز بیان سے یکساں مستفید ہوتے۔ وہ عام تبلیغی جلسوں کے دھواں دار مقرر تو نہیں تھے' البتہ ملکی سطح اور اعلیٰ فکر ونظر کی کانفرنسوں اور اجلاسوں میں ان کا سلجھا ہوا اور سلیس زبان میں خطاب ہوتا۔ اہل علم ودانش اور باشعور قائدین میں ان کا شمار وشہرہ تھا۔

راقم الحروف نے میاں فضل حق مرحوم کی نظامت کے دور میں میاں صاحب کی ہمراہی میں قاضی صاحب کے ساتھ بیشتر تبلیغی وتنظیمی سفر کیے' بعض اوقات ہمارے وفد میں مولانا عبدالحق صدیقی' حافظ محمد ابراہیم کمیر پوری یا مولانا محمد عبداللہ گورداسپوری بھی ہوتے۔ یہ حضرات خطابت وتقریروں کے اونچے مقام پر فائز تھے لیکن ان کی رفاقت جب میسر آتی تو ان کی لطائف وظرافت بھری باتوں اور شگفتہ بیانی سے طویل ترین سفری مسافت میں کوئی تھکان محسوس نہ ہوتی بلکہ یہ پروگرام پُرلطف اور دوچند ہو جاتے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں کہ ان سب کی دینی مساعیٔ حسنہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے' ان کی بشری لغزشوں سے درگذر فرما کر جنت الفردوس میں مقام بریں عطا فرمائے اور قاضی صاحب علیہ الرحمہ کی بھی بخشش وغفران کے بعد اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ پسماندگان' خاندان اور آل اولاد واحباب کو اس سانحۂ ارتحال پر صبر وحوصلہ کی توفیق بخشے۔

جو بادہ کش تھے پرانے وہ اُٹھتے جاتے ہیں
کہیں سے آبِ بقائے دوام لا ساقی!

❀❀❀❀❀

یادِ رفتگان

حافظ عبدالغفار حسن رحمہ اللہ

تحریر جناب پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی

نام ونسب:

حافظ عبدالغفار حسن بن شیخ الحدیث حافظ عبدالستار حسن بن ولی محمد بن گلاب دین بن اللہ دتہ

ہمارے ممدوح حافظ عبدالغفار حسن، صاحب علم وفضل، صالح الاعمال، پختہ عالم دین اور بہترین اخلاق وکردار کے حامل تھے۔

قرآن کریم ناظرہ وحفظ کی تکمیل اپنے والد گرامی سے کی جو اپنے دور کے معروف عالم دین، شیخ الحدیث اور مفتی تھے۔ وہ تعلیم وتدریس کے سلسلے میں فیصل آباد، راجووال، کوٹ رادھاکشن کے مدارس وجامعات میں جہاں جہاں تشریف لے گئے اپنے لخت جگر کو بھی اچھی تعلیم وتربیت کی غرض سے ہم راہ رکھا۔ جنہوں نے بالآخر عالمی شہرت یافتہ دینی درسگاہ ''الجامعہ السلفیہ فیصل آباد'' سے دینی علوم کی تکمیل کی اور وفاق المدارس السلفیہ کے تحت ثانویہ عامہ، ثانویہ خاصہ، الشہادۃ العالیہ اور الشہادۃ العالمیۃ کے امتحانات پاس کیے۔

بعد ازاں ''معہد الشریعہ والصناعہ کوٹ ادو'' میں تدریسی وتعلیمی خدمات سرانجام دینے لگے جہاں ان دنوں آپ کے والد گرامی بطور مفتی وشیخ الحدیث تعینات تھے۔ اس دوران آپ کو 1997ء سے محکمہ تعلیم میں بطور عربی ٹیچر سرکاری ملازمت مل گئی۔ اپنے والد گرامی کی وفات حسرت آیات کے بعد آپ نے ان کی جانشینی اور مسند نشینی کا حق خوب خوب ادا کیا اور محمدی جامع مسجد لیہ کے خطیب مقرر ہوئے۔

اہل علاقہ کو پیش آمدہ مسائل کے شرعی حل کے لیے آپ قرآن وسنت کے دلائل کی روشنی میں فتویٰ بھی جاری کرتے اور یہ ساری خدمات بے لوث خالصتاً لوجہ اللہ بلا معاوضہ سرانجام دیتے۔

تنظیمی طور پر آپ تادمِ واپسیں مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ساتھ منسلک رہے۔ آپ ضلعی جمعیت کے امیر اور مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن تھے اور تمام اجلاسوں وپروگراموں میں باقاعدہ شریک ہوتے رہے۔

سیرت وکردار:

حافظ صاحب موصوف از حد ملنسار، خوش اخلاق، ہنس مکھ اور زندہ دل شخصیت تھے، ہر کہہ ومہہ سے ادب واحترام اور محبت کے جذبات سے پیش آتے۔ آپ ایک منجھے ہوئے خطیب تھے۔ انداز بیان انتہائی سادہ، پرکشش اور قرآن وسنت کی تعلیمات وارشادات سے مزین ہوتا۔ پورے ضلع میں کسی بھی جگہ کوئی جلسہ، کانفرنس، تبلیغی ودعوتی پروگرام ہوتا تو آپ پورے اہتمام کے ساتھ احباب کے ہمراہ شرکت فرماتے۔ اکثر پروگرام آپ ہی کی زیر صدارت منعقد ہوتے۔

2010 میں جب ضلع لیہ شدید ترین سیلابی صورت حال سے دوچار ہوا تو آپ اہل حدیث یوتھ فورس کے شاہینوں اور احباب ورفقاء کی معیت میں امدادی سامان لے کر دور دراز کا سفر کر کے بلا امتیاز قوم ومسلک سیلاب زدگان کی امداد اور حوصلہ افزائی کے لیے تشریف لے جاتے رہے۔ متعدد مقامات پر میڈیکل کیمپ لگوا کر اہل علاقہ میں سے ضرورت مندوں کے علاج معالجے کا بندوبست کراتے رہے۔

آپ 3 مئی بروز اتوار کوٹ ادو سے واپس آتے ہوئے روڈ ایکسیڈنٹ میں زخمی ہوگئے۔ آپ کی ریڑھ کی ہڈی شدید متاثر ہوئی۔ عادل ہسپتال لاہور میں چند روز زیر علاج رہ کر کامیاب آپریشن کے بعد 11 مئی بروز سوموار اپنے گھر واپس تشریف لائے اور صرف ایک ہی دن گھر میں گذارنے کے بعد 12 مئی کو مغرب اور عشاء کے درمیان جان جان آفرین کے سپرد کر کے اللہ تعالیٰ کے مہمان جا بنے..... انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اللہ کا حکم کہ آپ کی کوئی اولاد نہ تھی۔ آپ نے پسماندگان میں ایک بیوہ اور دو بھائی چھوڑے۔

13 مئی کو آپ کی نماز جنازہ بعد از نماز ظہر دو بجے فیلی پارک لیہ میں ادا کی گئی۔ امامت کے فرائض مولانا حافظ عبدالحفیظ مدنی حفظہ اللہ نے ادا کیے۔ جنازے میں ضلعی احباب کے علاوہ ملتان، مظفر گڑھ، کوٹ ادو، فیصل آباد، جھنگ، قصور، لاہور اور وہاڑی سے کثیر تعداد میں احباب ومتعلقین نے بھرپور شرکت کی۔ لیہ سے جملہ طبقات زندگی سے تعلق رکھنے والے اس قدر محبین نے شرکت کی کہ وسیع وعریض پارک تنگیٔ داماں کا شکوہ کر رہا تھا۔ بلاشبہ یہ جنازہ لیہ کی تاریخ کا بہت بڑا جنازہ تھا۔

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رُت ہی بدل گئی
اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

خادم الحرمین الشریفین الملک عبداللہ بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی طرف سے (کنگ عبداللہ ریلیف فار پاکستانی پیپلز کے تحت) آنے والے امدادی سامان، غذائی مواد، خیموں اور بستروں کی حق داروں تک بلا امتیاز تقسیم میں پیش پیش رہے۔ اس ادارے کی طرف سے اس وقت بھی لیہ کے سیلاب زدہ علاقوں بیٹ گجی اور کوٹ سلطان میں مڈل سکول کی جدید عمارت کی تعمیر، بنیادی مرکز صحت بمقام سمراء نشیب اور 50 سیلاب زدگان کے لیے مکانات کے پروجیکٹ جاری ہیں۔ علوی ٹرسٹ پاکستان کی طرف سے آیا ہوا امدادی سامان بھی انتہائی ذمہ داری کے ساتھ اپنی نگرانی میں تقسیم کرایا۔

آپ نے دلچسپی لیتے ہوئے ضلع لیہ میں پیغام ٹی وی کا آن ایئر اجراء کروایا۔ آپ نے بین المذاہب امن کمیٹی کے ممبر کی حیثیت سے اہم کردار ادا کیا اور ضلع میں قیام امن وبین المسالک ہم آہنگی کے حوالے سے بھی آپ کا کردار مثالی اور نمایاں رہا۔

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

❀❀❀❀❀

ظہرانہ

❀ اہل حدیث یوتھ فورس تحصیل گوجرہ کے صدر ملک محمد ارشد نے تحصیل گوجرہ کے سرپرست حضرت مولانا عبدالقادر عثمان کے اعزاز میں عمرہ کی ادائیگی پر اپنی رہائش پر ظہرانہ دیا جس میں تحصیل گوجرہ کے ذمہ داران ملک محمد اسلم آزاد، میاں محمد افضل، محمد سرفراز حسن، میاں محمد حنیف ودیگر نے شرکت کی۔

منجانب: محمد سرفراز حسن، ناظم نشر واشاعت تحصیل گوجرہ

منزل کی تمنا ہے تو کر جہدِ مسلسل ..... خیرات میں جُبّہ و دستار نہیں ملتے

سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ کوئٹہ میں

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان حضرت علامہ ساجد میر صاحب کی قیادت میں مولانا محمد نعیم بٹ صاحب' حافظ محمد یونس آزاد' حافظ عبدالباسط شیخوپوری اور سیکرٹری جنرل یوتھ فورس حافظ فیصل افضل شیخ پر مشتمل وفد مرکز کی طرف سے صوبہ بلوچستان کوئٹہ پہنچا' جہاں 21 مئی بروز جمعرات ریلوے ہاکی گراؤنڈ میں ایک مثالی تحفظ حرمین شریفین کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ جامعہ سلفیہ دعوۃ الحق میں سالانہ دوروزہ عظیم الشان اہل حدیث کانفرنس بھی 21، 22 مئی کو منعقد کی گئی۔ 22 مئی چونکہ جمعۃ المبارک کا دن تھا چنانچہ مرکزی جامع مسجد غزنوی اہل حدیث پٹیل روڈ کوئٹہ میں سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزیہ مولانا محمد نعیم بٹ نے خطبہ جمعۃ المبارک ارشاد فرمایا۔ جس کا اہتمام مرکزی جمعیت اہل حدیث کوئٹہ اور خطیب مسجد مولانا محمد زکریا نے خوب انداز میں کیا۔ جامع مسجد اپنی تعمیری خوبصورتی اور نظم وضبط کے لحاظ سے عجیب منظر پیش کر رہی تھی۔ بھائی نجیب اللہ' بھائی رحمت اللہ اور بھائی محمد شفیق ایم پی اے ہاسٹل سے مولانا محمد نعیم بٹ اور حافظ محمد یونس آزاد کو مرکزی جامع مسجد میں لائے۔

خطبہ جمعہ کا آغاز تقریباً ساڑھے بارہ بجے ہوا اور تقریباً دو بجے حافظ محمد یونس آزاد صاحب نے نمازِ جمعہ کی امامت کروائی۔ خطبہ جمعہ میں سینئر نائب ناظم اعلیٰ نے فضائل حرمین شریفین اور مسلک اہل حدیث بیان کیے۔ ساتھ ہی اہل حدیث کا حرمین سے تعلق اور رشتہ بھی واضح کیا۔ انہوں نے قرآن وسنت کی روشنی میں اپنے مسلک کی خوب وکالت کی اور ایک آدھ مثال سے اپنے موقف کو چار چاند لگائے۔ ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے ایک ایک لفظ اذہان وقلوب میں پیوست ہوتا جا رہا ہے۔ بٹ صاحب نے دلائل سے باور کروایا کہ حکومت پاکستان کو سعودی عرب حکومت سے ہر طرح کا تعاون کرنا لازم ہے' کسی لحاظ سے بھی مخالفین کے پروپیگنڈہ کو خاطر میں لا کر سستی اور بخل سے کام نہیں لینا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ سعودی حکومت نے ہمیشہ پاکستان سے وفا کی اور وفا کا صلہ وفا ہوتی ہے دغا نہیں۔ جبکہ حرمین شریفین ہمارے روحانی مراکز ہیں۔ ہم جیتے جی ان پر کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے۔ حوثی باغیوں اور اُن کے سپورٹرز کو یقینی ناکامی تک پہنچا کر دم لیں گے۔ چونکہ خطبہ جمعہ حقانیت سے پُر' بادلائل اور پر جوش تھا' بعض سامعین نے نماز جمعہ کے بعد مسلکی' جماعتی' تنظیمی گفتگو شروع کر دی۔ جبکہ ایک صاحب نے برملا اظہار کیا کہ میں اہل حدیث نہیں تھا' بٹ صاحب آج کے بعد مجھے اہل حدیث کہلوانے اور بننے میں خوشی محسوس ہو گی۔ آئندہ میں ہر خطبہ جمعہ یہاں آکر سننے کی کوشش کروں گا اور بچوں کو بھی لاؤں گا۔ ماحول میں مزید خوشی اور تازگی میں اضافہ ہوا۔ یوں یہ خوبصورت پروگرام اختتام کو پہنچا۔

عابدالرحمٰن قاضی داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے۔

راولپنڈی..... 10 مئی 2015ء بروز منگل مرکزی جمعیت اہل حدیث راولپنڈی کے رہنما اور مرکز اہل حدیث سرکلر روڈ راولپنڈی کے نائب امیر عابدالرحمٰن قاضی' شفاء انٹرنیشنل اسلام آباد میں طویل علالت کے بعد قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! مرحوم نے عملی زندگی میں قدم رکھتے ہی دین اور مسلک اہل حدیث کی خدمت کو اپنا شعار بنا لیا تھا۔ مسلک اہل حدیث کے لیے ان کی خدمات کسی تعارف کی محتاج نہیں ہیں۔ مرحوم کی نماز جنازہ مولانا عتیق الرحمٰن شاہ نے پڑھائی اور نماز جنازہ میں کثیر تعداد میں احباب جماعت شریک ہوئے۔ رب ذوالجلال کے حضور دعا ہے کہ وہ مرحوم کی دینی خدمات کو قبول فرمائے' پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور مرحوم کی بشری لغزشوں سے درگزر فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین!

طالب دعا: وشریک غم: قاضی سہیل الرحمٰن

0331-5557763

تحفظ حرمین شریفین سیمینار

24 مئی بروز اتوار بعد نماز عشاء جامعہ فاروقیہ اہل حدیث رجسٹرڈ حویلی لکھا میں تحفظ حرمین شریفین سیمینار منعقد ہوا جس میں مولانا ناصر مدنی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سعودی عرب کے ساتھ ہمارا تعلق دینی ہے وہاں حدود اللہ کا نفاذ ہے۔ اہل حدیث اس سے محبت وعقیدت رکھتے ہیں کہ وہاں حرمین شریفین ہیں گردونواح سے کثیر تعداد میں لوگ حویلی لکھا تشریف لائے اور مولانا موصوف کے خطاب سے مستفید ہوئے۔

منجانب: قاری محمد یونس' ناظم جامعہ ہذا

اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن کا اجلاس

12 مئی بروز منگل بعد نماز عصر مرکز جامعہ عثمانیہ اہل حدیث فیروز وٹواں میں اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن کا ایک اہم اجلاس مقامی صدر غلام مصطفیٰ ظہیر کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں مختلف سکولز کے نادار طلباء وطالبات کو وردیاں تقسیم کی گئیں۔ اس موقع پر طلباء اور ان کے والدین نے جماعت کی کارکردگی کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے جماعت کی سربلندی اور ترقی کے لیے ڈھیروں دعائیں دیں۔

منجانب: قاضی اللہ توکل' سیکرٹری ASF فیروز وٹواں

خطبات جمعۃ المبارک کا پروگرام

رمضان المبارک کا پہلا خطبہ جمعۃ المبارک' حضرت مولانا ثناء اللہ (جڑانوالہ) ارشاد فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ!

منجانب: محمد یونس عتیق' ناظم تحصیل رینالہ خورد اوکاڑہ

مولانا خالد محمود اعظم آبادی کا اعزاز

فیصل آباد..... مرکزی جمعیت اہل حدیث سٹی کے سیکرٹری اطلاعات وسابق صدر اہل حدیث یوتھ فورس سٹی فیصل آباد خالد محمود اعظم آبادی کو ان کی شاندار و بے لوث جماعتی وتنظیمی خدمات کے پیش نظر ضلع فیصل آباد کا ناظم اطلاعات ونشر واشاعت مقرر کر دیا گیا۔ گذشتہ روز جامع مسجد اقصیٰ اہل حدیث بٹالہ کالونی میں ایک پروقار تقریب میں مرکزی جمعیت فیصل آباد کے ضلعی نائب امیر مولانا بہادر علی سیف نے اپنے دست مبارک سے نامزدگی کا نوٹیفکیشن دیا۔ اس موقع پر ضلعی ناظم ڈاکٹر طارق عباس' خزانچی چوہدری حبیب اللہ عطار' قاضی ریاض قدیر' سٹی ناظم حافظ محمد اکبر جاوید و دیگر بھی موجود تھے۔ اس موقع پر خالد محمود اعظم آبادی نے قیادت کو یقین دہانی کراتے ہوئے کہا کہ ان شاء اللہ العزیز قائدین کے اعتماد پر پورا اترنے کی بھرپور کوشش کروں گا اور پہلے سے بڑھ کر جماعتی وتنظیمی وقار کے لیے کام کروں گا۔..... (ڈاکٹر طارق عباس چوہدری' ناظم ضلع فیصل آباد)

اخبار الجماعۃ

فیصل آباد سٹی کی نئی کابینہ کا اجلاس

مرکزی جمعیت اہل حدیث سٹی فیصل آباد کا ایک اہم اجلاس 17 مئی بروز اتوار بعد نماز عصر مرکزی دفتر امین پور بازار میں زیر صدارت حافظ عبدالرحمٰن آزاد امیر فیصل آباد منعقد ہوا' جبکہ اجلاس کی سرپرستی مولانا یوسف انور صاحب اور مولانا طیب معاذ صاحب نے فرمائی۔ اجلاس کی ابتداء میں حافظ اکبر جاوید ناظم فیصل آباد نے الیکشن میں ہونے والی تاخیر کی وجوہات سے آگاہ کیا۔ اس کے بعد مولانا یوسف انور صاحب اور مولانا طیب معاذ نے نئی کابینہ کو اپنی قیمتی نصائح اور دعاؤں سے نوازا اور دعوت وتبلیغ کے میدان میں اپنا عملی کردار ادا کرنے پر اُبھارا بھی' ان کے بعد صدر مجلس حافظ عبدالرحمٰن آزاد نے انتہائی پرتاثیر گفتگو فرمائی اور کہا کہ کابینہ کا ہر رکن ہفتہ میں ایک گھنٹہ ضرور دفتر میں وقت دے تاکہ جماعتی رابطہ مضبوط سے مضبوط تر ہو۔ انہوں نے یہ اعلان بھی کیا کہ 12 جون کو ان شاء اللہ تقریب حلف برداری اور تربیتی نشست ہوگی۔

کابینہ سٹی

سرپرست اعلیٰ حضرت مولانا یوسف انور صاحب، حضرت مولانا محمد طیب معاذ صاحب، حضرت مولانا ارشاد الحق اثری صاحب، سرپرست: حضرت مولانا نجیب اللہ طارق صاحب، امیر: حافظ عبدالرحمٰن آزاد، سینئر نائب امیر مولانا عبدالصمد معاذ صاحب، نائب امیر مولانا عبداللطیف صاحب، نائب امیر مولانا ثناء اللہ ثاقب صاحب، نائب امیر مولانا عبدالعزیز راشد صاحب، نائب امیر مولانا نعیم احمد نعیم صاحب، ناظم: حافظ اکبر جاوید صاحب، سینئر نائب ناظم عبدالغفار ثاقب صاحب، نائب ناظم مولانا محمد انس مدنی صاحب، نائب ناظم مولانا محمد سلیم جباری صاحب، نائب ناظم مولانا محمد اشرف غوری صاحب، نائب ناظم حافظ محمد شفیق ظہیر صاحب، ناظم تعلیمات ڈاکٹر محمد سعید چنیوٹی صاحب، نائب ناظم تعلیمات مولانا غضنفر اللہ وٹو صاحب، ناظم تبلیغ مولانا حبیب الرحمٰن حلیم صاحب، نائب ناظم تبلیغ مولانا محمد حنیف عاجز صاحب، ناظم طبع وتالیف مولانا عبدالحی انصاری صاحب، ناظم نشرواشاعت حافظ محمد سعید فاروقی، نائب نشرواشاعت عبدالحفیظ صاحب، ناظم مالیات شیخ محمد اسحاق صاحب، نائب ناظم مالیات شیخ عبدالوحید صاحب، نائب ناظم مالیات محمد ریاض بٹ صاحب، ناظم خدمت حافظ محمد یونس ربانی صاحب، ناظم سیاسیات محمد اعجاز بیگ، رابطہ سیکرٹری محمد انور نعیم صاحب، ناظم اطلاعات محمد یاسر بٹ صاحب، اعزازی رکن کابینہ رانا محمد افضل صاحب، اعزازی رکن کابینہ مولانا محمد طارق ثاقب صاحب۔ رپورٹ: حافظ محمد سعید فاروقی' ناظم نشرواشاعت

حلقہ فیروز وٹواں بھلھی ضلع شیخوپورہ کا نیا نظم

جناب حافظ عبدالباسط شیخوپوری امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع شیخوپورہ اور پروفیسر حافظ ثناء اللہ امیر تحصیل شیخوپورہ نے اپنے صوابدیدی اختیارات استعمال کرتے ہوئے فیروز وٹواں حلقہ بھلھی کا درج ذیل نظم قائم کیا ہے:

امیر..... پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحیم اشرف
ناظم..... حاجی تنویر احمد (السدیس ہوٹل)
ناظم مالیات..... محمد خلیل احمد (بھلھی)

نوٹ: محمد عمران مجاہد (فیروز وٹواں) نے ان ذمہ داران کو مبارک باد پیش کی ہے اور کامیابی کے لیے دعا کی ہے۔

منجانب: عبدالستار انجم ناظم تحصیل شیخوپورہ

سٹی کوٹ رادھا کشن کا ماہانہ اجلاس

مرکزی جمعیت اہل حدیث کوٹ رادھا کشن سٹی کا ماہانہ اجلاس جامع مسجد اہل حدیث فاروق اعظم نزد ریلوے اسٹیشن میں بتاریخ 2 مئی بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب زیر امارت میاں خالد سیف اللہ امیر سٹی منعقد ہوا' تلاوت قرآن پاک کی سعادت حافظ احمد اللہ سلیم' نائب ناظم سٹی نے حاصل کی جبکہ اجلاس کی کارروائی کا آغاز حافظ محمد زکریا عاصم ناظم سٹی نے کیا۔ اجلاس میں درج ذیل فیصلے ہوئے: قائد اہل حدیث جناب محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر جب بھی تحفظ حرمین شریفین کے لیے کال دیں گے تو یہاں سے سینکڑوں کارکنان اس پر لبیک کہیں گے۔ پیغام چینل کے اجراء کے لیے ہر ممکن اور مناسب لائحہ عمل اختیار کرنے کا فیصلہ کیا۔ پروفیسر مقبول احمد قاضی' حافظ محمد ادریس ضیاء آف وہاڑی اور مولانا عبدالعزیز حنیف کی ہمشیرہ کی وفات پر تعزیت کا اظہار اور مرحومین کے لیے دعائے مغفرت کی گئی۔ رمضان المبارک میں سحر وافطار اور مسنون دعاؤں سے مزین کلینڈر چھپوائے جائیں گے۔ اجلاس میں چوہدری محمد ایوب کمبوہ' چوہدری محمد حنیف کمبوہ' ڈاکٹر محمد انس' ذوالفقار علی' ڈاکٹر عرفان رضوان' ڈاکٹر محمد نعیم انصاری' و دیگر نے شرکت کی اور دعائے خیر پر اجلاس برخاست ہوا۔

منجانب: حافظ محمد زکریا عاصم' ناظم سٹی کوٹ رادھا کشن

برطانیہ کے دورے پر!

سید محمد مصطفیٰ جعفر امیر تحصیل نوشہرہ ورکاں 2 ماہ کے تبلیغی دورے پر 10 جون کو برطانیہ روانہ ہوگئے۔ اُن کی عدم موجودگی میں علامہ اعجاز احمد رحمانی قائم مقام امیر تحصیل ہوں گے۔

منجانب: مولانا سید محمد بلال طاہر

درخواست دعائے صحت

ضلع راولپنڈی کے ناظم چوہدری محمد یونس کئی روز سے صاحب فراش ہیں۔ جملہ قارئین کرام موصوف کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور خصوصی دعا فرمائیں۔

منجانب: عمران الحق سلفی' ناظم دفتر مرکز اہل حدیث سرکلر روڈ راولپنڈی

انتقال پرملال

گذشتہ دنوں مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل سیالکوٹ کے رکن شوریٰ ڈاکٹر محمد یوسف رضائے الٰہی سے وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم دینی ومسلکی تڑپ رکھنے والے جماعت کے سرگرم رکن تھے۔ مرحوم کی نمازِ جنازہ میں امیر ضلع سیالکوٹ' ملک محمد منیر اعوان' ضلعی وتحصیلی ذمہ داران' احباب جماعت اور اہل علاقہ کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی دنیاوی لغزشوں سے درگزر فرماتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین!

دعا گو: ڈاکٹر عبدالسمیع' نمائندہ خصوصی ہفت روزہ اہل حدیث سیالکوٹ

چک L-13/14 کے بزرگ ساتھی بابا عبداللطیف اچانک داغ مفارقت دے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! موصوف کو اللہ تعالیٰ نے عبادت گزاری' مہمان نوازی اور حسن اخلاق جیسی خوبیوں سے نواز رکھا تھا۔

رمضان المبارک کے احکام ومسائل سے مکمل واقفیت کے لیے پروفیسر حافظ **عبدالستار حامد** کی انعام یافتہ منفرد کتاب

انوارِ رمضان

کا مطالعہ فرمائیں

دیگر تالیفات

خطبات سورۃ فاتحہ	خطبات آیۃ الکرسی
خطبات سورۃ یوسف	خطبات سورۃ الکہف
خطبات سورۃ مریم	خطبات سورۃ النور
خطبات سورۃ یٰسین	خطبات سورۃ الحجرات
خطبات سورۃ التکاثر	خطبات سورۃ العصر
خطبات سورۃ الکوثر	سیرتِ مصطفیٰ
انوار التوحید	انوار الصلوٰۃ

ملنے کا پتہ

مکتبہ اسلامیہ
غزنی سٹریٹ' اردو بازار لاہور
042-37244973

مکتبہ اسلامیہ
کچہری روڈ' فیصل آباد
041-2631204

وی پی آ رہا ھے

جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث وی پی بھیجا جا رہا ہے۔ جسے وصول کرنا ان کا جماعتی واخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)

خوشخبری

اوپن یونیورسٹی کے تمام مضامین کی حل شدہ مشقیں، گیس پیپر زگھر بیٹھے بذریعہ ڈاک/ای میل منگوائیں۔ نیز فرنچائز نمائندہ اور ٹیوٹر بننے کے لیے رہنمائی / معلومات حاصل کریں۔

(ٹیوٹر) محمد عباس طور، ندیر ٹاؤن، گلی نمبر 1، ناندلیانوالہ فیصل آباد
0333-8382427 - 0340-1748782
ای میل: muhammadabbastoor@gmail.com

ہر شہر، ہر ضلع سے ڈسٹری بیوٹر درکار ہیں

ہماری پروڈکٹ ''ایزی پیپر سوپ'' جو فی زمانہ گھر سے باہر سفر میں، آفس میں، مسجد میں، سکول و کالج میں ہر ایک کی شدید ضرورت بن چکا ہے۔ کی مارکیٹنگ کے لیے ہر شہر سے ڈسٹری بیوٹر رابطہ کریں۔ دس ہزار روپے سے اپنا ذاتی کاروبار شروع کریں اور ماہانہ ہزاروں روپے کمائیں۔ محنتی، ایماندار، کاروباری حضرات رابطہ کریں۔

مینجنگ ڈائریکٹر... قاری حافظ ظفر اقبال
0335/0300-5150317

جوھر نایاب

جدید طبی ریسرچ — مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک ''**جوھر نایاب**'' تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ
0345-6213064

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

مکمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

گولڈن

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

امپورٹڈ U.P.S بھی دستیاب ہیں۔

چوک نیائیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ
0300-6430739
055-4213430

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

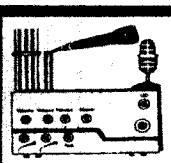

نام ہی کافی ہے

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ
فون نمبرز: 055-4212804,4226706-0300-6430029

محمد ذیشان ربانی
0343-6007696

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

پروپرائیٹر: ایم اکرام مغل (ماہر مکینک)

سپر سٹار

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

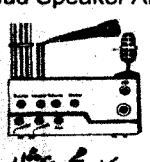

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعائت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

پروپرائیٹر محمد عثمان

Mob:0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167

نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

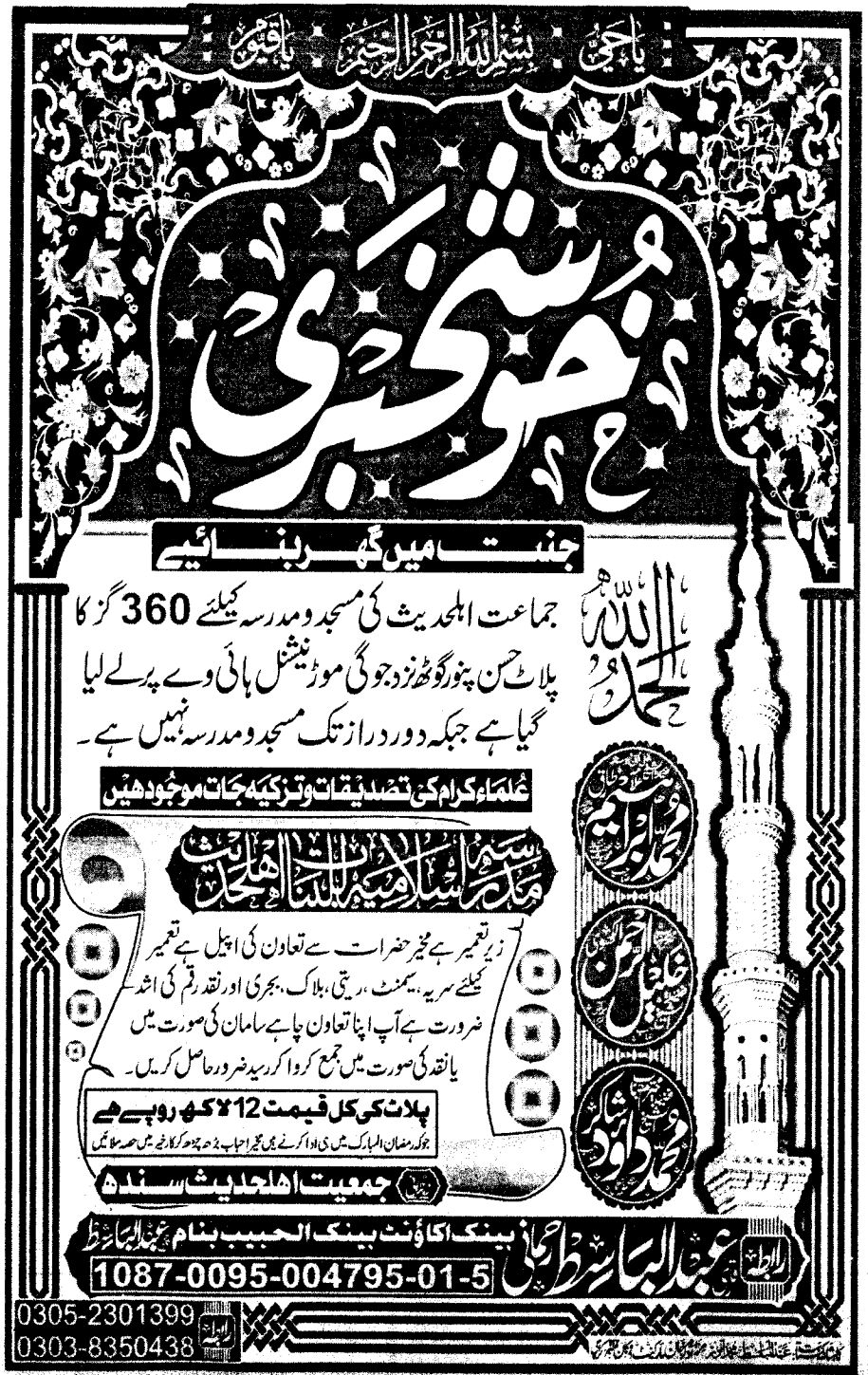
یا حی یا قیوم بسم اللہ الرحمن الرحیم
جنت میں گھر بنائیے
الحمد للہ
جماعت اہلحدیث کی مسجد و مدرسہ کیلئے 360 گز کا پلاٹ حسن پنور گوٹھ نزد جوگی موڑ نیشنل ہائی وے پر لے لیا گیا ہے جبکہ دور دراز تک مسجد و مدرسہ نہیں ہے۔
علماء کرام کی تصدیقات و تزکیہ جات موجود ہیں
مدرسہ اسلامیہ للبنات اہلحدیث
زیر تعمیر ہے مخیر حضرات سے تعاون کی اپیل ہے تعمیر کیلئے سریہ، سیمنٹ، ریتی، بلاک، بجری اور نقد رقم کی اشد ضرورت ہے آپ اپنا تعاون چاہے سامان کی صورت میں یا نقد کی صورت میں جمع کروا کر رسید ضرور حاصل کریں۔
پلاٹ کی کل قیمت 12 لاکھ روپے ہے
جو کہ رمضان المبارک میں ہی ادا کرنے پر مخیر احباب بڑھ چڑھ کر اپنا حصہ ملائیں
جمعیت اہلحدیث سندھ
محمد ابراہیم
خلیل الرحمن
محمد داود شاکر
رابطہ عبدالباسط ظہیر
بینک اکاؤنٹ بینک الحبیب بنام عبدالباسط
1087-0095-004795-01-5
0305-2301399
0303-8350438

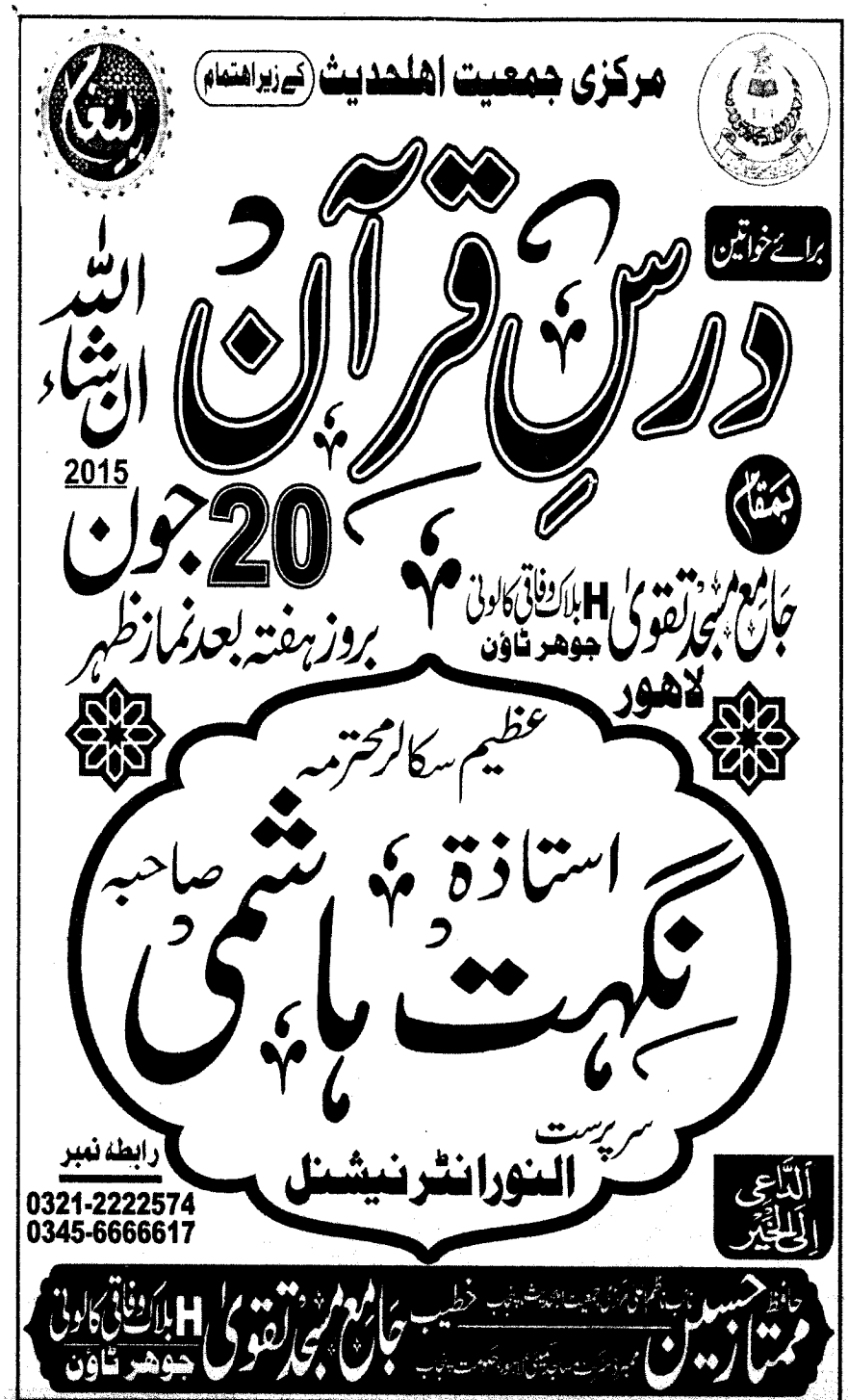
مرکزی جمعیت اہلحدیث کے زیر اہتمام
برائے خواتین
درس قرآن
ان شاء اللہ
بمقام
جامع مسجد تقوی H بلاک وفاقی کالونی جوہر ٹاؤن لاہور
2015 20 جون
بروز ہفتہ بعد نماز ظہر
عظیم سکالر محترمہ
استاذۃ نگہت ہاشمی صاحبہ
سرپرست النور انٹرنیشنل
رابطہ نمبر
0321-2222574
0345-6666617
الداعی الی الخیر
حافظ ممتاز حسین ناظم مرکزی جمعیت اہلحدیث پنجاب خطیب جامع مسجد تقوی H بلاک وفاقی کالونی جوہر ٹاؤن

اشاعت دین کا عظیم مرکز ادارہ تبلیغ اسلام

جامعہ محمدیہ (رجسٹرڈ) جام پور

ادارہ تبلیغ اسلام

ادارہ ہذا ایک عرصہ سے دین حقہ کی نشر واشاعت میں کوشاں ہے' یہ واحد ادارہ ہے جس کی طرف سے فرقہ واریت سے بالاتر ہوکر قرآن وحدیث کی روشنی میں اصلاحی وتبلیغی لٹریچر مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ دین حقہ کی اشاعت کا یہ سب کام مخیر احباب کے رضا کارانہ تعاون سے انجام دیا جارہا ہے۔ اسلامی لٹریچر کی اشاعت ومفت تقسیم صدقۂ جاریہ ہے۔

جامعہ محمدیہ (رجسٹرڈ)

ادارہ ہذا کے تحت علاقہ کی معروف دینی درسگاہ جامعہ محمدیہ (رجسٹرڈ) قائم ہے جس میں یتیم' غریب اور نادار بچے قرآن وحدیث کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ زیر تعلیم تمام طلباء کے اقامتی وتعلیمی اخراجات جامعہ کی طرف سے برداشت کیے جاتے ہیں۔ طلباء کو لباس' بستر' علاج ودیگر تمام سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔

شعبۂ خدمت خلق

شعبۂ خدمت خلق کی طرف سے غریب افراد کی مختلف امور میں مالی اعانت کی جاتی ہے۔

قرآن مجید وکتب احادیث فنڈ

ادارہ ہذا کے تحت اس فنڈ میں آمدہ تعاون سے قرآن مجید مع تفسیر احسن البیان' قرآن مجید مترجم' کتب احادیث' بلوغ المرام' صحاح ستہ ودیگر اہم کتب احادیث غریب اور خواہشمند اہل علم کو مفت فراہم کرنے کا پروگرام ہے۔ یہ بہت بڑا صدقۂ جاریہ ہے۔ اس مد میں مخیر حضرات اپنی اور اپنے مرحوم پیاروں کی طرف سے زکوٰۃ' عشر' عطیات مد سے تعاون فرماسکتے ہیں۔

اپیل تعاون

تمام مخیر احباب سے پرزور اپیل ہے کہ رمضان المبارک میں خصوصی طور پر زکوٰۃ' صدقات' عطیات' عشر وغیرہ مد سے تعاون ارسال فرمائیں۔ جس قدر آپ کا تعاون ہمیں حاصل ہوگا اسی قدر ہم دین حقہ کی ترویج واشاعت کرسکیں گے۔

تعاون بذریعہ بنک

- حبیب بنک جام پور آن لائن نمبر 11070005202201
- مسلم کمرشل بنک جام پور آن لائن نمبر 0114202010000993

بذریعہ محمد یٰسین راہی

بذریعہ منی آرڈر محمد یٰسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور' پنجاب' پاکستان

منسوخی سابقہ تزکیہ جات

احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ گذشتہ برس ماہِ شعبان المعظم 1435ھ سے موجودہ ماہِ شعبان المعظم 1436ھ تک کے لیے میرے ہاتھ سے جاری کردہ تمام تزکیہ جات برائے مدارس ومساجد منسوخ تصور کیے جائیں۔ اس سال صرف ماہِ شعبان اور رمضان کے لیے بحکم ضلعی امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ملتان فضیلۃ الشیخ محمد شریف چنگوانی حفظہ اللہ ضلع ملتان کے مدارس ومساجد کا باقاعدہ وزٹ اور کارکردگی چیک کر کے ضرورت مند اداروں کو نئے سرے سے تزکیہ جدی کیا جائے گا۔

منجانب عنایت اللہ رحمانی ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع ملتان

ادارہ تبلیغ القرآن والسنہ

ادارہ تبلیغ القرآن والسنہ 1990ء سے دین ومسلک کی تبلیغ میں سرگرم عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے دین ومسلک کی تبلیغ کے سلسلہ میں اب تک ہزاروں کی تعداد میں مختلف موضوعات پر کتب، پمفلٹ، لاکھوں کی تعداد میں قرآن وحدیث پر مبنی اسٹکرز تقسیم کیے جا چکے ہیں۔ روز اول سے لے کر دین کی تبلیغ کا سلسلہ الحمدللہ کامیابی سے جاری وساری ہے۔ اسی سلسلہ کو جاری رکھتے ہوئے کتابیں، پمفلٹ، اسٹکرز زیر تقسیم ہیں:

- ایک ہزار منتخب احادیث بخاری شریف 330 صفحات
- عورتوں کے مسائل اور ان کا حل قرآن وسنت کی روشنی میں 155 صفحات
- پمفلٹ ''تمباکو اور نسوار کا استعمال حرام ہے''
- قرآن وحدیث پر مبنی 15 مختلف موضوعات پر اسٹکرز

ہفت روزہ اہل حدیث جاری کروانے والے احباب کے لیے ہے۔

نوٹ: یہ پیشکش صرف ہفت روزہ اہل حدیث جاری کروانے والے احباب کے لیے ہے۔

ہفت روزہ اہل حدیث جاری کروانے کے لیے 500 روپے بذریعہ منی آرڈر ادارہ تبلیغ القرآن والسنہ کے ایڈریس پر ارسال فرمائیں۔

منجانب ڈاکٹر عبدالسمیع منتظم ادارہ تبلیغ القرآن والسنہ کوٹلی لوہاراں مغربی، ضلع سیالکوٹ

رابطہ 0302-2001716

اعلان داخلہ
سال 16-2015

ایمز ایجوکیشن سسٹم اور معہد اللغۃ العربیۃ کے باہمی اشتراک سے

میٹرک/ایف اے پاس طالبات کیلئے

2 سالہ مثالی تعلیمی اور تربیتی پروگرام

ایف اے/بی اے عربی انگلش میڈیم

طالبات کی دینی اور تعلیمی حقیقی ضرورتوں کی تکمیل کیلئے

دو زبانوں پر مکمل عبور + اسلامی علوم + ایف اے اور بی اے کے امتحانات + وفاق المدارس سے امتحان پر مشتمل

پروگرام کی اسکیم

- عربی اور انگلش پر مثالی عبور
- ٹرانسلیشن اور ٹیچنگ کی تربیت
- وفاق المدارس کے امتحان میں شرکت
- مکمل ترجمہ قرآن اور تفسیر
- عمدہ تجوید اور ۲ پاروں کا حفظ
- اہم کمپیوٹر سافٹ ویئرز کی ٹریننگ
- حدیث شریف اور فقہ کا وسیع مطالعہ
- ایف اے اور بی اے کا ریگولر امتحان
- ہر طالبہ کی انفرادی تربیت اور رہنمائی

پروگرام کی افادیت اور اسکوپ

پروگرام کے بعد اپنی شاندار قابلیت کی بنا پر طالبات درج ذیل نمایاں میدانوں میں بآسانی عملی اور تعلیمی ترقی کر سکیں گی

انگلش لینگویج اینڈ لٹریچر	لا (قانون)	شریعہ اینڈ لا	ٹرانسلیشن	آئی ٹی	انٹرنیشنل ریلیشنز (آئی آر)	ٹیچنگ/ایجوکیشن	صحافت
تبلیغ (دعوۃ)	عربی زبان	حفظ وتجوید	اصول الدین/اسلامیات	علوم تفسیر	علوم حدیث	علوم فقہ	فنانس/بینکنگ

- انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی میں بآسانی داخلہ اور عمدہ پوزیشن
- اندرون ملک یا بیرون ملک مزید تعلیم کی صلاحیت
- قابل ماہرین تعلیم اور مستند علما کرام کی زیر نگرانی
- علما کرام اور بین الاقوامی اسکالرز کے لیکچرز
- مثالی دینی واخلاقی تربیت اور مثالی نصاب
- ماہانہ مطالعاتی اور تفریحی دورے

سہولیات: راولپنڈی اور اسلام آباد سے ٹرانسپورٹ دستیاب | بہترین، محفوظ اور باپردہ ہاسٹل | مستحق طالبات کیلئے اسکالرشپ

داخلہ کیلئے: مزید درکار معلومات بذریعہ فون یا ویب سائٹ حاصل کیجئے۔ تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو انفرادی طور پر 1 تا 15 اگست کے درمیان ہوں گے۔ ہاسٹل کی محدود نشستیں ''پہلے آیئے پہلے پایئے'' کی بنیاد پر ہونگی۔

داخلہ کیلئے انٹرویو: 1 تا 15 اگست | آغاز کلاسز: 17 اگست

AIMS Education System
H#9, St#49, F-8/4, Islamabad, Tel# 051-2251922-5
www.aims.net.pk

معہد اللغۃ العربیۃ
INSTITUTE OF ARABIC LANGUAGE
کوٹھی نمبر-15، مین نیلم روڈ، سیکٹر جی نائن/ایف، اسلام آباد فون: 051-2261116, 051-2250535
ویب سائٹ www.arabicpakistan.com ای میل: arabicpakistan@gmail.com

مدارس دینیہ کے امتحانات سے فارغ طلباء کے لئے سنہری موقعہ

اسلامک ایجوکیشن انسٹی ٹیوٹ مھنتانوالہ دیپالپور (اوکاڑہ)

کے زیر اہتمام

دورہ نحو و صرف

تدریس کے فرائض

فضیلۃ الشیخ

محمد ادریس اثری

حفظہ اللہ تعالیٰ

شیخ الحدیث جامعہ ھذا

بتاریخ 25 شعبان
تا 25 رمضان المبارک

سرانجام دیں گے۔

خصوصیات

☆عربی گرائمر کی مہارت کے لئے مبتدی طلباء پر خصوصی توجہ
☆حل صیغہ مشکلہ ☆عربی عبارات کی درستگی پر خصوصی توجہ
☆صرفی تحلیلات ☆منتخب آیات واحادیث کا اجراء وترکیب
☆اشتقاقی مادہ ☆نحو وصرف کا مکمل اجراء
☆منتخب قرآنی سورتوں اور مسنون اذکار کی تحفیظ
☆رمضان المبارک میں تربیت کے خصوصی اقدامات

نوٹ: ☆نحو وصرف کا بنیادی مطالعہ ہونا ضروری ہے۔
☆داخلہ کیلئے تعلیمی دستاویزات اور شناختی کارڈ ہمراہ لائیں۔
☆کالجز اور یونیورسٹیز کے طلباء بھی شریک ہو سکتے ہیں۔
☆موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔
☆شریک طلباء کے لئے قیام وطعام وافطار کا معقول انتظام ہوگا
☆نمایاں طلباء کے لئے خصوصی انعامات ودیگر شرکاء کیلئے تحائف
(ان شاء اللہ تعالیٰ)

برائے رابطہ: اسلامک ایجوکیشن انسٹی ٹیوٹ مھنتانوالہ دیپالپور
0300-6964378
0300-6960094
0345-6965272

A product of BMA Pharma

BMA
Since 1952

MAJOON
KABEER
(ZAFRANI)

لیجئے
جسم میں تازگی و توانائی
کی اک نئی لہر

معجون کبیر
(زعفرانی)

Revitalizer, Aphrodisiac

زائل شدہ قوت بحال کر کے جسم کو توانا کرتی ہے
اعصابی کمزوری، طبیعت کا بوجھل پن اور تھکاوٹ دور کرتی ہے
مقوی اعصاب و اعضائے رئیسہ ہے
جسم میں چستی اور طاقت پیدا کرتی ہے
زعفران اور دیگر خالص قیمتی نباتاتی اجزاء سے تیار کی جاتی ہے
مضر مابعد اثر سے پاک ہے

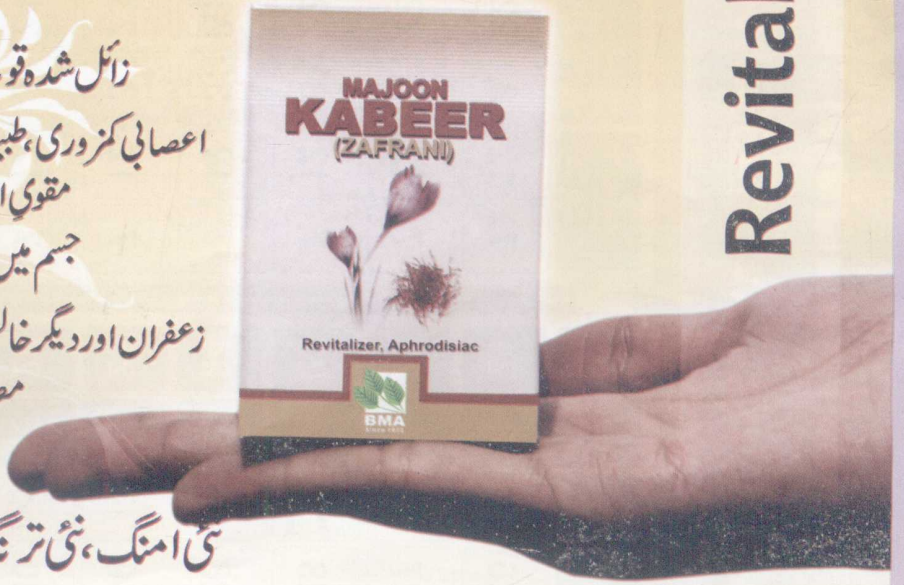

نئی امنگ، نئی ترنگ زندگی میں بھرے نیا رنگ

BMA Pharma (Herbal)
1.5 km. Faisalabad Road Okara.
Ph: (044) 2514023, 2514123, Fax: (044) 2523205

BMA
Since 1952

نظام الاوقات سحر وافطار

رمضان المبارک 1436ھ بمطابق جون جولائی 2015ء

رمضان المبارک 1436ھ	جون 2015	ایام	انتہائے سحر		وقت افطار	
			منٹ	گھنٹے	منٹ	گھنٹے
1	18	جمعرات	18	3	11	7
2	19	جمعۃ المبارک	18	3	11	7
3	20	ہفتہ	18	3	11	7
4	21	اتوار	19	3	11	7
5	22	سوموار	19	3	11	7
6	23	منگل	19	3	12	7
7	24	بدھ	20	3	12	7
8	25	جمعرات	20	3	12	7
9	26	جمعۃ المبارک	21	3	12	7
10	27	ہفتہ	21	3	12	7

رمضان المبارک 1436ھ	جون جولائی 2015	ایام	انتہائے سحر		وقت افطار	
			منٹ	گھنٹے	منٹ	گھنٹے
11	28	اتوار	22	3	12	7
12	29	سوموار	22	3	12	7
13	30	منگل	22	3	12	7
14	یکم جولائی	بدھ	23	3	12	7
15	2	جمعرات	23	3	12	7
16	3	جمعۃ المبارک	24	3	12	7
17	4	ہفتہ	24	3	12	7
18	5	اتوار	24	3	12	7
19	6	سوموار	25	3	12	7
20	7	منگل	26	3	11	7

رمضان المبارک 1436ھ	جولائی 2015	ایام	انتہائے سحر		وقت افطار	
			منٹ	گھنٹے	منٹ	گھنٹے
21	8	بدھ	26	3	11	7
22	9	جمعرات	27	3	11	7
23	10	جمعۃ المبارک	28	3	11	7
24	11	ہفتہ	28	3	11	7
25	12	اتوار	30	3	10	7
26	13	سوموار	30	3	10	7
27	14	منگل	31	3	10	7
28	15	بدھ	32	3	09	7
29	16	جمعرات	33	3	09	7
30	17	جمعۃ المبارک	34	3	08	7

نوٹ: روزہ رکھنے کے لیے کوئی مخصوص دعا رسول ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔ البتہ طلوع فجر سے پہلے نیت کرنا ضروری ہے اور نیت کا تعلق زبان سے نہیں بلکہ دل کے ساتھ ہے۔ یہ اوقات لاہور کے لیے ہیں۔ مقامی احباب اپنے وقت کے مطابق جمع تفریق کر لیں۔

افطار کی دعا: اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔

مرتبہ: پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی (خطیب جامع مسجد اہل حدیث رحمانیہ) محمدی پارک، راج گڑھ۔ لاہور
0321-9451606
0300-9451606

Weekly AHL- E - HADITH
CPL No 116

106, Ravi Road Lahore (54000)
E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE: www.ahlehadith.org

Head Office:
Tell. 042-37729933
Fax: 042-37725525
Weekly Ahl-e-Hadith 042-37720257
Paigham T.V: 042-37722876